

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228580

UNIVERSAL
LIBRARY

وہ استعین

اسماء الابرار

تصنیف شریف

قدوہ سالکین دین خواجہ خواجگان دکن حضرت خواجہ صدرالدین
ابوالفتح سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہ

پہلی تصحیح و تخریج

بنیادی سید عطاء حسین صاحب ایم لے

اعظم تعمیرات و طبع فیاب

عظیم
مطبوعہ

اعظم شریف پریس گورنمنٹ لکچر پرنٹرز چارمینار پبلشرز

درجہ دوم (ست) سکر فائبر

درجہ اول (دو)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله المنفرد بالعظمة والجلال - المنزه عن الشركا
والنظر والامثال لا اله الا هو عالم الغيب والشهادت الكبير
المتعال - والصلوة والسلام على صاحب الجود والجمال ذى
المجد والكمال سيدنا ومولانا محمدنا الهادى الى الرشدا
والمنقذ من الضلال - وعلى اله واصحابه الذين اتبعوا
فى الاقوال والاعمال والاحوال

امام العارفين قدوة الواسلين حضرت بنده نواز خواجہ صدر الدین
ابو الفتح سید محمد حسینی گیلو دراز قدس اللہ سرہ الغریز کی رفعت شان اور علو مرتبہ
کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ بقول صاحب مرآت الاسرار ”او بزرگترین خلیفہ
حضرت شیخ نصیر الدین محمود اودہی بود“ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار میں فرماتے ہیں ”سید محمد بن یوسف الحسینی الدہلوی
خلیفہ راستین شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی است۔ جامع است میان سیادت
وعلم و ولایت شانے رفیع و رتبے منیع و کلام عالی دارد۔ اور امیان مشایخ پشت
مشرعے خاص و در میان اسرار حقیقت طریقے مخصوص است“ سلسلہ علیہ خستہ میں
یہ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ کی اور کثرت سے کتابیں
اور رسالے تصنیف کئے جن کی تعداد ایک سو سے زیادہ بیان کی جاتی ہے۔ خود
فرماتے ہیں :-

وہ ہر کس کہ دوران حضرت سلوک کر دینے مخصوص شد ما بنجہن مخصوص

خدا کے مآراء و ملت بیان اسرار خویش داد ہر چند بنو اہم کہ نظر من
از سخن ساقط شود نشد

آپ کی تصانیف میں اسمدار الاسرار اس بڑے پائے کی کتاب ہے جس میں بقول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ”محقق و معارف زبان برزوا و ایماء الفاظ و اشارات بیان کردہ“ دیباچہ میں سبب تصنیف کو بیان فرما حضرت مصنف قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔

”در خاطر افتاد اگر سمر گویم بارے اسرار سرار محتمل بعض مردم
احرار را آن طرف لخطہ شود و قونے بر بعض خفایا الصیات یا بندہ“
اس کتاب کی غفلت کا اندازہ خود مصنف ہی کے الفاظ سے ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں
ان کتابنا هذا المسمى باسماء الاسرار كتاب
لا ياتي به الباطل من بين يديه ولا من خلفه ولا يختلف
احد من خلقه ليس فيه الا تجويد التوحيد و افرا د
التفريد

اس کے بعد فرماتے ہیں۔

”اصحاب اس قد بداند کہ از خود چیزے نبشتہ ایم ہر چہ مارا اطاع
کردند ما بر تملی خویش ہماں چیز را بلا زیادت و نقصان حکایت کر دیم
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ -
نست محمد رسول اللہ است ہر کہ اتباع او کند و استہماش و سنت
او بود و متن بر طریقہ او باشد شئمہ از جوامع الکلم و لمعہ از گفتار او کہ
نور الہدی و بیان سلا القرب للذی است نصیبہ او گردد“

اس کتاب کے متعلق بعض بزرگوں کا یہ خیال بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ
فن تصوف و سلوک و معارف میں مہندستان میں اس سے بہتر اور اعلیٰ ترکوئی کتاب
تصنیف نہیں ہوئی۔ مبتدی متوسط و انتہی سب کے لئے مفید ہے۔ اس میں ذکر ہے۔

نشل ہے۔ مراقبہ ہے۔ مراتب سلوک کا بیان ہے۔ عشق ہے۔ توحید ہے۔ حقائق ہے۔ معارف ہے۔ غرض سب ہی کچھ ہے۔

اس کتاب کا اکثر حصہ نہایت غامض ہے۔ بلکہ بعض بعض مضامین کو حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بطور معما اور تشابہات کے تحریر فرمایا ہے اور بہت جگہ حروف مقطعات سے کام لیا ہے۔ سمر اول میں فرماتے ہیں۔

”چند نسخے کہ اینجا بخت تنیق یافت در اسرار ما آن قدر کہ نظر
کمی خارج ازین نیانی مگر چند سطرے کہ باز کوزہ نشہ ام و چند خج
متہجیاتے کہ تشابہات است آں خاصہ ما است“

سمر مشاوششم میں اس سے زیادہ وضاحت سے فرماتے ہیں۔

”مرا پرستند این حروف متہجیات را بر آری و آن را بیانے بکنی
فائدہ چیست گوئیم دو فائدہ یکے آنچہ یاد کر دے ہست مرا و دوم آنچہ
یعرفہ اہلک و دیگر اظہار اسرار در صحرانہادن ہر گفتار
رضائے جل جباریت“

اس کتاب کی نصیح میں بہت وقت اٹھانی پڑی اول تو اس کے نسخے تہا کیا ہیں۔ اور جو ملے وہ بہت غلط لکھے ہوئے میرے پاس ایک جدید المخط نسخہ موجود تھا۔ اس میں یہ صراحت نہیں ہے کہ کس نسخہ سے نقل کیا گیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی بہت قدیم المخط نسخے کی نقل ہے۔ اس کے علاوہ مجھے ایک نسخہ میرے محترم دوست مولانا مشوق حسین خاں صاحب بی۔ اے۔ الخطاب بہ نواب مشوق یار جنگ بہادر کے پاس سے ملا۔ اس کی کتابت حیدرآباد دکن میں ۱۲۸۷ھ میں بہہد سلطنت شاہجہان و عبد اللہ قطب شاہ ہوئی ہے تیسرا نسخہ مکرمی مولانا حکیم سید مظفر حسین صاحب کے کتاب خانہ سے ملا اس کے اول و آخر کے چند ورق غائب ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کتابت پرانی ہے اور کتاب میں جا بجا تصحیح بھی رکھی ہے۔ کتب خانہ صیفہ میں اسرار الاسرار کی ایک نہایت میوط شرح (نمبر ۶۶۲۶ تصوف) سہی بہ اسرار الاسرار

بھی موجود ہے۔ شارح علیہ الرحمۃ کا نام مجھے اس کتاب میں کہیں نظر نہیں آیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سید ید اللہ حسینی قدس اللہ سرہ (بیرہ حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ) کے خلیفہ کے مرید ہیں۔ اس کتاب کی تاریخ اختتام تالیف غولہ جاکو الآخر ہے۔ یہ شرح حامل المتن ہے۔ اس کے علاوہ اسمارالاسرار کی ایک اور شرح مسمی بہ تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ مجھے نواب مشوق بازار جگ بہادر کے کتاب خانے دستیاب ہوئی۔ اس کے مصنف حضرت خواجہ بندہ نواز کے بڑے فرزند حضرت سید اکبر حسینی قدس اللہ سرہ ہیں۔ یہ شرح انہوں نے اپنے والد ماجد کی اجازت سے لکھی اور اس کو ان کی نظر مبارک سے گذرانا بھی تھا۔ یہ کتاب پوری اسمارالاسرار کی شرح نہیں ہے بلکہ اس میں صرف اسرار ۲۹-۷۳۔ ۷۴-۷۵ اور ۷۸ کی مکمل شرح ہے۔ اور اس کے علاوہ کتاب کے بعض متفرق دقیقوں کا نامض مضامین کی شرح کی گئی ہے اور اصطلاحات صوفیہ کو بھی بیان فرمایا ہے۔ حال میں اس شرح کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ نے بھی حاصل کیا ہے

تصحیح کے لئے مجھے جو کچھ سرمایہ بہم پہنچ سکا وہ اسی قدر تھا۔ ان میں نواب مشوق بازار جگ بہادر کی کتاب مکتوبہ ششم زیادہ صحت کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ اس کو پیش نظر رکھ کر اور بقیہ چار کتابوں سے مقابلہ کر کے حتی المقدور کامل صحت کے ساتھ میں نے اسمارالاسرار کی از ابتدائاً انتہائاً نقل کی اور فاضل محترم مولانا سید ہاشمی صاحب مترجم دارالترتیبہ سرکار حالی کے حوالہ کیا جن کی سعی سے اوجن کی بنگالی میں یہ کتاب اعظم الشیم پرلین میں طبع کی جا کر شائع ہو رہی ہے جن جگانہ و قالی ان کی سعی کو مشکور کرے

مذکورہ بالا کتابوں میں جہاں کتابت کی صریح غلطیاں نظر آئیں ان کی تصحیح کر دی اور جہاں جہاں اختلافات تھے۔ وہ میری نقل کردہ کتاب کے حاشیہ پر لکھ دیے گئے۔ کتاب کی تصحیح اور نقل کرتے وقت میرا ارادہ ہوا کہ اس کے مثل مقامات کی شرح اسمارالاسرار سے لمخص کر کے بطور حاشیہ یا فٹ نوٹ کے لکھتا جاؤں چنانچہ ابتدا کے چند اسماریں ایسا کیا گیا لیکن اس میں دقتیں بڑھتی گئیں اور بہت سے سرمایہ سٹ

جن کے لئے پوری شرح کی ضرورت معلوم ہوئی اس لئے یہ ارادہ ترک کر دیا گیا اور خیال یہ کیا گیا کہ جب حق سبحانہ و تعالیٰ متع دے تو (اگر اسرار اسرار نہ ہو سکے) کم از کم کتاب تبصرة الاصطلاحات الصوفیہ ہی طبع کرادی جائے اسرار اسرار شرح اسرار الاسرار سے جہاں جہاں مضامین ملخص کر کے بطور فٹ نوٹ یا حاشیہ لکھے گئے تھے وہ کتاب کے ساتھ طبع کرادے گئے ہیں مگر ہر جگہ اس کی علامت کیلئے حرف ش لکھ دیا گیا ہے بعض بعض غیر مست اول الفاظ کے معانی لغت کی کتابوں سے لکھ دئے گئے ہیں مگر ان کتابوں کا حوالہ دیدیا گیا ہے مثلاً تہی الارب کے لئے م۔ اپنی اور برہان قاطع کے لئے ب۔ ق۔ معدودے چند مقامات پر حسب ضرورت میں نے جانب سے نہایت اختصار کے ساتھ معانی کی صراحت کر دی ہے اور وہاں حرف ع لکھ دیا ہے۔

مختلف نسخوں کے مقابلہ سے اسرار الاسرار کی نقل حتی المقدّر نہایت صحت کے ساتھ مرتب کی گئی اور یہ نقل مطبع کو طبع کے لئے دی گئی۔ کاپی اور پروف کی تصحیح میں بھی محنت اور جانفشانی سے کام لیا گیا برہن ہم پستی سے طباعتیں صد ہا غلطیاں پیدا ہو گئیں اور مطبوعہ کتاب کے ساتھ طویل غلط نامہ شریک کرنے کی ضرورت پڑی۔ ناظرین کرام غلط نامہ سے کتاب کی تصحیح فرمائیں۔ کاپی نویسی میں بعض بعض جگہ عبارتیں اور الفاظ مکرر لکھ دئے گئے مکرر عبارتوں اور الفاظ کو محو کرنا پڑا اس لئے طباعت میں ماقبل اور مابعد کی عبارتوں اور الفاظ کے درمیان جگہ خالی رہ گئی۔ بعض بعض جگہ کاپی نویسی میں عبارتیں اور الفاظ چھوٹ گئے انہیں لکھنا پڑا جس کی وجہ سے سطریں نزدیک نزدیک ہو گئیں اور عبارتیں گنگنا ہو گئیں۔ اہتمام بہ کیا گیا تھا کہ ہر سمر علی علیہ السلام صفحہ سے لکھا جائے لیکن طباعت میں چند اسرار کے متعلق یہ اہتمام قائم نہیں رہا۔

آخر میں ایک امر کی وضاحت نہایت ضرور ہے مصنف قدس اللہ سرہ العزیز نے دیباچہ میں تحریر فرمایا ہے :-

”وکتابنا هذا على وفق التنزيل محيط بالتفسير و

التاويل وعلى عدد تلك السور“

مصنف اسرار اسرار نے اس عبارت کی شرح میں لکھا ہے :-

”یعنی سور تہا ہے قرآن صد و چار دہ است و کتاب سمرم

وفق آن بر صد و چار دہ سو یعنی گشت تا اتباع تنزیل حال شود“

اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں اور اسمارا اسرار

میں یہ اتباع قرآن پاک ۱۱۴ سمروں پر مشتمل ہے لیکن جس طرح یہ کتاب طبع

ہو کر شائع ہو رہی ہے اس میں اسمارا کی تعداد ۱۱۴ ہے۔ نو اب مشوق یا رجبگ بننا

اور حکیم سید مظفر حسین صاحب کے نسخوں میں اور کتب خانہ آصفیہ کی شرح اسمار

الاسرار (یعنی اسرار اسمار نمبر ۶۴ تصوف) میں اسمار کی تعداد ۱۱۵ ہی ہے

لیکن وہ نسخہ جو میرے پاس ہے اس میں اسمار کی تعداد ۱۱۴ ہے اس اختلاف کی

وجہ یہ ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سمر ۷، ہفتا دو چارم کو کھینچ کر بعض خطاب

بامحمد شہ سے شروع کر کے ”الاول والاخر والداہم ہو“ پر ختم کر دیا ہے اور اس کے

بعد ”از کبھی بعض تراچہ شعور“ سے سمر ہفتا دو پنجم کو شروع کر کے ”وہی است زمن

باقی و باقی ہمہ اوست“ پر ختم کیا ہے۔ اس کے بعد ”اتفاق ارباب طریقت و

اصحاب حقیقت است“ سے سمر ۶، ہفتا دوششم کو شروع کیا ہے لیکن جو نسخہ میرے

پاس ہے اس میں ”کبھی بعض خطاب بامحمد شہ“ سے ”وہی است زمن باقی و باقی ہمہ

اوست“ تک تمام مضمون کو صرف ایک سمر ۷، ہفتا دو چارم کے ضمن میں لکھا

ہے اور ”اتفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است“ سے سمر ہفتا دو

پنجم شروع کیا ہے۔ اس طرح اس کتاب میں اسمار کی تعداد صرف ۱۱۴ ہے

میرے خیال میں یہی صحیح بھی ہے۔ اس لئے کہ اول تو خود مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے

اشارہ کیا ہے کہ اسمار الاسرار میں سمروں کی تعداد ۱۱۴ ہے دوسرے یہ کہ کبھی بعض

خطاب بامحمد شہ سے ”وہی است زمن باقی و باقی ہمہ اوست“ تک تمام عبارت

اگر غور سے دیکھی جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ سب مضمون ایک ہی سمر کے تحت ہونا چاہئے۔
چونکہ تین نسخوں میں اس کے خلاف تھا اس لئے مباحث میں انہیں کی ابتلع کی گئی
لیکن میری ذاتی رائے یہی ہے کہ مطبوعہ کتاب کے سمر ۷ و سمر ۸ کے مضامین
ایک ہی سمر کے تحت ہونے چاہئیں لہذا سمر ۱۱ کی تعداد صرف ۱۱ ہوگی۔

حق سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسمار الاسرار طبع ہو کر شائع ہو رہی
ہے ارحم الراحمین اس کتاب مستطاب سے مسلمانوں کو مستفید کرے۔ ہم ایسے زمانہ
میں ہیں کہ ادلیا اور صلحا مستور ہو چکے اور ان کی محبتوں سے ہم محروم ہو گئے لیکن شکر
ہے کہ ان کی کتابیں اب بھی موجود ہیں بحاش ان کتابوں سے ہی حق سبحانہ و تعالیٰ
ہم کو مستفید ہونے کا موقع مرحمت فرمائے۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو اس پر آشوب زمانہ
میں ایمان کو سلامت رکھنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔ آج سے چھ سو سال پہلے
حضرت مخدوم شرف الدین امجدی امیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی ناکامی کے مضمون
کو اپنے الفاظ میں اس طرح ادا فرمایا ہے:—

”چنانچہ طبیب تنہا حکما اند طبیب دلہا انبیاء اند و بعد ایشان
خلفائے ایشان۔ اکنون کہ بید ولتی ما در زاد فرو برد و ادبار
اصلی غرق کرد و دریافت پیغامبر ممکن نہ کہ آن در بستہ شدہ و
ادراک غلیظہ پیغامبر میر نہ کہ ایشان در عالم کم شند و گم گشتند۔
ادبار ما اقبال ایشان را کجا دریا بدو این شقاوت و بے دولتی ما
بر در سعادت و آستانہ دولت ایشان کجا رسد این در نیز
بستہ شد و در حق ما۔ رحمت بر جاں خسر و باد کہ گفت۔“

فرح

در مجلس وصال دریا کشد رشتاں جہل و در خسرو آدمی در سہو نہاد
ابن جاناندا مشتے معلولان و در یضاں را و خاکساران را و در ہاں
را مگر آنچہ کتب ایشان کہ عقاید و معاملات ایشان در و مکتوب است

دیباچه

۸

اسلام کلاس

درویش و طریق ایشان در و ملو و جنگ بدان ز نیم و امام و مقتدا
خود سازیم تا اگر غور شد دولت از ما بید و لتان فرو شد. بایه چرا
بود و هذا کثیر متنا. این است که گفت.

فرد

از بخت بزم اگر فرو شد غور شد از نور رخت مها چراغی گیرم
و اگر نفوذ با الله این در هم بسته شود آنچه چه من و چه تو و چه غور و
نمود و چه ابولهب و ابوجهل

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ
الْخَاسِرِينَ -

فرد

مکین من بگویدت به بخت عشاق تو خوش
گر من از ایشان نیم در کار ایشان کن مرا
اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا نَحِبُ وَتَرْضَى

سید عطاء حسین
۲۵ ذی الحجة الحرام ۱۳۵۷ هـ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله خالق الليل والنهار وجاعل الظلمات
والانوار والصلوة على محمد رسول الله المختار وعلى عترته
الاطهار وصحابته الاخيار من المهاجرين والانصار -
وبعد فان كتابنا هذا المسمى به اسماء الاسرار
كتاب الاياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه ولا يختلف
احد من خلقه ليس فيه التجريد التوحيد وافراد التفريد
وما كان دين من الاديان وزمان من الزمان يخالفه ويباينه
انه سبحانه واحده لا شريك له احد فروع صمد لم يلد ولم يولد
ولم يكن له كفواً احد اشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله -

ايها الاصحاب وايها الارباب عليكم بالثبوت و
الاستباضة في معاني كتاب الله واسراره بالتمكن والثبت وكتابنا
له قول تجريد التوحيد وافراد التفريد - مراد از بن مردود مقام صمديت است كه جامع الكل است و در ار
اومتامى و سلكه نباشد و ان الى ربك المتهجى اين باشد و فرق بيان تجريد و تفريد و توحيد است كه اول
خالى كردن نفس را از علائق ظاهرى و دوم دل را از حجب نورانى و سوم روح را از ماسوى الله - ش.

هَذَا عَلَى وَفْقِ التَّنْزِيلِ حَيْثُ بِالتَّفْسِيرِ وَالتَّوِيلِ وَعَلَى عَدَدِ
تِلْكَ السُّورَةِ أَيْ كَمَا أَنْ تَظُنُّوْا فِيهِ الْهَذَرُ وَالْهَذَرُ يَعْرِفُ ذَلِكَ
بِالْفِكْرِ وَالنَّظَرِ فِيهِ وَاللَّهُ الْمَوْفُوقُ بِهِ لِمُسْتَعِينٍ -

حمد سجد و مدح بعد مرهم دوحی و محمودی را که کل المحامد و المدایح
یرجع الیه و شکر بیمار و ذکر باز کار بسیار مشکوری و مذکوری را که لا احصی
ثناء علیک انت حکما اثبتت علی نفسک خطیبه کبرای دوست ظاهر
باطنی که شدت ظهور او بطون اوست شاهی که لایغیب و غایبی که لایحضر ازلی
ابدی که لیس قبله شی و لا بعده شی مُلِکُ الْمَلِکِ الْکِیَوْمَ وَلِلَّهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ هُتُ أَنْ اَفْرِیدَ کَار بَاشَدَ لَا یَتَجَلَّى فِی صُورَةٍ مَرَّتَینِ وَلَا یَتَجَلَّى
فِی صُورَتِ الثَّلَاثِینِ هُ عَظَمُ شَان و کَمَالُ شِیُون اوست -

و در و در پیغمبر او که از احد به احمد آمده از احمد بمحمد رسیده من اطاعنی
فقد اطاع الله طغرای قربت و منزلت اوست و من عصانی فقد عصی
الله و در باش در بان حضرت اوست -

و السلام و التَّحِیَّاتُ بِرَأْسِهَا و ارباب او که هر یک در بذل مال و نفس خویش
در ره دین او بذل مجهود کرده و در حق حقیقت ایشان بیانی روشن فرمود اصحابی
کَ الْجَوْهَرِ بَابِهِمْ اُتَتْ دِیْتُمْ اَمْتَدِیْتُمْ خُصُوصًا مِنْ بَیْنِهِمُ الْاَرْبَعَةُ
الَّذِینَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْ مَنَا الْحَسَنِ صَدِيقَهُ الصَّدُوقُ که در فضل و شرف
او انما لَطِيقٌ بِالطِّقِ الْقَائِلُ بِالصَّدُوقِ فرمود لو کُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِیلًا غَیْرِ سَرِّی لَا اتَّخَذُ
اَبَا بَکْرٍ خَلِیلًا و مَتَّخِذًا مُسْتَنْطِقًا قَرِیبَهُ الْفَارُوقُ که در شان او این بیان کرد
لَقَدْ کَانَ فِی لَامٍ مُحَمَّدٌ ثَوْنٌ و لَوْ کَانَ فِی اَمْتِی فَعَمْرٌ و مَجْمَعُ عِشِّ الْعَمْرِ ذَوَانُو

الصديق

سَلَهُ قَوْلُهُ عَلَى عَدَدِ السُّورَةِ یعنی سورت های قرآن صد و چهارده است و کتاب سمرسم و فِی آْنِ بِرَضَکَافُ
سَمَرْقَتِی هُتُتُ مَا اَتَّبَعْتُ تَنْزِیلَ حَاصِلِ شُودِ تَنْبِیغِ نُبُورِ اَتَّبَعْتُ وَرُشْدِی آْنِ سِرْدُوشِ سَلَهُ قَوْلُهُ اَلْهَذَا اَوَّلُ الْهَذَرِ - اَلْهَذَا بَدْءُ
الْمَعْجَمِ مَبْرُوءٌ وَبِنِیَّاتِهِ وَبِیَسَارِ غَفْسِ الْهَذَرِ وَالتَّهْذِیْبِ الْخَفِیْرِ - سَلَهُ مَعْدُ شَانِ اَدَالِ و تَشْدِیدِهَا اَرْجُلُ
الصَّدُوقِ اَلْفُطْنِ - سَلَهُ مَعْدُ ثَوْنِ اَدَالِ حَدِیْثِ کَرْدِ مَشْدُوه کَانَ دَافِئًا اَنْبِیَا اَتَدَا اِکْرَامِ سَبْطِی مَبْیُوحِ
مَرُودِی - سَلَهُ -

من من الائمة الخليفة الحق المتقول المعلوم عند آراء اهل العلم عثمان ورا بهم الرضى
 العلى الاعلى الاقرب منهم حباً ونسباً واقضاهم علماً وادباً ما من فضل وشرف
 الاجازة وما من برو احسان الا فانه الوصى ابنى الولى العلى اسمه حيدر لقبه
 كزار و هو شيخ المشايخ وقدوة الاحرار رضوان الله عليهم اجمعين وعلى من
 تبعهم واحبهم وجانب عن حد التفريط والافراط ونطق فيهم
 بالصدق والثناء انهم خلفاء الله وخلفاؤه وانهم قرانه وقرناؤه
 اما بعد چنگه گيه زيادت انهمى برنجى كه وجع التماياك را گنجى باشد و بعضى كه موت
 را غرضى بود مبتلا و گرفتار بودم. تقدير آسمانى و خواست ربانى صحتى را بنام مابسته كرد و باغ
 لطيف و بگشادگانى بباد هوارفت بخا صيت طبيعت سيل بر غزى و شمرى شدم
 لا حول ولا قوة الا بالله چه كار من است والشعراء يتبعهم الغاؤون
 نعت كار من شود بضرورت فكر مائل بر سمر شد و در خاطر افتاد اگر سمر گويم بار
 اسماء سرا سراسر محتمل بعض مردم احرار را آن طرف لحظ شود و قوفى بر
 بعض خفايا الهيئات يابند و اصحاب اين قدر بدانند كه از خود چيزى نهفته ايست
 هر چه ما را اماره و مابستلى خویش همان چيز را بلا زيادت و نقصان حكايست كرديم
 وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ هَٰ اَنْ هُوَ الْاَوْحَىٰ يُوْحَىٰ نعت محمد رسول الله
 هر كه اتباع او كند و او بتماش و رسنت او بود و رفتن بر طريقه او باشد شمه از
 جوامع الكلم و لمعه از گفتار او كه نور الهى است و بيان ستر القرب و الدنى است
 نصيبه گيرد و فلتضع الى قائلتنا ولا تتبع الهوى.

سه. وصى آنخو قائم مقام كسى باشد و نجى هراد. شمس تماياك اضطراب و بيمقار مى پيدا كنند
 سه و آن خفاياى ادبنايت مقام ولايت است و بد ايت مقام ممد بيت است كه خامسه
 حضرت محمد است من بين سائر الانبياء. سه قوله و اصحاب اين قدر بدانند الخ. اين را
 مقام فناء و فنا و بقا و بقا گويدش.

سمر اول

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - الباء حرف الايصال وَالصَّيْمِ
ابتداء الموجودات بالله والحادثات من الله وَمَا من موجود الا
به ومنه - از یکی جز یکی نیاید و آن یکی زمین او باشد نه غیر او یک طرف اوین
آمد دوم طرف او غیر الواحد لا یصدر سنه الا الواحد یکی را در یکی
ضرب کنی همان یکی باشد کثرت هم از احدیت آمد یک را دو جهان بادی دوشد و
یک را سه جهان بادی سه شد علی هذا الی الماتین والالوف - و آنچه وجودات را
اقتضای گویم ذات او این اقتضا کرد از وجودی باشد اگر با آن وجود ارا
گرئی نقصان او گفته باشی یا کمال - تو که گویی عالم مرکب از هیولی و صورت است
هیولی قدیم است و صورت حادث اگر هیولی بدان بیانی که من کردم بی شبه
قدیم است نه قدیمی که غیر اوست تعالی هست سبحانه آن ظالم که عالم را قدیم
گوید بد آنکه از توحید بالحدود او را گویند جز این افلاک چرا افلاک دیگر پیش
ازین نه بوده است آنرا نیست و نا بود در این فلكه و شمسه و قمر و دیگر پیدا آورد
زمانی بصورت تجلی کرده بود زمان دیگر بشکلی و هیستی دیگر پیدا آمد لایتنجلی فی
صورت مرتین و لایتنجلی فی صورت آشنین جز این معنی چیزی دیگر چه باشد
پیش ازین آدم ده آدم دیگر بوده اند تاریخ ابتداء عالم بمجا بان و مهندسان
داوم در ضبط کسی و ربط کسی نیاید - سوال موسی از ابتداء وجود رب تعالی او
جوابی که او شنود که مرا بخونید و اعتقاد نه کنند که کی باز هم و باشم ابتدائی و انتهائی
مرانیت پیش از ظهور این عالم در عالمها پیدا آمد مکی ازان اینست چنانی بهفت
چند این جهان آفریده ام مالا مال بدانند مر و اید و قدر آن دانه مقدار دانه
سرسفت باشد و مرغی از زر آفریدم بشش همی یک دانه خردی الحکایت -

و آنچه گویند العناصر را که بعه قدیمه نه بدین معنی است
 که قدیم او قدم رب است تعالی بل چنانکه یکی قدیم گوئی یعنی سبقتی دارد از
 وجودات دیگر رسول الله صلی الله علیه وسلم فرموده است کان الرب
 فی عماء و این نیز بدانی الان کما کان لا یتغیر بذاته و لا فی صفاته
 پس هر اسم را متهم گویند این سخن از عربیت دور نیست اسم السلام علیها
 استشهاد این است اما ما گوئیم میخواهد از اسم مبسوطی ترقی کند و از افعال بصفات
 و از صفات بذات و رعایت لادب هم باشد محرک و فاعلی و مفعول و مخرج اسم عظم
 است گفته اند الموجود الا یصیر معد و ما بل ینتقل من صورت
 الی صورت و من ماده الی ماده و من هیئة الی هیئة ازین
 موجود نور مطلق مراد است که فیض قدیم اوست گاهی با دم متعلق میشود گاهی بجا
 وقتی بالیس وقتی بقابل و ما بل او ستاد ابو القاسم گوید به و حَکَمَ مَنْ
 وَحَدَّ وَبِهِ الْحَدَّ مَنْ الْحَدَّ گفتار این حکم است که این مردن زادن
 است دیگر.

الله اسم ذات غیر مصنوع و غیر موضوع و بیان اشتقاقی که کنند پس
 دلیل کند که موضوع و مصنوع گویند اَلَمْ یَا اِلَهَ اِذَا عَمِدَ وَ اَلْوِ یَا اِلَهَ اِذَا تَجَرَّدَ وَ اَلِهَ یَا
 اِلَهَ اِذَا تَاَلَهَ همه معنی دلیل برین کرد که اسمی قدیم است نه موضوع و مصنوع
 غایت مافی الباب مناسب معنی گفتی الله مصدر الموجدات و مصدر
 از افعاله است بر مبتدی و منتهی هر دو دلیل کند اِنَّهُ هُوَ یُبْدِئُ وَ یُعِیدُ
 از خود پیدا کند بخود و باز گرداند از اجل تفصیل آورد و از تفصیل باز با جمل بود
 الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مشتقان من الرحمة یعنی العنود و العطف الی افعال
 الرحمة و هر دو برای مبالغت را اند الرَّحْمٰنُ بالتدلی و الرَّحِیْمُ بالتسبیح
 له ترجمه از ابی زین مراد است کرده و در مشکوٰۃ از ترمذی آورده قال قلت یا رسول الله
 این کان ربنا قبل ان یخلق خلقه قال کان فی عماء تحت هواء و ما فوقه هواء و خلق
 عرش من المانع لله عباده رنگ را گویند که عبارت از حجاب حکمت است که دره بینا و فی
 روضه خضر ادا اشارت بدست - ش

حتى يذكر مع الله قال الجنيد قلمه فان الحادث اذا اقورن بالقديم
 لم يبق له اشريك كوزه را از برف ساخت كوزه را پر آب كرد و من غمزه داشت
 آفتاب بروی تافت كوزه را من آب یافت سواركان آبی دیده و جودات را
 بدان قیاس كن ترا محقق شد كه كل المحامد يرجع اليه سبحانه ولام الله
 هين اختصاص تقاضا كند و لك - چنانچه گوئی الضحك الانسان و الجمل
 للنفس - الله مستجمع بجميع صفاته تعالى و لا اقل هو الاسم
 الاعظم على الحقيقة و من قال كلاما في اشتقاقه فهو دال ايضا على
 انه مستجمع لجميع الصفات - قال شيخ الاسلام ابو سعيد الخزاز
 في كتاب درجات المريدين "ومنهم من جاء و نر حذ نسيان حفظ نفسه
 توقع في نسيان خطه من الله و نسيان حاجته الى الله فيقول لا ادرى ما اريد و ما
 اقول و من انا و من اين انا ضاع اسمي فلا اسم لي و جهلت فلا علم
 لي و علمت فلا جهل لي و اشفوا له الى من يعرفنا اقول و اذا قيل لا احد
 ما تريد قال الله و ما تقول قال الله و ما علمت قال الله فلو تكلمت
 جوارحه لقلت الله فاعضاؤه و مفاصله متمثلة من نور الله المخلوق
 عنده ثم يصيرون في القرب الى غايته لا يقدر احد من ان يقول
 الله لانه و من من الحقيقة على الحقيقة و من الله على الله فلا
 يكون فيه من الله فضلا ان يقول على الحقيقة الله و انتهى عقل للعقلاء
 الى المحيرت و لا حيرت و معناه لا حيرت فيما هو فيه" قوله فوقه في
 نسيان خطه من الله و حاجته الى الله هیچ میدانی چه میگوید فیض با
 مستفیض خویش یکی مینماید آنچه حظ از که گیرد و حظ از که خواهد که خود را استهلک و عین او
 می بیند. قوله "فيقول لا ادرى ما اريد و ما اقول" بيت - اینجا که سخن نه است

له من بزرگتر است که زیاده کند بهای او - استعمال این در فرود رفتن کالاستگنا به از باز اربع بش - سه سواركان
 حساب - غش سه تو لک - یعنی چون این چنین کند او قاتی مالک او گردد و او مالک و یا آنچه اهن مالک و منفعت
 و خواج جهان گردد و همه عالم ملوک او باشد و لکن مالک ان میفرمونی لکن کفایت را فضل داشت تا کمال معقول
 و زرک ابن باشد - ش -

نے جای نہم۔ زیر چہ ہمہ کی است نہ افزودنت نہ کم ہومن انا ومن این انا
 ہر آئینہ مرید میگوید چہ میخوایم و برای چہ میخوایم و کیستیم و از کجا ام و کرامتخواہم چہ خود را
 گم می بیند و خود را از خود رفته می یابد و جزاوی او را بدو نمی شناسد۔ قولہ: ”ضناع
 اسمی فلا اسم لی“ نامی دیگر ہنہا دہ بود بوجہ ودی و بگمان تفصیلی و اجمالی و جزئی
 کلی آن درہم حقیقت منحل شد حق الحق روی بروز نمود۔ قولہ ”و جهلت فلا علم لی
 و علمت فلا جهل لی“ اکنون علم جہل شد و جہل علم شد علیکہ بخود داشت آن علم گم
 شد بجہل باز آمد علیکہ بدو داشت آن علم بنتی وصفی و گرنہ ہر گشت گفتہ اند چندان بدو
 کہ بدانی نمیدانم۔ قولہ ”اشوقاہ الی من یعرب ما اقول“ اشارتی بدین میکند ایجا
 محرمی نیابی و دومی را نہ بینی مساعدی نباشد ادای آن را عبا رت این آید و اشوقاہ
 الی من یعرب تحفہ دیگر بران شوق خود و اشوقاہ میگوید کہ آن و را رہبران شوقاہ
 افتد چنانکہ گوئی و از یداہ۔ قولہ و اذ اقلیل لاحدہم ما ترید قال اللہ
 قول فعل حال و مقام لحم و دومیہ اللہ شد۔ قولہ فاعضاء و مفاصلہ ممتلیۃ
 من نور اللہ المخزون عندہ کہ گوئی انسان خزانہ است کہ نور قدوسی و سبوحی
 انجب مخزون است همان نور مخزون و نست کہ در مفاصل و مواصل او
 در لحم و دم او اللہ است۔ قولہ ”تشریصیرون فی القرب الی غایت لا یقدر احدہم
 ان یقول اللہ ہر آئینہ قادر چہ باشد محل گفتار نہماند غوک کہ در دریا غرق شدہ است
 در ان غرقاب قابلیت ندارد کہ فریاد کند مگر آنکہ سراز و بیرون کشد چنانچہ گفتہ اند

شعر

الحمد لله على انشبه كضفدع ليسكن في اليم

ان هي فابت مليت مالها وان سكنت ماتت من الغم

قولہ ”لانہ“ در دمن الحقیقت علی الحقیقت او بر اوست حقیقت بر

حقیقت نزول کردہ است و از خدا بخدا رسیدہ است۔ قولہ ”وانت ہی عقل

العقلاء الی الحیرت یعنی عقل عرفائی عاقل۔ عارف دو است یکی غائب یکی

را کر از دین شوق و از خدا چنانکہ گوئی و آید

عاقل با غائب سخن نیست سخن با عاقل است - قوله "ولا حیرت" چه اوصین حیرت گشت حیرت چه معنی دارد -

چند سخنی که اینجا تحقیق ننمیش یافت در اسرار ما آن قدر که نظاره کنی خارج ازین نیایی مگر چند سطر که باز گویند بنشتم و چند حرفی متجانی که تشابهات است آن فاضل است بخو که واسطی چه پرده دوری کرد گفت یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ هاء یجوبونه را ج. الی الذات دودن المنعوت والمصنفات ابوهریره گفته است حفظت من رسول الله وعائین من العلم وعاء لقد بنشتم ودعاء لوبشتم لقطع منی هذا المعلوم ونظاره شو که زین العابدین علی اصغر بن حسین بن علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه در شعر خود چه اشارت کرده است - ه

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَوَاهِرِهِ كَيْلَ اِيْرِى الْحَقِّ ذُو جَهْلٍ فَيَفْتَنَّا

و آن تمام در سر نوشته ام اختفاء ما و کلام مقبول ما هم موجب اینست -

سَرِّبْ بَعْدَ مَعْنٰی است الرب المصلح الرب السید الرب الربی پرورنده قومی را بنده پرورد و قوی را بقوت عشق پرورد و قوی را بدر و محبت پرورد و قومی را اصلاح مزاج ایشان کند از تشنگی و تفرق بوجه آورد از تنقص به تنعم دارد و قوم فقوم شرم قوم مردی را سیدالابرار و سیدالاخیار و سیدالاسرار و سیدالکبار سازد و مردی را واقف اسرار مرشد قوم رئیس الطائفة خاتم الانبیا افضل الاولیا فعلی بنده را -

مَالِكٌ يُّؤْمِرُ الدِّينَ - وَمَا مِنْ دَايَةِ الْاَهْوَا خِدُّنَا صَيِّتُهَُا مَلُوكٌ رَا اَنَا مَالِكُ نَصِيْبِيْ

تمام است تا آنکه موالی سادات را مدد قنایند هر لایحه حکم سابقه خویش را در میان بنده و حق ربی هست که هم بدان را مضبوط است اِنَّ رَّبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ رحمت غضب هم موجب اینست که اگر نسبت به باد نبود بزرگ و خشت چه غضب شود و فاذا هُوَ خَصِيْمٌ مُبِيْنٌ این حادث را با آن قدیم چه نمی صمت و لکن فی سر - یُؤْمِرُ الدِّينَ معارف ضروری شود که اگر بگویم کفر خویش بر خود حکم کند که او مستحق دوزخ است بهشتی با حسا خویش داند که تجلی فضل برویت البته بهشتی باشد ما را خود را خود شناسد که سر کوفتن استحقاق است

إِيَّاكَ لَعَبْدٌ وَإِيَّاكَ لَسْتَعِينُ غلبه در برابرستین تقدم داشت زیرا چنانچه
حق رب است و استعانت حق بنده اول تذل بعد از ان استعانت رسم و عادت
چو دیده از هر چیز نئی ای البته ذل خود را پیش آری و آنکه از وی حجتی بملبی و دیگر فنا
لا اله الا انت بر بقا مقدم است اول فانی الصفت و الذات گردی بعد از ان بقا باشد ثوی -

إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ نظاره شوختن حمد و ثنا مقدم داشت
چنانچه شرط طالب و سائل است و طرز گدا و خواهنده است بصفت رحمت و
رافت و لطف و کرم و قدرت بر ایصال نعمت و راحت و پس آن تعلیم و درآمد
کردن و تعلق و تشبث و به تذل و تعبد و هم از و استعانت طلبد و اگر نه آن خواهنده آن
روندار و که اورا بغیر اعانت او و استعانت او قسمتی نصیبه شود پس آنکه ارکان
شرائط طلب را مقدم کرد و بعد از ان بهم عجز و انحسار خواست که إِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ هدایت بر سه منی است یکی آنکه بیان ره و مقصد کند و اسباب
و آلات رفتن بپیش و بند دوم آنکه خود را بر مهر و رهنما پیشوا شوند بر ره راست برند
و مقصد رسانند این هر دو صفت پیران و مرشدان است ایشان همین کنند و همین
طریق بره برند سیوم آنکه با این هر دو که گفتیم خلق فعل هدایت در ان شخص کند هر قدر یک
نهد آن قدم را و آفریند خود حاصل او بشد برگرفته بنزل رساند این را صوفیای مجذبه
متذکر نامند ما در چگونگی بهیچ راهی پرورد و ایصال منافع و احتما از مضار می فرماید همه
روز و رکنها گرفته میدارد چنانچه بایزید گوید الصوفیه اطفال فی حجر الحق -

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تعیین نمی کنند آنچه انبیا و مرسل و اولیا
مقرب را داده حضور می غیبی فنائی بقای صحو و سحر رسیده فی که بازگشت نباشد
ابو اصل لا یرجع نقدا نه جنبه در جنبه او باشد - صِرَاطَ الْمُسْتَقِيمِ آنست
معرفت با عبادت معرفت با محبت عبودیت بار بوبست تجلی با تجلی اگر این جمع شود -

له یعرف با عبادت لا یعرفا و یدم که معرفتی دارند فاما عبادت و داین معرفت متناظره مقبول نباشد
ش که معرفت با محبت این الیخ از اول است اول در حق الی افعال و صفات و ثانی در حق الی ذات
ش عبودیت بار بوبست ما این خاصه حضرت رسالت است و حندی بعد و از است خاص اکنون و
می باید دانست یا معصوم می است چنانکه فاعلیت ای کونه عبدا مأمورا ارضیا فی جمیع الاحوال (بعیده بصوفی)

خوف ورجا غر وذل یکجا جمع شود این صفت اولیا و انبیا است **مَنْعِمٌ عَلَيْهِ**
ایشان اند.

مَعْصُوبٌ دوست که طرفی را عاقل و عاری باشد و طرفی را متبث
ضال. آن بود که مرد بحق و حقیقت زبیده عبادت خشک را مقصود و
چنانچه زاهد و عباد و متقیان را شنیده باشی و یا نصیب مائی از اقسام معرفت او
شده باشی ز مام نفس را کشاده کنی بهیصه فی کل و او بود بزرگ بلای است
یکی را اعتقاد افتد که درای آنچه من دانسته ام رهبری و کاری نیست و بلای سخت تر
و بدترین است که خود گمان برد بپشتها رسیدم کار من بجائی است هر چه خوش آید
ما کنم زیان کار نباشد زیرا چه افضل ماست من الله است هر چه تو کنی
بکن تو آن منی و من آن تو م و بحق قدم شیخ نصیر الدین محمود و بمرست مرتضی و
مصطفی صلی الله علیه و سلم که ان مکین بی دین در ورطه افتاده است
که خدائی خواهد او را بحقیقت حق ره دهد اگر از من استوارنداری طرف انبیا لحظه
کن از ارواح جنید و ثعلبی و بایزید پرس محمد حبیبی نعمه الله بالرحمة از خود نیکوید
بی مینطق و بی مصبر نقد وقت دوست غمک دریا را از دریا پرس که هم از دریا رسته
است هم در دریا ماند هم از خور و هم از آسایش بد و باز گردد که از دست
دریا چگونگی نالد و چگونه فریاد بر می آرد و تحقیقی از زبان او میگوید شاعر
الحمد لله على اننى كضفدع يسكن فى اليم
ان هى فابت مليت ملحا وان سكتت ماتت من الغم

بقیه حاشیه صفحہ ۱۰) عبادت صد ساله بعبودیت یک لحظه نزد عبادت از بر عبودیت است و آن رضا بقباحت است که در خدا
بودن یک ساعت بقضا الله بهتر از صد ساله عبادت که صائم الذم و قائم المثل باشد و در بویست بودن او رب و آن
را بطخاص است میان مبنده و مولی مرکز ابرار المطلق و من و او را هیچ چیز دشوار نباشد و هر چیز
در آن یک بنده و محتاج الیه و اندر شش.

سمرستوم

ایمیر المؤمنین علی کرم الله وجهه فرماید: العلم نقطة كثرها الجبل
 این جبل کدام باشد من علم جهل ازین جبل این حکایت کنند من عرف
 الله طال لسانه رب را شناختند رویت را نه شناختند شناختند ولی نهیت
 و کفایت نه شد. كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ چگونه در هر روز و بیان آید من عرف
 الله كَلَّ لِسَانُهُ و نه بندی درستی کرده است این صفت میسر نه شود مگر از
 دوسه پنج و هفت برگذری از و را و را آگاهایی نه هر آینه کل لسانه دست
 شینه الساکت عن الحق شیطان آخرش نه که شیلنت عبارت از
 بعد است بیچاره غوکی که در دریاست اگر سر بر آرد و از و بدور رود آن گاه
 آهنگی از و بر آید در آهنگ رنگ آمیزی تواند کرد و آنخه خود غرق است در
 ظلمات تنگیت هم حثیم و زبان را چنان بر بسته است و چنان بر آن هر و در

له کثر الجبل یعنی بسیار گردانید آن نقطه را جبل بر دمان یعنی علم و حدت صرف مشابه نقطه است که از
 حزن کلمه و کلام و جبل آید و در همه آن نقطه موجود باشد بغیر او توأم ایشان نباشد همچنین از وحدت صحت
 که در وحدت و تصور با وج تعین اولی و دویای اول نامند و اساسی بسیار و در و بسبب قوایل و محال و
 منظر هر و مشابهت را و احادیث که عبارت آن عدم ملاحظه شی است و و احادیث عبارت از ملاحظه
 شی است علم و نفس و اعیان ثابت و عالم مثال و عالم موجودات هیائل ملوی مغلی حتی الذرات ظاهر
 کثر الجبل اشارت بدین است که گفتیم جبل نسبت علم است چون از یکی به و می نمود جبل شد همچنین سیوی
 و چهارمی و لایقنای و از ادجات نامند از ان طرف و در کات گویند از ان طرف اول طریق مجدد
 سالک است و دومی طریق سالک مجدد و شش آری چون علم بغایت رسید جبل نامند لان شی
 از ابعاد و زعمه و ورث ضد کاش -

رفته است بیچاره این غوک .

ان هی فابت حملیت ما لحا دان سکتت مانتت من الغمر
 آشنا خالی انم یگانگی نبود و جز هوای متحرک نیست و هو را در مستغرق و قرار
 تمام است هر چه از باد گوئی همه بر باد باشد و آنچه و را در است و در گشتن و
 تو نیست روندگان را آنجا قرار نیست زیرا چه روح و راحت نیست و باز گشت
 از و از قضیه انکار ضروری باشد صیاد خواهد سیرغ را بدام گیر و او یک کنشک
 را بدام نمی تواند آورد سیرغ را چون آرد و عارفان را سلامی محققان را پیامی نیتا
 و داعی محمد حسینی ما امامی و الله اعلم -

سمرچهارم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وایت ربی لیلته
 المعراج فی احسن صورۃ و وضع کفیه عن کتفی فوجدت بردها فی
 صدری و در حدیث چند معنی است هر یکی بقدر فهم خویش سخنی گفته است ممدان
 و متفق گویند از تشابهات است و اینجا عجب این است که او تشابه فرماید و
 اصحاب از آن پیرسند مگر خود به تعیین آن سخن میدانند یا خود دانست که این
 تشابه است پیرسند و آنچه بعضی فقها گویند که تشابه بر مصلحت هم کشف نبود در آخرت
 شود و کلام رسول الله تشابه باشد سخن ایشان درست نبود و زوایل لفظ که احتیاج
 معنی از لفظ کنند فی احسن صورۃ همان معنی دارد و هو الله فی السموات
 فی الارض هر معنی که درین آیت است همان معنی این جا تصور کن و دیگر گفت
 فی احسن صورۃ نگفت با احسن صورۃ صورت احسن او نگذاشت صنعتی
 لطیفی ساخت آن دلیل کرد بر حسن صنعت او و بر کمال قدرت او علی هذا امرایت
 ربی درست آید چنانچه محمد واسع گوید ما را ائت شیئا الا و امرایت الیه فیه
 معنی دیگر امرایت ربی فی احسن صورۃ عبارت از تمثل و شکل این سخن
 نیز یکی از تشابهات بود چه گوئی او تعالی لا یتغیر بذاته و لا فی صفاته مجدّد
 الاخوان تعالی الله عن ذلك علو کبیرا و آنچه لمحد المحاد و زوایل
 روا نمیدارد که این سخن گوئم و پس آن رو کنم لاحول و لا قوۃ الا بالله معنی
 دیگر خداوند سبحان و تعالی خواهد گوید طالبی مشاق را و عاشقی در دمنده را تسلی در
 دانی نبخش صورتی صاف و شفاف عکس پذیرا فرمید عین نور جمال لاهوت بروی تابند
 عکس آن در آن صاف شفاف پدید شود سبب مزید و ذوق و قوت آن شوق
 باشد طالب عاشق گوید سرایت ربی فی احسن صورۃ و آنچه بعضی ازین

بدین اشارت کنند که مادر خود دیدیم و آنحضرت انا الحق و بعضی سبحانی گوید و جنید لیس فی حبیبی سوی الله فرماید ازین اشارت در مرزی ازین باشد -

معنی دیگر شیشه سپیدی صافی را در طاقی بنی و رای آن چراغی افروخته داری شیشه بجا مه چراغ نماید بنید و گوید که من درین طاق چراغی افروخته دیدم - معنی دیگر معیت او با همه اشیا است چون این معنی بردی کشف شود او گوید در هر چه گم کنم ترا پیدا کنم اختیار احسن برای آن بوده است تکریمه و تعلیمه و حرمت و عودت -

معنی دیگر رایت ربی فی احسن صورۃ ای انزهها و اعظمها و اکرمها و ما یدل علی نزاهت من کل فصل و وصل و عیب و شبن و قرب و بعد آنحضرت چه معنی دارد و شنیده صورت سله و صورت این کار صیت این را هم بر آن کار بر فهدا الیق بجال البی و محمد الحسینی و هذا دینی و معتقدی و نفسی فهو قریب من فهم نکاة النبی صلی الله علیه و سلم -

اما معنی وضع کفیه فوجدت بردها فی قلبی ربط این بر سر معنی که گفتم مرتب و مسلم است اگر من میزلم بسیار گوئی میشود تو فهم کن بجزیه - و معنی دیگر خداؤ سبحانه و تعالی خواهد که صفات حمیده و تحشیش و اخلاق گزیده خود می کند این امری را صورتی با فریند و آن صورت احسن الصور و اعدل الاشکال باشد این صورت بر آن شخص محلی کنند بنید و گوید رایت ربی فی احسن صورۃ زیرا چه صفات الله لیست عین ذات و لا خیر رب میگوید احسن میگوید دلیل بر لطف و جمال کند در شاد چنین که خدا خواهد یکی را بشارت با ایصال دنیا کند و ایصال دنیا و بشارت او امریت معنوی برای این را صورت عورتی آفریند و شکری آفریند بدست وی دهد و مرد خود را در خواب ببیند که عورتی بدست او شکر میدهد و معبر تعبیر کند که او را از دنیا چیزی رسد فکذلک ههنا هذا قول سدید و کلامه عتید

و آنکه گویند سرایت ربی ای سیدی مراد ازین جبرئیل باشد نیکو
سخنی است المسمی با کسی میرو که او میگوید شب معراج رویت منور و چنانچه عایشه
فرماید کذب علی محمد من قال رای دبه لیلۃ المعراج - معنی دیگر هم گویند
سرایت ربی و کنت مستقر المتجلیا فی احسن صورۃ یعنی علی طلب
و وجدان و شوق و مهذب من الاخلاق الذمیه فوضع کفیه
ای کف عنایتهم علی کتفی کما هو داب المشفق الرحیم علی
الصغیر فوحدت بردها فی قلبی ای حصل فی قلبی بر دیقین مم
برین تاویل که اینجا گفته ام در جمله معانی همین را تحقیق کن - کف عبارت از قبل
و کنایت از عنایت رحمن کنند چنانکه گفته است الصدقة یقع اولافی
کف الرّحمن -

سمرنجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَقَالَ لَشَيْءٍ الظَّاهِرِ الْمَظْهُورِ - و این هر دو معنی اینجاد است اید چون
وَهُوَ مَعَكُمْ را اعتبار کن ظاهر السَّمَوَاتِ درست آید زیرا چه او ظاهر است
گفته الحق شدت ظهوره خفی کالنور فی السَّوَادِ چنانچه نور در سواد
خفی است ظهور او نیز بر خلق پنهان خفی است انچه مع کل شیء لا بمقدار نه صفت
قرب او همین تقاضا کند اگر مقارنت حسی باشد تعالی الله عن ذلک علواً
کبیراً آنحضرت بذات گویند منیما اختلافی فاحشی رود هر یک مرد دیگری را
تفصیلی کند اما اگر با معان نظر کنند منیما تفاوتی نباشد زیرا که قرب اعتباری است
نه حسی این سخن شنیده باشی - ۵

او با همه در جمال چشم همه کور او با همه در حدیث گوش همه
و آنکه دوام مشاهده را ادا کرده همبدرین معنی است که گفتیم بیت
از بعد مکن شکایت ای خسته بجز کز غایت قرب من بسینی را
وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْخَرِّ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْخَرِّ
إِلَيْهِ مِنْكُمْ هَمِنْ مِيفَرَايِد - مَا دَلَّيْتُ شَيْئاً إِلَّا دُرَايْتُ اللَّهَ فِيهِ هَمِنْ اِشَارَت
دارد - معنی دوم مظهر السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ و این اظهار دو معنی دارد
آظهار یک در مشاهده من و تو است همه کس می دانند و می شنیدند معنی دیگر مظهر
همما بظهوره سراب صورت هوا است و هوا معنی سراب سراب ابی
هوا وجود نه و هوا را بی سراب ظهور نه قوام او بدو و قوام سراب هوا و ظهور
هوا البراب اگر سراب نباشد هوا نماید این مظهر که گفتیم دقیق سخن است چه دایم
در فهم تو آید یا نه آید سراب مکن هوا است و هوا عین سراب ماهی را پسنداند

کجا باشی چه چیزی بچ باز گردی او گوید از دور یا ام بدریا باشم همان دریا خورم
هم بدو آسایم هم بدو باز گردم یَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِّ لِلْكُتُبِ
همه را باز گردانند بدو برند صورت معنی خویش باز گردو آفتاب برآید سراب نماید
گرد و کما بَدَأْنَا دَوَّلَ حَلَقٍ ثَلَاثًا -

قَوْلُهُ تَعَالَى مَثَلُ دُورٍ مِثْلُ شُوْبَةٍ - ای صفت دوری این قدر
بیا بدانست هر چیزی که منزله از صور و اشکال و احوال هندشیل جزئی حسی نباشد
دیرا چه تو از عالم حق و شاهد و حاضر هر آینه بشیل هر چه کنی بیا لم خویش کنی اینجا گمان
بری که او بعینه بچنین باشد معنی این بود که این محسوس بدان معقول غایب ماند
الغرض همان معنی که من قبل گفته ایم همان معنی را الله سبحانه بدین تمثیل کرد و فرمود که بدین
چنانکه در طاقی شیشه باشد در آن شیشه چراغی شد این طاق چون نماید و آن شیشه بگردد
باشد آن طاق تمام روشن گردد و آن شیشه که در و چراغ است همچون آفتابی و ماهی
باشد این آسمان و زمین و اهل ایشان همه بدان طاق مانند فیض که از و رای و را
تابشی در لاهوت انداخته است و از لاهوت در ملکوت افتاده است و از
ملکوت بملک آمده جبروت عبارت از جمع هر سه آنرا ناسوت نام
کن فعلی نه اظهار و بظهور باشد و ظهور و بظهور آن باشد هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ
رویتی بجا میمانده اند و آنچه رویت را احتمالات کند او گمان برد که این حاسه
بصر ازین روی که او دست قرب بعد را اعتبار کند حدوث مقدم را اثر و بد
آن نادان نداند که اشیا مبور و متصف است همان نور اوست که نور خود را
می بیند ماسا ای الله غیر الله همین معنی فرماید و هر که دعوی انتسابی کند و حقانی
ازین جا گوید انا اقل من دبی بسنتین ازین بسنتین چه عبارت کرد و نور را
در میان دید ز جا به و چراغ و مشکات از و فیض گرفته گفت که من هم از و ام طاق
که روشن است هم از و روشن است من بدو چیز از و کم ام یعنی از ز جا به و چراغ
این جا اندیشه نیکو کن که عارفی ازین بیان نموده است گویند به سنتین ای مخلوق

الوجود کما هو خالق العدم و این هم گویند آمدن در فتن و وسال عبارت
ازین که من آیم و روم پس ملی نداید و سال کم باشم هم از و آیم هم بد و روم و هو
لا یتغیر بذاته و لا فی صفاته و مرا تغیر ذات و صفات بشلی گوید. انا
اقول و انا اسمع و هل فی الدارین غیری یعنی گوی و من شنوم و آنکس که
گوید آن نظا هر نگفته و آن نوری که بادیت او گفته من که شنیدم نوری که با من است
آن نور شنیده و آن هر دو نور یکی پس انا اقول و انا اسمع و هل فی الدارین
غیری درست آید. یا رمن و برادر من و دوست من عبد الله جلال الدین غزنی
این معنی را خوش نظمی کرده. شعر
کلامی الی سمعی راجع
لا فی انا القایل السامع و هم گفت را دوست. شعر
القائل و السامع و الباصر هو و العالم بالطن و الظاهر هو
القائب ما سواه و الحاضر هو و الاول و الدایم و الاحز هو
هد انا الله و ایاک لما تلقناه و الله اعلم و باقی آیت هیز
رابطه اگر بیان کنم سخن دراز میشود و من میخواهم که کوتاه کرد و السلام.

ششم

قال الله تعالى . الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى ۝

محدث مفسر متفق گوید ای استوی چنانکه مرغ بنشیند و گویند که استوی
 هذا و درین معنی از اعاویش گمانند میشوند و در حدیث این معنی آمده است ^{را} ^{استوی} ^{است} ^ن
 تعالی بر کرسی نشست فتنه کرا لکرمی تا آنکه بعضی او از کرسی بیرون ماند و ایشان
 گویند که جمیع اعضاء انسان در وی با ثبات است ای دل کا کایدینا و وجهه کوچنا
 و هم بدین مردم ایشان را مجسمه خوانند ایشان مجسمه اند اما چنین نماید صوفیان
 تشبه و مثل حکایت کنند خداوند تعالی از اینها بر دشت . اگر سخن تحقیق خواهی از
 محمد حسینی شنو این عبارت از ان است که بار ها گفته ام إِنَّهُ قَسَا عَکْلُ دُرٍّ
 محی الدین ابن اعرابی و متابعان او چنین گویند که در ای این وجود است وجودی نیست
 هم ازین مطلق و مقید گویند و او را کالکی الطبیعی نامند استغفر الله لا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کونه وجوده وجوده عینده موجودات با سبزه

س - این را هم محلی هست همانکه هر شی را صورتی و معنی است عدم مناسبی او تعالی را بدین صورت
 بیان فرمود که بعضی او از کرسی بیرون ماند تا آنکه صفت کرسی است وَبِصَاحِ كُرْسِيِّهٖ السَّمَوَاتُ ذَلَّاهُ
 و یا صورت صفت او تعالی نمود ازین لازم نمی آید که او تعالی جسمی و صورتی و دست و پا ندارد
 س - این جانبیز را سخن است و از آنکه جامع مظاهر کل علوی و سفلی و جالی و جلالی صورت انسان
 است قَبُولُكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ خود را از ان متوجه که در این چیزی و بحر نیست
 ظاهر و باطن و صفات و متناهی صورت صفات کمال و ذات ذوالعز و الجلال جز انسان نباشد
 و هر یکی از اعضاء اصلی و فنیله او مظهر صفتی است از صفات او تعالی اگر او را صورتی بودی جز
 انسان نبود میسر یحییهم و یحییوننه بشناس و دم مزن ریش -

است و وزخی در دوزخ گوید فَاَكْرَجْنَا لَعْنَةً صَالِحًا اِنَّا مُوقِنُونَ عجب
 کای هنوز سه بصر بصیرت ایشان است با بهشتیان این سخن آمد که وَجُوهٌ يَقَعْمُذُ ^{لِصِرْبِ}
 نَاصِرَةً اِلَى سَرَبَتِهَآ نَاطِهٍ وجوه که رویت که وجوه چه باشد این جهان را چنان
 غطا و استار گویند آن جهان را چنان کشف و عیان خواهند باین همه از و رای
 و ر کسی نشان ندهد و کسی را در و هم و خیال نیاید بچار چرخ و درین ببا گرفتار
 و درین غرقاب افتاده درین قعر فرو شده درین بادیه گم گشته عجب عارفی حذار
 نشاخته و عارفش ناسد مگر این شخص همین منم باری نمی کن گویند ذاته حجاب آرز که ذات
 حجاب باشد تامل کن قابل عرفان باشد و احزنا و ادس و اهل المأمر دی حفت
 خود خفت خود را با حفت خود فرو داند دید با حسن الاصوات این نغمه سر امید انا امن
 اهووی و من اهووی انا عجب کاری دو یکی چون شوند اتحاد از ایجاد نشان میدهد
 و اتحاد از یکا یکی یکا یکی میکند فرض کنیم دو کاغذ با ریک را سریش در میان زنی و مهر
 بر آن گردانی ازین دو یکی نماید اما دوی عقلی باقی است اَنْسَابًا مِّنْ سَابِغَاتِنَا
 مسکین نصرانی از ثالمث و ثمانی حکایت کند و متقدان او را شرک و کافرانند
 هر آینه قدیم را با مادت اقرانی نیست اگر شود مسد سبق له افزاید آید اتحاد
 مین الثنین و الشفصین تصور توان کرد اینجا جز یکی صورت رونمی نماید چو اتحاد بر شرط
 رفت کلام حلول خود فضول باشد او را ر بطی بر فروغ و اصول نتوان داد و مرغی
 دانه چمند و چیزی بان چنین نگ ریزه هم بود و عجب نه بینی که آن سنگینه در حوصله
 او گم شده نه و لحم و دمش گشتند - عالش یا رسول الله گفت انه ليسوسني
 انك لست بنبي رسول الله فرمود اَوَ بَلَغْتَ هَذَا گفت نعم رسول الله
 فرمود سَتَشْنَنُهُ اعرافها من اخذوا خود را شناخت که او اونیست و است
 که نبوت از انبیا و منبی انبای کند بسیار انبیا فرماید جز از یکا یکی نباشد - و یا
 بجنبه موجب خواهند و بر آید بخارش گویند هوا گیر و متر اکم شود و حساب نام یابد یکیدن
 گیر و باران خواهند روان شود و نه ر گویند باز بد ریای پوست همان دریاست که بود

انامن اهوۛ و من اهوۛ انا این جا اشارت فرماید
 فالبحر بحر علی ماکان فی قدمه ان الحوادث اموال و انما
 لا یجبل اشکال تشاکلها عمن تشکل فیها فھی استار
 نحو گفته اند که باران هم از ان دریا دریا هم از ان باران و انچه گویند انفاضا
 (الاربعة قدیمة -

سمره هفتم

گفتار محمد واسع است ما رایت شیئا الا و سائیت الله ضیه بخرو
 و ریز نفی افتاده است حکایت از عموم کند این دلیل بر دوام مشاهده است
 مشاهده را دو اعتبار است یکی تفکر و استدلال باز گردد در آیات و قطع
 تجاورات نظاره شود هر آینه دلیل بر صانع حکیم علم قادر الی باقی اوصاف
 تعالی کند این را نیز مشاهده خوانند یعنی درین حیرت و درین نکرته علم تحقیق
 میشود کان المتفکرو المستدل یشاهد الرب تعالی و صنعته سبحانہ
 و تعالی - دوم بعین و عیان چنانچه در و ان من شیئی الا یتبع محمد و گویم
 هر شیئی دلیل بر وجود خالق و صانع خویش کند این دلالت او گوئی قابل بربیع و تنزیه
 اوست تعالی کل شیئی هالک الا وجهه ریزی هم ازین میگوید کل شیئی
 موجب کلی است چنانچه ما رایت شئیئا در قوت سالبه کلی الا وجهه هر شیئی که
 هست صفت فنا دار دیگر بر وجهی که دلیل بر صفت و غلقت او میکند آن باقی
 است ازلی است ایتما کوکوا فشر وجهه الله اشارتی بدین میان می
 بر شیئی دو وجه دارد وجه منہ الی نفس من حیث هو هو - و وجه منہ الی رب من حیث
 الایجاد و الالباق کل شیئی هالک الا وجهه ازین رو که او اوست

هر آینه فانی است و ازین وجه که از و آمده است و بدو بقا دارد آن وجه
 بحقیقت باقی ابدیت اَیْمَانُ تَوَكَّلْ وَخَبْرُ اللَّهِ هَیْنٌ یعنی غمزه میزند بهر چه
 روی آری و وجه الله است یعنی او بدو متعلق او بدو باقی او بدو ظاهر این
 معنی را اشارت کردیم محمد واسع را عیان افتاد بعین العیان بضرورت
 گفت - مَا رَأَيْتُ شَيْئًا إِلَّا وَرَأَيْتُ اللَّهَ فِيهِ خَدَاوَجِدْنِي وَارِدَ الْبَتَّةِ
 البته مصراع - در هر چه نگه کنم ترا می بینم - همین اثبات میکند و اِنْ تَنْ
 شَيْءٍ إِلَّا يَسْبَحُ بِحَمْدِهِ این ضمیر یا راجع بر الله است یا راجع بر شیء مبین
 اعتباری که بیان کردیم - خلوقی گزین مجاهده کن از مُلْقَنِي ذِکْرٍ و مراقبه گیر و
 بدان لازم و ملازم باش که لَقَدْ قَالَ اللَّهُ يُحَدِّثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا یَخْصُرُ
 بر محمد واسع نیست هر که بر او دلپسندید همین بنید همین گوید و اللَّهُ يَهْدِي إِلَى
 سَبِيلِ الرَّشَادِ -

سم هشتم

در اثناور است یا روح یا روح الروح - اگر حذف وساطت کنی یا روح گوید اگر اثبات وساطت مطلوب باشد یا روح الروح - یا نور یا نور النور نظیر یا روح یا روح الروح باشد - کلام را اختصار کنم روح را بر سه قسم آیم یکی روح است که در بدن حیوان ساری است آنرا روح حیوانی مینامند روح انسانی هم گویند این همان روح است که عند الموت از باقی می پذیرد و این روح که با حرکت و حیات است به فیض آن روحی است و نه او خارج نه او داخل است نه متصل نه منفصل نه قریب نه بعید از هر شش جهت بیرون است تعلق او به این روح حیوانی که تعلق الملک بالمدینه و العاشق بالمعشوق این را حکما نفس نامند و قوام و بقا را این بفیض قدوسی باشد و نور سبوحی بود از عالم لاهوت نشانی دارد آن متاع البیت نشسته رب البیت مثالی قریبی است - مصرع -

از خانه بکند ای مدینه راست

لا هم چیز

چون بر سالک سائر تجلی کند و دم از الهوبیت در بوبیت زندان روح بجائی سر بر آرد سبحانی ما اعظمه مثالی فرماید و تجلی سرافرازی نماید انا الحق را گویا شود و گاه گاهی اشارتی کند لبس فی جبتی می باشد از آن عبارت بود خذ این خلیفه الله فی الارض باشد اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَمْرِ مِنْ حَلِیْقَةٍ اَزِیْن تَفْسِرُی کُنْ اَبْنِ اَنْ رُوحِ اسْتِ که سجود لایحه بود این آن روح است که تاج سلطنت از فی بر سر دارد و ظن مال ابدی برپا نهاده است طوفی و بومی در گلو کرده است سوار قدرت در ساعدین نهاده است گوشواره رحمت در اذنین چسبانیده است لظاف بی نیازی در کمر بسته است

بر هر که تجلی کرد او اورا جز خداوندانت قدیم است و
 لیکن دغ حدوث در پیشانی اوست خرج من بین جمالہ و جلالہ
 ازین بیانی میکند در فضای وحدانیت لیرانی دارد بر تخت سلطنت نشستی
 فرموده است در کرسی فی مَقْعَدِ صِدْقٍ اورا قعودی شده است
 عِنْدَ مَلِیْنِکَ مُقْتَدِرِ سہماںگی باز اہست و سلامت دم می زند باین ہم
 تو بدانی کہ خلق من خلق الله باشد محمد حبیبی بس کن زبان ازین دراز
 کردن معلمت نیست انچه حق حقیقت بود بحق گفتی یَتَكَلَّمُ بِي وینطق بی و
 یبطش بی و یتمشی بی ہم ازین نشانی دارد خدا یا من سر ترا پرده لطیفی
 اشارتی کردم بندگان خود را تو فهم ده وَ اللهُ اَعْلَمُ اللہ اعلم اہدنا
 الی سواء السبیل و اعصمنا من ہادیة القال و القیل فافعلو
 و اغتنموا ایہا الحجیل ۷

۷ با کسر گروہ از مردمان (م-۱)

سُورَهُمْ

توله غزن قایل الیوم اَکَمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَثْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
 لَیْسَ بِی - الایته اکمال دین به چیز شود دارد - شریعت کما هو حقّه اتبع بی با
 و ر قلیل و کثیر از قول و فعل در اعمال و حال قال - شریعت عبارت از گفت
 انسان کامل است و طریقت عبارت از کرد انسان کامل است و حقیقت
 عبارت از دید انسان کامل است و حق الحقیقت عبارت از بود انسان کامل
 است و حقیقت الحق از بودنا بود انسان کامل است چنانچه وقتی گفته بودم به
 هشتم و یک نیست و نا بود نا بود و یک بود

نا بود چه بود و عین مقصود نا بود چه بود عین مقصود

و این هر سه بدان باز گردد و چون این هر سه در یک مقام قدم نهند انکمال
 دین به تمام و کمال شود - اگر شریعت باشد و طریقت و حقیقت با وی نه نقصانی تمام
 بود و طریقت بی شریعت وجود ندارد و اگر تصور کنیم مغزی باشد که او را پوستی نه گند
 بود هیچ کار نیاید و هیچ عقدی ویرا گره نه بند و اگر حقیقت روی نماید بی طریقت
 و شریعت زنده و انما و را اتحاد شود بیاری از مواهب و جلالی و موارد و جمالی
 حرمانی نقد باشد اُولَئِکَ کَالْآفَاقِ بَیْنَهُمْ اَصْلُ نَفْعِهِ اَوْ اَشَدُّ اَعْوَذُ
 بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ از فعلی گر بخت بفعلی پناه گرفت و اَعُوْذُ بِرِضَاکَ
 مِنْ سَخَطِکَ از صفتی مذکر در وصفی را اتجا ساخت و اَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ از و
 بدور رفت و ما ابلغ مدحتک از مودحتایت کرد لا احصی ثناء علیک
 اَنْتَ کَمَا اَثْنِیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اشارتی از بودنا بود کرد و نهمه اوقات این
 پنج چیز را اثبات فرمود و اگر این پنج کلمه خاتمه الوهیت است مجتمع و متحد نباشد
 کمال و در دین نبودنی وجود هر یکی نقصانی فاحش روی نماید و ما مِنْ دَاسِئَةٍ

فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِئَاسَتُهَا - إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ -
 اول تعالی صفت و جوب نسبت ندارد اما حقیقتاً و تحقیقاً بی این خزانة خلوقی باشد که
 ان خلوراطلاً مانند چه مرتضی گوید ما انانفسی کراعی الغنم کلاً اضمهان
 جانب انتشارت من جانب آخر اگر بطریقت میخواند بشریت میگزید اگر
 بشریت میخواند بحقیقت میگزید البته البته از جمع احترازی کلی دارد و اگر وجود
 بود را اثبات میکند دعوی خدائی نیز میکند و اگر از بودنا بودندی در پای اوئی
 او خود همه بندها را گسته است لاحول و لا قوة الا بالله کجا افتاده ام اما ای برادر
 در عشق چنین بواجبها باشد و الله علیم حکیم -

تحفه دیگر این نیگوید لا فرق بینی و بین ربی الا فی تقدیمت بلعبودیت
 با نحه میدانند العبودیت احتیاج ذاتی و لغت لا نحتاجی زهی کوری زهی
 کوری مکارا اگر کور گوی عجب نباشد و آنچه شنیده را ناشنیده کند اگر اهم خویش
 بجای نبود و اکمال دین این باشد من سره ان بینظر الی صیت یشی علی

وجه الاسرار فی نظراتی ابی بصیر با این همه از صفت احوات اقل
 من کل قلیل را اتباع نکرد و اگر گوی خلافت پای بند او شد تا اهل بیت را رعایت
 نمود فاطمه را جوانی ناصوابی گفت فلین درین مقام ما را کلامی نیست سخن ما در اکمال
 دین است و آن ازین گفتار با میر دست چون مروغوه گامه شود همه جهان را بکام

خود طلبید و هر چه کند کند بر و جای اعتراض و الزامی نماند زیرا چه اینچ چیز را دو یک
 خزانها ده است قالب قلب روح سرخشی است هر پنج را با این هر پنج نسبتی بده
 و ابوبکر بدان در روز و اتممت علیکم نعمتی ازین حکایت کرد و سر صیت
 لکم الاسلام و دینا لجمع این هر پنج گنج استلام را التزم بود در رضای او بین
 بود و تو مرضی باشی - خداوند محمد حسینی را ازین نصیب ده و السلام الحمد لله

الذی هدانا لهذا

ن
 بند
 خزان بنده

۱۰ - ص سمردهم

سخن حکیم است و کلام حق و حقیقت است و بعضی العلماء بر نفوذ الی النبی
 علیہ السلام العلم علما ن علما لا بد ان و علما لا دیا ن علم الایان
 انچه بشرایع و اخرویات ثبت دارد و ما هو یثبت بکتاب الله تعالی
 من التزیغ و الذلل و تکلم به البنی صلی الله علیه و سلم بالمحمد
 و الاسل - و علم الا بد ان لظاهر یعنی باشد بد انچه صحت بدن و رفع مرض و بقاء
 صحت بود و باطن آن بد انچه مرتضی اشارت کند من عرف نفسه فقد
 عرف ربه - آئی من عرف نفسه باحدوث فقد عرف ربه باحد
 یقال من عرف نفسه بمخلوقیه فقد عرف ربه بخالقیه - من
 عرف نفسه بفسخ عن ائمه فقد عرف ربه بانه قادر یثبت
 ما یشاء و یفسخ ما یشاء کما قال علی رضی الله عنه عرف
 ربی بفسخ العزائم - و یقال من عرف نفسه بحدایت جسم عرف
 ربه بیداهت عقله ای ان معرفت تعالی بدیهیه لاحاجت
 الی فکر و تامل - و یقال من عرف نفسه بانه مرکب من الاله
 و الحبروت و الملکوت و الناسوت عرف ربه بانه خالقها و
 باریها و مصورها و جاعل کل شیء کما شاء و اسراذیل یقال من
 عرف نفسه بان فیہ من الصفات السبعیه و البهیمیة و الملکیة
 و الحبروتیة و اللاهوتیة ف عرف ربه بانه و ساء کل و ساء لث
 تعالی متعال عن التکرب و الامتزاج و التعلق و الاتصال - من عرف
 نفسه بانه تفصیل عن اجمال عرف به بانه ذو احوال و خالق
 کل تفصیل - من عرف بان معه و به عرف ربه بانه مع کل شیء

لا بمقارفة و غیر کل شی لا بمنزایلت شی پنج وجه درین معنی منتهی
آن قدر که درین مختصر توان نوشت بجات آمد آنکه بایزید گفت سبحانی ما
اعظم شانی نه آنکه خارج و موعود داخل شده است آنچه با وی بود لا بمقارنت
ولا بمنزایلت هم بدان زبان اورفت باقی شطیحاتیکه ازین قوم نرا داست هم برین
مثال است - من عرف نفسه انه بصورتی که ما قال رسول الله
صلی الله علیه و سلم ان الله خلق آدم علی صورته و آنکه گوید
علی صورته المختصة به ای با در بر و این سخن شکل بود ان الله خلق
آدم علی صورته الرحمن گویم علی صورت رحمت و رحمانیت
صورت بسیار ساخت اما صورت انسانی بعین صورت رحمت و رحمانیت کرده از
مشابهات اذ الله ان یخلق صورت جامعته بصفات
الغضان اجبعها فجلس را فغار کبته واضعاً راسه فیها
کذا الف سنة فلم یتخلص له صورت الا صورت الانسان
فخلق آدم نفید، ان الله خلق آدم علی صورته - من عرف
نفسه بانه تمثیل لاهوتی و تشکل جبروتی عرف دبه انه یتمثل
به و بنفسه حتی قال رسول الله صلی الله و سلم مرایت ربی
فی صورت امرود شاب قطط و جایی دیگر گفت مرایت ربی فی
احسن صورت این قدر باید دانست بر هر که او تجلی کند ذات او تعالی
و تقدس کل هو بهو بسیار گرفته ام انه و سراء کل و سراء اما صفات خود را تشکل
سازد او تعالی بذاته لا یتغیر و لا فی اسمائه یتبدل منزله عن الالکوان
اگرچه صورته منی بصورت انسان و هو یدعی انه الرحمن انکار نکنی و مدانی
که دوست تعالی فان صفاته لیست عیناً و لا غیراً اینچنین بود معبای در علم
الهیات باشد اینجامغالیط بسیار است و معنی از قوم منہم محی الدین بن اعرابی
و شیخ العراقی گفته اند و در این صورت داشت شکل حتی العرش المجید و حودنی نیست و نه

تعالی کا کمالی الطبعی گویند محمد حسینی بسیار بار بسیار جافریا د کرده است انه دراء
کل دراء این همه فیض اوست نه اوست سخن بسیار است اما بار و م نادان
قطع گفتار است. فافهم و اغتنم والله اعلم.

سمر یا نر دهم

شلی گوید: العلم خبیر و الخیر جود فالعلم حجاب الله اعظم
معنی کلام: العلم خبیر، خواه این علم را از انواع سماع بدان خواه علم بعد
عیان اعتبار کن خواه علم بالله نام نه مرجع هر سه خبر آمد و الخیر جود زیرا چه
تو دانسته الخیر یحتمل الصدق و الکذب کی طرف او مجود است و العلم
حجاب الله الاعظم و اعراب را افصح میکند یکی کسر دوم رفع اگر کسر
باشد صفت الله باشد و اگر رفع باشد صفت حجاب باشد یعنی اول ظهور کسر این
آمد او که اعظم من کل عظیم است او که شاید همه اشیا است او که حجاب پر و بوجه
من الوجوه صورت نبند و علم مرد عالم را حجاب آید ختم الله علی قلوبهم
هین معنی را اثبات میکند جولان مسائل المحقق فی قلوب اهل التحقيق خاتم قلوب
ایشان شد تا از لذت شهود و ذوق وجود که کونه وجوده محروم ماندند پس
علم حجاب این اعظم من کل عظیم میدانم چند بچند باشد. مجنون در وصف قدوس
و خدایی میثول بود و حجاب اوست و نازی و کرشمه ^{حقیقت} ملاحظی که او دارد و هر چند
که محصور بود ازین شهود و ذوق و التزام و اعتناق و کون بعضها مع بعض محرم
باشد تو بدان که چه میگویم اگر عاشقی و عشق بازی بدانی که چه میگویم چه گوئی شب تایی
لیلی در بر مجنون بهمه مرادات او باشد و آن حضور که در وصف خنده و ناز
و کرشمه او بود است چه بهتر. معنی رفع را اینجا نصب دهمم از اینجا مگویم
چنانچه کسر و س علما را ظاهر بود و همه بصفت خفص مانند و سکون و قف حال ایشان

استاد مجتهد معقول دان عاقل بضرورت گوید مصراع ای روشنی طبع تو بر من
 بلا شدی و بفریادند اکنه العلم حجاب الله الاعظم ای کاشکی جاہل بودی
 ای کاشکی عامی بودی این مرد از اتحاد و ایجاد از انصاف محروم و او بهمه رسیده
 و چشمه چند در چند باشد رسول الله صلی الله علیه وسلم را النبی الاهی خواند
 و سبب داشتن او امی این بود که بیان کردیم او را آنجا برند و بهمه خویش بروکشند
 و بهمه او را اطلاع دهند و دیگران را هم از و رای حجاب بازگردانند و گویند تو
 مقصود رسیدی بیشتر رفتن نماذیس النبی الاهی وصف شد و رای همه اوصاف
 او را آنجا بردند محمد از محمدی بدرشد از محمد یا محمد در محمد هیچ نماذ بزبان فصیح محمد
 خود گفت التحیات لله والصلوات والطیبات از خود بخود و با خود زبان
 محمد گفت السّلام علیک ایها النبی و رحمت الله و بركاته هم بزبان
 محمد از محمد گفت اشهد ان لا اله الا الله خود گواهی میدهد - شهید
 الله انه لا اله الا هو همین معنی می فرماید و اشهد ان محمدا عبده و
 رسوله جمع کرد و از جمع جمع الجمع آمد شهید الله انه لا اله الا هو
 جمع آمد و الملك لله و ائکون العلم جمع الجمع آمد هیبات فیہات در ان مقام
 که حالات سید الکائنات انه ظن فاسد و متاع کاسد باشد اللهم
 صل علی محمد و بارک و سلم فافهم و اغتنم -

و در حجاب الله الاعظم معنی دیگر هم تو کم ان گفتن که بفهم علای
 ظاهر رسد حجاب دو است غلیظ کثیف سیاه مکر ظلمانی دوم شریف و لطیف
 شفاف صاف که نفس را خوش آید و دل را فرمینده باشد در حجاب اول دل
 گرفته شود و نفس آرام و قرار بخیر و البته خواهد که آنرا بدرد و از پیش نظر دور کند از
 بس تنگ آمد و وضیق نفس خود و در حجاب دوم آن صاف شفاف است فرمیند
 است نفس را قرار می دود و را الطینانی این را توان گفتن العلم حجاب الله
 الاعظم زیرا چه از طلب ما و را را باز دارند است و مرد رونده را الطینان

و قرار بخشندہ است۔

ای محمد حسینی ہرچہ گفتی مرشد از او دانند کان علم سلوک را سایل حق
را تنبہی تعلیمی کردی و ازین علم نہ علم بمع و شر و طلاق و عتاق مراد است چنانچہ
معی الدین ابن اعرابی کرده است جهانی از روندگان بران تشرار گرفتند و
از طلب و شوق با دماندند فلن فاسد ایہا المحسینی نبہت العباد العالمین
ونجو تھم عن وعدۃ الظالمین مرحک اللہ ومن المومنین والسلا

سمرد و اندھم

قوله عنہن قایل و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ
ان اللہ بالغ امرہ - ترجمہ آیت این است ہر کہ توکل بر خدا کند خدا اورا
بندہ و کافی باشد و یکسر محاسب بود یعنی مطالب شرط توکل و حق توکل ادا باشد
این سخن بر آن تقدیر است کہ ضمیر ہو راجع بر اشد بود و احتمال دارد کہ
رجع ضمیر بر توکل شود زیرا چہ توکل دلیل بر توکل کند چنانچہ اعداؤ
سہو اقرب للتقوی و اینجا دو معنی باشد توکل اورا پندہ است یعنی مرد متوکل
از برکت توکل ادا البتہ رزقی از غیب برسد پس این توکل برای رزق ادا بندہ
باشد۔ و معنی سیوم کہ لطیف تر و نازکتر است ذوق توکل ادبیای قوت و غذا اگر د
ابراہیم خواص گفته است اگر خداوند سبحانہ گوید بخواہ چہ میخواہی بدہمت خواہم
الہی دنیا را ابدی کن بہشتیان در بہشت ذوق نعمت بہشت گیرند و من در
دنیا ذوق توکل گیرم بخضر باوی محبت خواست قبول نہ کرد کہ ذوق توکل من
بسبب محبت تو باطل شود۔

و احتمال دیگر ضمیر فہو راجع بر من باشد و ضمیر حسبہ برا اللہ باشد

یعنی آنکه توکل کرده او بنده ایت برای بندگی خدای را بنده شده است اگر در جهان کسی را نیافریند برای بندگی همین متوکل بنده باشد -

دیگر من بطریقه استنباط و انکار باشد فهو حسبہ ای توکل بر مؤلفانه
خیالات یعنی برخدا من توکل کردم زیرا چه آن توکل او جز حبانی وطنی نیست
بجای خویش خود را متوکل داند هرگز از افعال و اعمال خویش منقطع نتواند شد فرض
کنیم مرد متوکل در حالت شدت جمع بین بدیه و دیربمی نهند ضرورت باشد بخود بخود
و اگر فرض کنیم مطبوعی آرد هر آینه لقمه گرد آرد و در دهن اندازد و اگر تصور کنیم شخصی
در دهن او لقمه نهد او لقمه بخاید فرو برد و اگر تصور کنیم برای او را احتیاج خاکی
نباشد باز انفال خلق باید کرد فعلی کل التقدیرات اسلخ کلی نشد پس میا
قوم توکلی هست عبارت ازین است مردی برای فراغ عبادت خود بصفتی
و کسی و تجارتی متعلق نمی شود و لقمه و خرقة از غیب میگیرد و آنکه توکل برین کرد که
او من از رزق من شده است چنانچه گفت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا
عَلَى اللَّهِ بِرِزْقِهِمَا هیچ خداوند حیاتی نیست که رزق او بر ذمه کرم باری
نیست برین اعتماد داشته است و بدین مانده آری چنین هم باشد ولیکن این شخص
مشوش باشد و دل اش مشوش بود و نفسش انتظار رزق غیب کند و لازم نیاید
که البته او رزق دهد اگر حیات او خواهد رزق دهد و در باب بنده معاشرت قدر
کند و در باب بنده معاشرت حکمت کند اگر در باب او معاشرت حکمت آمده است
او چه کند چنانچه آورده اند مردی بود در اهد زده او بروی قوت آورد و بادی
گرفت چند روز گذشت هیچش ندادند بنا لید اگر کشتی هست کبش و اگر نه چیزی
به که بخورم ندانید بعضی و جلالتی لا امر ذقنک حتی تدخل الامصار
و تا کل من ایدی الناس و را بادانی آمد فجاء هذا بطعام و هذا بشراب
فاكل و شرب و مع اتريد ان تبطل حکمتی بزه دك مردی متوکل
دست در سوراخ مار کند محتفل بگذرد و محتفل بگذرد و عثمان توکل کرد و حسن رضی الله عنهما

در سببی

آمد گفت مردمان شوریده اند برای قتل تو میفرمائی قتال کنیم گفت دعه حتی بایه
 الله بیا هر که توکل کرد و کشته شد در قتال صفون همین مثال است البته آن
 توکل رزق را بدامان بندند ان شاء الله یرزق والا لا توکل بحقیقت این است
 که مردی صوفی را استر سال نفس مع الله شود در عین حرقت و در عین صنت و در عین
 تجارت و کسب متوکل علی الله باشد فعل و قول خویش را محو بیند و فاعل حقیقی بکشت
 و عیان جزا و رنجیند و نداند اینجا گوید - ۵

من رفته ام ز خویش برون و دیوانم از من مرا طلب تو کن من کنون ندام
 منطلق بی و دبصر بی و عیسی بی محض توکل است مرد کلی مسلخ است انیتی در
 میان نماند مصراع نامست زن بر من و باقی همه دست ۵

اذا قلت اذ نبت قالت محببة وجودك ذنب لا یقاس به اذنب
 اینست در میان نباشد - وقتی این سخن شنیده اهل المحبت کلام
 محجوبون بحجتهم اهل المعرفت کلام محجوبون بمعرفتهم و الله
 جمع نام نه و جمع جمع خوان اما از دوی و از انیت خالی نیست اگر انیت نبودی
 ارسال نبوت و انبیا نبودی چون روح مطهر رسول الله را بعد نقل او در حضرت
 بودند فرمان آمد محمد برای ما چه آوردی گفت توحید صرف فرمان آمد نظر بر زن
 زید چه معنی داشت گفت آن نظر من نبود گفت اگر آن نظر تو نبود دعوت بر چه
 میکردی فسکت حایر او بایر او لم یجد مجال التکلم فقال الله

اذهب قد غفرت لك محمد از محمدیت بیرون است باین همه در دیانت
 غرق است در ان غرقاب وطن و موطن اوست و الله اعلم کرمی و کرمی
 خری ستوری بی ادبی مانده دور از رب احمق بی نقی الملق بر بحق مستهملی ما را گفته
 اذهب فقد غفرت لك از متن این کلام حذف کن آن بی توجیه دور از
 بیتی و بیتی ندانسته که ما چه گفته ایم این ذنب که ابرم ذنب است اشارتی نمایم
 خطاب مستطاب کرد بر مصطفی مرتضی انا فتحنا لك فتحا مبینا لیغفر لك الله

مَا تَقْدَمُ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأْخَرُ بِتَقْتِيقِ مَا تَرُدُّهُ رَابِعًا وَكُنْ مَا تَرُدُّهُ
 ماقبت کار به آن کشد که غفران ذنوب مقدم و متاخر تو شود و ازین ذنب بیان
 ببیان کنیم اشارتی ببارتی بنایم حکایتی گوئیم که واصلان دانند عارفان شناسند لایق
 میگوید حضرت بادشاه جهان پناهیج صورت گناه مارا در ره نباشد مگر گاه گاهی
 بخلوئی مرا بر سریر سلطنت نشاند مگر بندگی بنده پیشیم به خدمت کاری بایستد گوید
 مرا امری کن تا من در ایستادن باشم آه هیچ گناه ازین بالاتر نیست آن ذنب
 معشوق است نه ذنب عاشق اگر عاشق معشوق را بعزت و جاه دارد و او بحقیقت
 جز بنده کمتر از خس و کاه نیست محمد محبوب و معشوق است گناه او شال خالی
 که بر رخسار مهر ویان باشد تو بهانی که ازین نقش بندیه و رنگ آمیزی بسیار باشد
 محمد از جمیع انجم گفت که نظر من نبود و او از عالم مع عتاب کرد و محمد و حضرت رب
 ادب نگاه داشت هر آینه فسکت و لم یسکلم و بارت باشد

من با تو ام مرا نمی خوانی تو من مین تو ام مرا نمی دانی تو

انا اقول وانا اسمع و هل فی الدارین غیری رمزی هم ازین
 سخن ما است محمد بحجت پیش نیاید و اند قلله الحجة البالغة قبول و غمول
 شره کار است مجنون را نفسی عظیم اگر لیلی با او عشق بازی پر داز و مجنون اینجا خود
 گنگنار شناسد لقد اطلع الله علی اهل بدر و قال اعملوا ما شئتم
 فقبد غفرت لکم محمد و در صدر معشوقی با همه عز و جاه با همه سلطنت و
 مکنش شسته فرموده است و این طلبه او از و بدو نیست محمد جمال خود را در صورت
 زینب مشاهده کرده هر آینه عشق بازی در میان نهاده اینجا چه عتاب جز خطا
 متعاب اعملوا ما شئتم ایها الاحباب عاشقی را با معشوق غم و خلوتی
 میرشد معشوق با عاشق برضا بود و همه حجب را از میان برگرفت بر همه

پیش ماند گفت افضل ما شئت فقد ر ضیت عندك عاشق اورا
برهنه یافت و بارضا دید و خود با اشتیاق تو قان بود هر چند که خواست
با وی یکی گردد و یکی در یکی شود و یکی ماند آه حجاب این است در میان بودی گنجی
به حق و حقیقت میرشد آری الانیت لا تزول و الانیثیت لا یخفد
بدان زوری و شوقی اشتیاقی که عاشق داشت چون دید میرفت کون
گرفت - گفته ام هر چیزی را آفت است یکی در ابتدا و دوم در انتها - اول
آفت ابتدا آفت عاشق را امکان وصول و معرض استیالات افتد شلکها
بعد المشرقین و المغربین باشد چنانچه دختر بادشاه به عیال عیال شده و کلال
بچه بر حرم بادشاه چون امکان وصول را صورتی نماید تحیل که اینجا تسلی کند
از بس که صورت وصال در عجب افتراق و متق جلال مانده است درین
خیال دلش ستوه پذیرد با خود گوید مصرع

ولا دامن سدر اہم کن کجا ، و کجا ایشان

تا از بس احتراق افتراق جان شتا قان آورده و داع گیرد چنانچه
گفته اند - مصرع -

من مات عشقا فلیمت هکذا

عشق نماند تا تسلی شد یا مر و هم نماند آفت دوم منها اتصالی و وصالی شود
عاشق را گمان افتد و هم زند که بانهای کار رسیدم او گوید -

رباعی

دوست آمد و گفت کرامی طلبی پس هر چه نه آن منم چرا می طلبی
در خود نگرار برون و خود آمده پس من تو ام و تو من کرامی طلبی

هیجات فیهات انه لن فاسد و متاع کاسد لا یجعل الا العمار
السادات آن مسکین نید اند که این در یائست ساحلی ندارد و این غرقابیت
تهماندی ندارد و - فا فہم و اغثنہم و اللہ اعلم

سہر سیزدہم

قوله غم من قال - وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيُزِدْهُ مِنْ فَضْلِهِ كَيْفَ يَتَحَسَّبُ - ہر کہ از خدا ترسد شرک با او نیامد از جملہ دشواریا خدا ی تعالیٰ اورا جای بیرون آمدنی کند و اورا رزق دہد از آنجا کہ او نداند - این معنی ظاہر آیت بود کہ گفتیم -
بیاید دانست شرک برد و نوع است - شرک جلی و شرک خفی شرک جلی غیر واجب بالذات را خدا بداند و گوید و جز آن ذات را پرستد و بداند کہ از و چیزی سزد از شرک این شرک از روی عقل مرد عاقل را رستن و جستن آسان باشد -

دوم شرک خفی از دوا م این شرک رستن صعبی دار دنیا شد کسی یک قیدی و رپائی مہت او نباشد و آنجہ او گمان برد کہ من جتہ ام و تر ام او گرفتار تر از مہ باشد - چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماید الشُّرْكَ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِ الْخَفِيِّ مِنْ وَبِيبِ اللَّيْلَةِ السُّودِ اَوْ عَلَى الصَّخْرِ السَّمَاءِ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلْمَاءِ وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرَهُمْ بِاللَّهِ وَهُمْ مُسْتَرْحِقُونَ ہر چند کہ ایمان بوحدانیت آورد و خدا را شرک بایشان بود و این شرک خفی است مرد عالم مجتہد استاد ماہر مہتمم اگر خلعت خود و نفسہ باشد خود را بشرکی گرفتار بیند کہ از ان بیرون آمدن دشوار ترین کار ہا باشد صوفی محقق و شیخ مرشد مبین حقائق و معارف معلوم اسرار و دقائق شرکی دار د کہ از ان بیرون آمدنش صعب ترین حالت

باشد و متوکل از بس توحید و تعزز از اکتساب و ارباب اعراض کند
چنان در راه و یه شرک افتاده ماند که او را از ان بر آمدن امکان صورت
نبرد و یکی خود را نیستی نام بودی تصور کرد و او خود وجودی غلطی دارد در
بندی شدیدی افتاده است که او را از ان سر کشیدن میسر نیاید و آنکه
انا الحق گفت و آنکه سبحانی فرمود و آنکه لیس فی جبتی سوا الله
میگوید در شرک شرکی اند که توحید از ایشان بکلی اعراض نموده است -
هیئات فیهات انما ظنون و حسابات و آنکه گویند اگر می
را بینی که آژنگ در پیشانی افکنده بدانکه او معبود بدل کرده است
لا اله الا الله چند شرک در شرک است و آن سبکین اشارت
مطلق و تمیید کرده است و ازین به تر و پست و افتاده است او را
اگر شنوی نام نبی درست گفته باشی - عمر بعد تعلقه خلافت هرم ابو بکر
رضی الله عنهم را خطبه کرد و پرسیدش از احوال ابو بکر گفت تا ثلث شب
در حضرت مصطفی بودی چون از آنجا باز گشتی ساعتی باشغول شدی تعلقی
بجمل الله کردی مشام ما بوی احساس کردی که هیچ عطری از ان خوشبو
نباشد چون صبح صادق بر آفاق بر آمدی آهی زدی آنچنان بوی گنده
بودی چنانچه پر کاله گوشت را در داری بودی که لبوزند عمر گفت
که آن بوی بگرسخته ابو بکر هست همه شب در ان گمان بودم بکاری
امگر ره روی دارم پیش آن خود را بعد من کل بعید دید و
خود را سر بسوچیده بریسانها دام شرک یافت البته آن قدر محب را احس
کرد چنان بعید تر دید که خلاص راه نمونی نیافت قرب را صورتی زشت
این جاتد بیری نیست جز آهی سردی و دمی گرمی و لعل افروخته جگری

سوخه شنیه منغولات حجاب فاعل اند و افعال حجاب صفات و
 صفات حجاب ذات و ذات حجاب ذات و اذ هر د این مجابیت
 هیچ رونده را از نبی و ولی برنمیزد و در و نش کمی بدر شود ذات او را کسی
 ندید و نه بنید و جز او را ندید و جز او را نشاخت با او جزا و میت
 و آنکه گویند و الله مین و سر آفهمه محیطاً و صفت اوست بر
 ذات و یکی از صفات او الله است. عجب از کسی دارم که گوید کار
 بجای رسیده است که از ان پیشتر کسی نزد کم همی او را و برین آرد
 اَنَّ إِلَى سَرَبَتِ الْمُنْتَهَى شد انتها از و بدو شد اما او را منتی نه و هم را
 به ازل گمارد و با خود گوی الا نزل عبادت عن عدم المسبوت
 و ابه را در تصور آرد و گو الا بد عبادت عن عدم المسبوت
 بالنهايت والكفايت . و آنکه او عین الاشیا گوید بغزت او
 بجلال او بشرکی متبلا است که او را از شرک شعوری نه و او را از و
 به و ظهوری نه گویند اعلی یا بھیل او گوید دبنا اعز و اجل شرکتی و
 نسبتی بیان کرد و نه لک این کلام سر حله این اولم کل لسانه باشد
 شنیه و یانه دانسته یا نه قریب بعید است بعید قریب است قریب
 قرب بعد بعد است وصل میت فصل نیست وصل وصل فصل فصل است
 فصل فصل وصل وصل است فاصل فاصل و اصل فاصل فاصل است انلا
 فصل و لا وصل و لا قرب و لا بعد فی الحقیقت و بنید گفته است
 التوحید قطع الاضافات ای قطع النسب نسبت انبازت
 وجود بر بسته است در زاویه مکس شہو و قرار دارد و هذ
 الصمدیت لا اله الا هیة والصمدیت وصفها لا عین
 رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر برین بیان که
 تقسیم یجعل له مخرجاً چه معنی دارد که مضیق اولم و خیالات

لا اله الا هیة

وقيد ظنون وحيانات آن گرفتار جز علم و عرفان هیچ چیزی آنجا ره
 نبرد و من یتق الله يجعل له مخرجاً این اتفاق این چنین مضیق مخزجی
 پیدا آورد و بزدقه من حیث لا یحتسب رزق و وارت حسی و
 آن معلوم است و معروف است بمعنوی له الرتب والدرجات
 حتی ینتهی الی ما لکنا الیک من حیث لا یحتسب برین هم
 گواهی می دهد گواهی صدقی است لا هو الا هو مصدق او -
 اللهم الهما رشدا واهدنا الی الصراط المستقیم از
 کثرت بوحدهت آید و از وحدت بکثرت روند یا نور یا نور
 النور یا منور النور و از وحدت بکثرت رفت اعوذ
 بعفوک من عقابک و اعوذ برضاک من سخطک و اعوذ
 بک منك لا احصى ثناء علیک از کثرت بوحدهت آمد -
 سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته و السلام -

سمر چهار دم

اگر خداوند سبحان یحیی را محبوب خویش خواند اورا بر محبوبی او اعتماد بناید کردگان نبرد که پس این هیچ کردی بمن نرسد و شعبده گری و مهره بازی او نهایتی ندارد و اگر ترا محبوبی باشد و توقا در بر ایصال راحت و دفع مضرت او باشی هیچ مضرت بدور رسیدن دوی و هیچ منفعتی از و باز داری نه آنچه بصدق و بخت بر آید و بگوئی هرگز رواندارم و هرگز باز ندارم - لمن و لمن اندیشه گما - محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم حبیب الله باشد رخساره او را مجروح کند و دندان بکند و صورت خیالش را تصور کن چگونه بر آن صورت دندان شکسته و خون بروی و ریش مبارک افتاده و رخساره شکسته و او گوید **كَيْفَ يَنْجُو قَوْمٌ خَضِبُوا وَجْهَهُ بَنِيهِ بَدْمَهُ وَهُوَ يَدْعُوهُمُ إِلَى الْإِسْلَامِ مَنْ رَأَى رَأَى أَوْ زَنَدَ وَجَوْنَهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ** هر چه بکنم من بکنم کسی را بآن کاری نیست. محبوب خوانیم و آن بهم برو قهر ما را نینم - زهی دوستی هر جا که دوستی است درین قضیه شکل و ماندگی سرفروا فلکند هچشی بخوابانیده متحیر مانده - تحفه و اگر آمد شد نعمتی حکایت علو مرتبه او کند آن چه سودمند آید منافقان که می خندند و کافران سخره می زنند و اندر اعلیٰ مهمل می کنند و اعجاز و نبوت را در پله انکار می نمایند و قدر او را وزنی نپیدارند و میگویند یوحنا بدو مرا حرب مجال و الا یا مرد دول چه سودمند آید و در ظهور ظاهر چه بکار آید - سر زنی دیگر نشود و **وَكُلُّ شَيْءٍ لَّعَنَّا لَبَعَثْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا** اگر کلام بحقیقت است این شکستن چه معنی داشت **لَوْلَا كَلَّا مَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكُ**

برای چه می باید گفت اگر حقیقت این است این چه و اگر نیست این چه
و آن نادانے کہ میگوید -

۵

ہرچہ امروز بگویم بخم مندرم
نہ آنکہ غطرغور بر صدر دل او کشیدہ اند اورا از شعور برده
اند آنکہ انا الحق گوید او بھی و خیالی گفت و اگر نہ پر کالہ پر کالہ کر د
چکو نہ میسر آید سہان اند او سخن از حقیقت گوید برو معاشرت مجاز رود
لا حول ولا قوۃ الا باللہ چہنہ دانم و ہم چہنہ تحقیق کروم کہ او خود
باز و بغیر خود نہ پردازد و خود بخود محبوب شود و خود با خود محبوب گردد
خود را بر آرد و خود را افزون داند و نہ بر آوردن و نہ فروزدن و وجودی
شہودی دارد و بہریت -

خود میگوید و از خود می شنود بر ما و شاہیانہ بر ساخته اند
خہ خہ خود را است ساخت و خود را محمد نبی پرداخت لباس انکار و
بر کشیدہ یا محمد حجاب حجاب پرداخت - ای مسکینان و اے
محبوبان در خود آئید نگریید و از و بد و باشید و زبان را از بیان
حقیقت و مجاز بر بندید لب را ازین گفتار بردوزید من عرف
اللہ طال لسانہ را در گوشہ نیان نہید من عرف کل
لسانہ و رقصہ شیوہ بازی بر بندید آنچنان اشغال گرہ کنید
کشاد و بستی را رہ روئی نماند میکن محمد حسینی عمری درین غرقاب
فروید بالا میشود و بیچ سر و کاری پیدا نمی بیند بضرورت از سرور ماندگی
و واپس افتادگی فریاد بر می آرد و سَبَّابًا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا
وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ -

لع نفعا لله الله الله اشارت از سه پرده که نفوس ثلاثه عبارت از و است بین
ارت و یا اشارت است که فریاد میکند از نفوس ثلاثه اماره و لایحه و لمحه میخواند که نفس
مطلنه رساند و از قید نفس و دل و روح خلاص دهد و اشارت باشد که چند ان ذکر گوید همه
الله الله الله شود و جز او تعالی هیچ نداند و نه بیند و نباشد و یا در شریعت و طریقت و
حقیقت تفرقه نگیرد بر سه رایگی بیند و یا میخواند از و را این سه شعوری باشد و الله
چون و سراپایهم محیط بل هو و را را الوداد برسد و میخواند از مقام اهل سعادت و اهل
سرفت و اهل محبت بر دو مقام حدیث بر آید که او شادان بود القاسم قشیری فرماید فنبند
ذ لك لا وجد ولا فقد ولا بعد ولا قرب ولا فصل ولا وصل
کلابل هو الله الواجد القاسم - بیت ۳

آیم بسر کوی تو آبی بزخم در پرده وصل تو فوای بزخم - ش

سم پانزدهم

قوله عز من قال. هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ
 آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ
 فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُمْ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ
 وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ مَرُّوا بِالْبَازِغِينَ
 فِي الْغُلَامِ يَقُولُ أَمَّا بِهٖ كُفْلٌ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا
 يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ٥

ترجمه آیت اود تعالی خداوندی است انزال کتاب ای محمد بر تو
 کرده است بعضی از آن کتاب آیاتی است محکم که مسامخ تاویلی و احتمال
 معنی دیگر ندارد و هسانچه ظاهر کتاب است همان است آن آیات محکم اصل کتاب
 اند یعنی مقصود و مطلوب همان اند. و دیگر آیات متشابهه یعنی در مسامخ تاویلی
 و تحمیه هست تا آنانی که در ولهای ایشان میلی به باطل باشد تا ویلی من عند
 انفسهم انگیزند بدان تردد و احتمال عمل کنند و مقصود ایشان بدان طلب فتنه
 و مراد گردانیدن کتاب باشد و حال این است که ندانند تاویل کتاب که
 آن متشابه است جز خداوند. و آنانکه ایشان را در علم رسوخی هست یعنی
 تو میکه دانسته اند که ما را از مراد الله اطلاعی ممکن نیست میگویند آما با الله
 ایمان بخدائی آورده ایم هر یک از متشابه و محکم از رب ما است و ازین
 کسی چند تخمیرند جز خداوندان خرد.

این معنی بدان بود که بر الا الله وقف کنند المر اسخون را ابتداء
 کلام نامند اما محققان چنین گویند والمر اسخون عطف بر الا الله است
 و راسخ در علم کیست آنکه از خداوند سبحانه و تعالی علم بی واسطه گیرد و ایشان

علم را با الله خوانند و علم را ربانی گویند - و بین الکلايين اختلافی فاحش و فاضلی
 بین نیست چون ایشان علم متشابه از خدا گرفتند پس هر آئینه وقف منزل باشد
 و بگری نماند جز خدا و آنچه از خدا گرفت بفکری و استدلالی بتاویلی و تحلی معنی
 نه انجمن خداوند مراد خویش را بر ایشان گفت همان وقت منزل آمد و ایشان
 در طبع او باشند تعالی و آنچه ایشان را انکار کند داخل درین حمله باشد فَاَمَّا الَّذِي
 فِي قُلُوبِهِمْ رَزِيعٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ
 تَأْدِيبِهِ - هم ایشان را باشد -

میدانی علم از خدا بنیر واسطه چگونه میگیرند خداوند سبحان و تعالی در
 و رای حجب و استار گفته است مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا
 وَحْيًا أَوْ مِنْ ذُرِّيِّ حَجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رُسُلًا اِرْسَالِ رُسُلٍ يَأْتِي
 فرشته غیر جبرئیل باشد که برایشان مراد الله برساند همان و همان ای دوست
 من وای بر او و دینی من وای بدم بدم هم نشین من صوفیه قومی اند که دل
 ایشان بجا بد و ریاضت صاف و شفاف مکن پذیرگشته است اسرار قدوسی
 و عکس انوار سبحیات بر آئینه دل للبحر ترور و روشن تر پید آمده است آن انوار
 آن اسرار آن شکلات و آن تشکلات بر دل بیاید و محاسناتی و مسامراتی در میان
 نهد هر نفس اسرار را با او گوید یکی از ان کشف مرادات متشابهات شود
 یا غریبی آنچه گوید در دل ایشان بصفتی و نفی تجلی کند که ایشان را بران
 اسرار و قونی گردد وجه وید مجبی و نزول و قیام و ملبوس و ما اشبه
 ذلک بعین الیقین بنید بحقیقت الحق شناسد - اگر ترا از من این سخن استوار
 نیست گفت محققان را نظاره شو محقق شود که ایشان برین اشارتی و تکی
 و عبارتی راستی کرده اند و یا خود مصاحبتی با این اهل تحقیق نصیب تو شود
 ایشان از ان کلامی که بی منطلق حکایتی کنند و اگر ترا گویند و تو آن نیک
 بخت باشی بحق الحقیقت یقین دانی و در طلب اقدام نانی و اسباب و مصل

این دولت رعایت کنی بمثل بکمال آن باشد که تو هم یکی از ایشان گرد
 فَاَسْأَلُوا هَکَذَا الَّذِیْ خَرَانْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ازین بیانی فرمود
 است دیوانه ما عین القضاات گوید ترا در چین ما چین باید رفت تا بدانی
 که را سخنان در علم کیانند و مرا و ازین کلام این باشد یعنی مشقتی و سلوکی که
 هست باید کرد - تا بدین مقام برسی - موسی در سختی و آتش بنید و این کلام
 شنودانی انا الله موسی دانند که او در ارجب و استار سخن گوید نیکبختی شنود
 فیا تیهما الله بصورتها التي یعرفونها - آئی دانی بینی
 شناسی جاء محمد بلا محمد و ما کان لمحمد شیء من محمد
 آنچه چه گوید من اطاعنی فقد اطاع الله و من عصانی فقد عصی
 الله چشم ایشان بغیض نور شمس هر چیز را بنید و اگر شمس گوید ما ساری
 من ساری الا انا صادق باشد جواب قدسی محقق شد لایزال

العبد یتقرب الی النوافل حتی احبته فاذا احبته کنت لسانه
 الذی ینطق به و بصره الذی یرى به و یده الذی یبطش بها
 و ساجده الذی یسجد بها بی ریتی و ما یعلم تأویلک الا الله ثابت و
 محقق شد ای دوست بیت -

امروز پروردوی و فردا هر چار یکی بود تو فردا
 دویکی نشوند و یکی دو گردد اما اول چنین بنید چشم دل را راست کن و هر چیزی را
 درست و راست بین آنچنانکه هست کثرت از میان نیز وحدت و حقیقت خویش
 تو تجلی کند خود را و جهان را نیست و نابود بینی و جز یکی را وجود و نشانی اگر حقیقت
 بیزبان تو سخن گوید - یا من یری الواحد اثنتین من حول فی عصب العین
 دع فصل لتوی واحد فردا بلا شله لا شلین چشم خود را کثرت کن مگر هر چیز
 را یکی بد بینی و اگر بدستی و راستی داری هر یکی را یکی بینی ای محمد عینی سخن
 بسیار گفتی بان و بان کرد و اگر گفتار تمام کرد و اگر با گفتار سپهر شود
 له بینی در ملکوت و جبروت - ش -

سمر شانزدهم

چون بود و چگون بود و چه باشد و چه گوئی این را و چه بیان تفسیر و تفسیر
 کنی و چه محل سازی صدیقی چندی حلقه کند شنیده هر یکی سر مقتول را
 با نخت پای و پریمید و هر یکی شسته سر مقتول تباد و هم مقتول در میان حلقه
 با هم در شده و هیچ یکی باد بخیری در زود و در پیش پیاپی پنج نخود و هر یکی جدا گانه
 مانند عجب کاری نیست؟ اینک چه شعبه سازی است این و این
 بازی است که ایشان می بازند و چه نمودار است که ایشان می نمایند
 هر یکی از تن عزت بروزی کرده و هر یکی از استار عزت بر بازی نه
 هر یکی از پرده جلالت سازی و دیگر ساخته تنغ از روی بر کرده حیاد عزت
 را در گوشه نهاده کشاده و کشیده بر هم شده در آمده حجاب انوار
 دو کشفه لاحترقت سبحات وجهه این حجاب را بیک نف
 سوخته کُلْ یَوْمَ هُوَ فی سَنَانٍ و تکر تجلیات لای تجلی فی صورت
 الاثنین و لای تجلی لاحد صرتین و فترتی کرده دستی زده و بازی
 ساز و سازی در پیش آورده و با صدایت دیگر نبرد کند ایشان هم
 با جمال و شیوه و در کشمه و ناز خود بصفت حیرت و عجز باشد و این را ای که
 سالی است و بجوانی نو بانی نموده است بیت
 معشوقه پارینه را اسال دیدم تازه تر و در شکل کبری من است تصور و صغری بین

له قود صدیقی چندی نشیند یعنی صفات روحانی و نفسانی و حیوانی و ملک جنی و حیوانی و
 نباتی که در آدمی مرکب است همه حلقه کرده و نشسته است - نه حوله عجب کاری است - این بزرگوار
 استغفها هم است - ش - نه زالی که نه سالمست - که اول ما خلق الله نورای ازان
 اشارت میکند - ش

بچاره مرغ جان عشق باز در هوای خویش پرواز کند و هیچ بدان باز نگردد و مَا عِنْدَ
 اللَّهُ يَنْفَدُ وَاَمَّا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ نَظِيرٌ گرفته است هر چه از صورت
 و اشکال نشتن يَنْفَدُ بود زیرا چه نسبت مَا عِنْدَكُمْ دارد و آنچه
 برای و را برای لَا يَتَغَيَّرُ بِذَاتِهِ وَلَا بِصِفَاتِهِ بِحُدُوثِ الْأَكْوَانِ
 صفت او بود - تحفه دیگر این آفتاب رحمتگاه طلوع اشرافی نموده کودکی ذی
 تائمه دستار تجر از سرفرو و دنیا و مینی بر مینی نهاده پیشانی بر پیشانی سوده لب
 برب در چغفیه خندنی زنج نمودنی می نمود -

ای دوست عزیز ای یار شفیق این چند کلمتی که بشتم ذخرا عقاب و
 فخر اسلاف باشد چه دایم عارفان چه فهم کنند و بینندگان چه پردازند و عاقلان
 چه نامند - حرفی قلبی نوشته ام وسطی باز گو نه بخواند ام - المیس تبیس نتواند
 و شیطان سلطنت نتواند نمود - اما این قدر بدانند و دیده اش کنه که نا دیده
 گوید - و اللَّهُ عَلِيمٌ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ يُحْكِمُ مَا يُرِيدُ و شاهد
 مشهود گواه این سخن است إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ مصدق
 این کلام است محمد حسینی منطق بر بند قضا یا کلام را اگر و آرا این جاسکال
 با عکس نقیض مستوی نیشود زیرا چه این احادیث مختلف است و اللَّهُ عَلِيمٌ
 حکیم -

سمر هفدهم

برادر دینی از محمد حسینی سخنی چند که عاقلان در ربط آن انکاری کنند
 و مردمان فہیم در ضبط آن تخریص نمایند - دلبری چندی ملبه ہزاری و چند
 ہزاری و دلبندی چندی ہریکی را حسنی و منی ہریکی را شیوہ و کرشمہ در جمع
 ایشان یکی محفہ و ہجو دجی اطرافش را تمام فراہم کردہ و چنین نماید و راہ
 کسی است از میان این ہمہ بحسن فایق تر بدلہ داری لایق تر دالبتہ چنان بہتر
 و معجب ماندہ بینندہ را در آن تحیری و ترددی و تعلقی و ثبوتی کہ البتہ
 جہش - و این ہزار در ہزار کہ گفتیم ہریکی با ہمہ کثرت و تعدد ادعای توحید
 و تضرع کند و گوید ہمین منم و بس و این تکثری و تعددی کہ تومی مینی و ہم و خیال
 است کہ ترا افتادہ است ہریکی ہمین گوید جز من دیگری در میان نیست با عجب
 کاری نیست - ہریکی ہمین گوید ثبوت خویش کند و دیگران را در زاویہ ہبوط
 اندازد - و آنخوادر ہجو دجی و محفہ مستتر است ایشان از دین نشان
 دہند ہریکی ہمین گوید کہ ما ہم کہ این جاز آنجا آمدہ ایم چون جوی ما را ہما نجا
 یابی چونکو بہ مینی اینجا و آنجا یکی باشد - محفہ دیگر و دیگر حاطان آن ہمین
 دعوی کنند و عین جمال نمایند و جہی و استاری کہ گرد برگردان ہوج است
 ایشان نیز ہمین گویند و ہمین ادعا کنند بینندہ میگوید **وَاللّٰهُ مِنْ قَوْلَانِهِمْ**
يُحِيطُ بِہِمَّ جَايِکَ صَفَتِ نُوْدَہِ اسْتَبَیْکَ صَفَتِ بَرَّآدَہِ اسْتَشْہَدَ
اللّٰہُ اَنَّهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَ الْمَلٰئِکَۃُ وَ اُولُو الْعِلْمِ شَہَادَتِ
 یک نفر است اختلاف اسلامی شدسی ہان یکی - چو محجب و استتار ہمین گوید
 و جلد ہمین گوید و بینندہ اش ہمین نماید و حضار با ہمہ اکثار بیک سخن باز آید
 جز آن نباشد کہ اللہ و لا سواہ در یا در جنبش آید و موجبش خوانند تصادم

کند بخار خوانند در جو سماء تراکم شود سخا بش گویند یکیدن گیر و باران نامند بر زمین
افق آب دانند روان شود نهری وسیلی باشد بر یار رسد باز همان دریا شود که

بود - ۵۰ دریا هم ازان باران باران هم ازان دریا

النهایت رجوع الی البدایت ازیں حکایتی درستی میفرماید قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ
عَلَىٰ شَاكِلَتِهِ فَمَن ذَا الَّذِي يَرْفَعُ كَلِمَتَكَ فَمَا ذَا الَّذِي يَنْقُضُهَا عَلَىٰ بَعْضِ فِی الْأَكْلَانِ عِبَارَتِ ببارتی درستی کرده

است - اما اشکالی که در کلام اول اجالی نموده است آن در و لها مقدر و
مفصل است و در خاطر محمد حسینی موصل و محقق است اللَّهُ يَعْلَمُ حَيْثُ

يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ بَيَّارَهُ مُحَمَّدٌ اَوْ خُودِ كَفْتَهُ وَلَا يَحْيِي طَوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ
الْاَبْحَا شَاءَ مِراهمی قدر بس بود ازیں بیشتر و پیشتر ره نوی نیت اما بیجا

صاحب بهمت هر چند وصول را سدی دید و شعور را بنیدی دانست که
البتة از چشم دل او خاستنی نیست اما تمش چنان او را در بند کرده است

وَالشَّفَعُ وَالْوَثْرُ ازان نشان میدهد شفع ره اما بو تر قابل ره نیت
هر آینه مکن صاحب بهمت هماره تهم منعم ماند از دم سرد و از آه

محرمانه چه کم آید مان و مان مگر آن کمتر و معجب که در ان هو و ج است
عبارت از و تر است و الباقیات همه شفع بود اللَّهُمَّ اَللَّهُمَّ

را شد نا و هب لنا و السلام

سر هیزدهم

قوله تعالى أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ فِيهِ إِشَارَةٌ
إِلَى الْمَرَاqَبَةِ إِنْ أَنْ مَرَاqَبَةٍ اسْتِ كَه تَعْلِيمِ جِبْرِيلِ بُوْدَانِ تَعْبُدُ اللَّهَ
كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ -

مَرَاqَبَةٍ وَغَيْرِ وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِشَارَتِ بِهِ
مَرَاqَبَةٍ اسْتِ اَرْضِ قَالِبِ اَلتَّصَوُّرِ كُنْ وَسَمَا رَاqَبَةٍ بِهْ اِنْ -
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ قُرْبِتِ بَاشَدِ كِه مَرْقُضِ بِهْ اِنْ اِشَارَتِ كَرْدَانِهْ مَعَ

كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُقَارَنَةٍ وَغَيْرِ كُلِّ شَيْءٍ لَا بِمُقَارَنَةٍ
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ بَاشَدِ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْمَانُكُمْ حَكَايَتِ اَزِیْنِ مَرَاqَبَةٍ كُنْدِ -
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ اِحَاطَتِ بَاشَدِ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ بِأَنْ اِنْ مَرَاqَبَةٍ كُنْدِ -
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ اِفْعَالِ بَاشَدِ وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ رَمَزِ بِهْ اِنْ مِیْنَايِدِ -
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ صِفَاتِ بَاشَدِ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا
بِهِنْ سَمْنِ رَاqَبَةٍ هَرِ كَرْدِهْ اسْتِ -

وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ فَنَا بَاشَدِ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ تَعَارِفُكُمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِنْسَانِ اِنْ اِنْ مَرَاqَبَةٍ اسْتِ -

وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ ذَوَاتِ بَاشَدِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ بِهْ اِنْ اِيَايِ اَرْدِ
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ اسْتَوْحَاشِ بَاشَدِ سُبُّهُمْ اَيْتِنَا فِي الْاِفَاقِ هَمْ اَزِ اِنْ عَمَلَتِ
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ شَهُودِ بَاشَدِ وَشَهِيدٌ وَمَشْهُودٌ اَنْزَالِ هَوْرِي كَرْدِهْ اسْتِ -

وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ وَجُودِ بَاشَدِ اَيْنَمَا تُولُوْا فَنُصِرْكُمْ وَتَجْتَنِبُوا رِجْأَهُ اللَّهُ تَفْسِيرِ اِنْ مَرَاqَبَةٍ اسْتِ
وَدِیْگَرِ مَرَاqَبَةٍ كِه پَرْدِهْ تَصَوُّرِ شُوْدِ بِهَرْ رَنگی كِه مَقْصُودِ خَوَابِ رَنگِ زِبْهَتْرِ وُورُونِ
مَقْرُولِ كِیْنُونَتِ مَقْصُودِ بَاشَدِ اَزِ اِنْ حَكَايَتِ كُنْدِ اَلَمْ تَرَا اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ

مَدَّ الظِّلَّ امتهاد پرده اوست که وجودش شهود مقصود است -
 دیگر مراقبه حال باشد قَامًا اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرُوحٌ وَ
 رِيحَانٌ یَتَمِینُ این مراقبه است -

دیگر مراقبه مصدر و مرجع باشد یَبْدِئُ وَ یُعِیدُ ازان مراقبه نموداری کند -
 مراقبه اقسام باشد وَالْعَصْرِ وَ السَّحَرِ وَ اللَّیْلِ وَ الصُّحْرِ
 هر ایک کشاده ترمی فرماید -

دیگر مراقبه امانت باشد وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُومًا
 جَهْلًا اعلامی بدان میکند -

مراقبه پیر باشد مَنْ یُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ اثبات آن
 میکند - دیوانه با قاضی عین القضاة می گوید در دل پیر خدا را بیند و
 پیر در دل مرید خود را بیند - مراقبه این باشد اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ
 مُّسْتَقِیْمٍ غ و نمائی میکند -

دیگر مراقبه اشیا باشد خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ رهبری بدان کرده است
 دیگر مراقبه هویت باشد چگونه وجوده ازان مراقبه نشان دارد -
 مراقبه هیبت باشد اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ الْیَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
 کشاده می نماید -

مراقبه وجه الله باشد بِتَصَوُّرٍ وَ کُلُّ شَیْءٍ هَآلِکٌ اِلَّا وَجْهَهُ
 ازان مراقبه تعلیمی می کند -

دیگر مراقبه حاتم اصم و نسیم رایحین و یسار تصور کن خداوند
 را محاسب بدان نیکوست این اما این مراقبه نیست تشویش در تشویش است
 دیگر مراقبه عرش باشد سُبْحَ السُّتُوٰی عَلٰی الْعَرْشِ ازان
 مراقبه تشابه میکنی مبلغ می نشیند و می نماید کاستوائی نهد -

و مراقبه ورار و را باشد اینجا عیشی نیست شهودی وجودی نیست

لذتی ہزنی نیست فنائی بقای ہم نہ ادازل و ابد ہم حکایت نتوان کرد۔
دیگر مراقبہ محاسبہ باشد کہ یَحَاسِبُ حَسَابًا یَسِيرًا ترا در ان
مراقبہ می آرد بضمانیت می آید۔

دیگر مراقبہ صور و اشکال باشد اَسْتَغْفِرُ الله لَعَدُ خَلْقَنَا لَاشْنَاءُ
فِي الْحَيَاتِ نَقْوِيهِ مَبْدُوقِ این در کشادہ کرده است اما درین خوں
اباحت و الحاد بسیار برد۔

دیگر مراقبہ کرامت باشد وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ تَطَئِ
و تَطَئِ می نخشد۔

مراقبہ نزاهت باشد سُبُوْحٌ قُدَّ وَ سُبُّ رَبِّ الْمَلَكَةِ وَالنَّهْجِ
قدس پاکی رہنمائی کند۔

مراقبہ خلا باشد هیچ وجودی را در دل خود موجود نہ بیند و این
صفت ہویت صرف باشد لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ درین مراقبہ کاری
پیشتری برد۔

مراقبہ فردانیت باشد يَا أَحَدُ يَا صَدُ يَا فَرْدُ يَا وَحْدُ
این مراقبہ است۔

مراقبہ صمدیت باشد لَا فَضْلَ وَلَا وَصْلَ وَلَا قَرَبَ وَلَا بَعْدَ
در صمدیت صرف جولانی میکند۔

مراقبہ میان باشد عین البیان خود را بینی آن گرداند۔
محمد عینی بیارگوی کردی ازین پیشتر منزلت عیاران این کار
بیکار اند زبان انکار ایشان را کہ بر بند و السلام۔

دو سخن دیگر ہم لابد است کہ الحاق کنم۔ مراقبہ وحدت یعنی
می فرماید اَلْعِلْمُ نَقْطَةٌ كَثْرَتُهَا الْجَهْلُ آن کہ مردمان گویند
العلم كلمة بل حرف بل فقط فرد حقیقی را تا آنجا وحدت

بر دکه انرا حکما جزر لایعجزی نامند - زہی مراقبہ زہی مرد مراقبہ
زہی اثر کہ کسی را از ان خبر نہ -

دیگر مراقبہ کثرت تصور کنندی بر دمی برد میگیر و میگیر و تا
آنکہ وہم برد از اعلیٰ علیین و عن الشری اورا بہمہ پر بیند بلکہ بر تربید
مراقبہ انتظار نگھتم نہ بنا بر ظنت ایمانیان خامہ انسان است
ظنت با نسبتی ندارد و آن برای کثف و تجلی قریب تر است -
حسنا گیو در از اکنون بس کن سخن کو تہ کن - والسلام و الحمد
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ -

سمرخوردہم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قَوْلُهُ تَعَالَى يَسْأَلُونَكَ
عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ
إِلَّا قَلِيلًا هـ

ترجمہ این آیتہ این است۔ مردمان از رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پرسیدند۔ ما الروح روح چه چیز است ساکت ماند تا علمی من اللہ یا بدجلیا
علیہ السلام آیت آورد یعنی مردمان ترا از روح می پرسند ای محمد جواب شان
گویی روح کاری از کارهای باری است و شما از علم داده نشده اید مگر
اندکی۔ ابن عباس میگوید اہل کتاب از مصطفیٰ پرسیدند ما الروح
دسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار وحی کرد و در توریت همچنین
اسف الروح من امر اللہ بروفق ایشان فرمان آمد قُلِ الرُّوحُ
مِنْ أَمْرِ رَبِّي لیسے امر من امورہ او نشان من شانہ و مَا أُوتِيتُمْ
مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا برعامہ صحابہ و مومنان خطاب باشد فرمان
باشد پنیامبر را تو این گجو و ازین این نیاید کہ پنیامبر صلی اللہ
علیہ وسلم ازین علم نباشد و محتمل کہ درین خطاب او ہم داخل باشد
تا آنچه بعضی گفته اند او از دنیا رفت و از حقیقت روح او را علمی نبود
است و بزرگان گویند الکلام فی الروح صعب المرأ فالکلام
اولی عند ذوی الاحلام و آنچه بفہم معلوم است بدان رمزی
و اشارتی کنیم۔ روح بر تعداد است۔ روحی است کہ اورا روح حیوانی
گویند ہر جا کہ دو حیاتی و دو حواسی است با آن روح اشتراکی دارد۔
و دیگر روح حیوانی است کہ اورا حسی و تیزی و او را درکی و فہمی ہر چیزی

شناسد و اندامین را روح حیوانی نامند و دیگر روح روحی است روح
نفسانی گویند الطیف و اشرف اعز و اکرم از عالم علو آورده درین بدن
انداخته او ساری است در کل اعضا و سرایان الماء فی الثوب بچوب
می زنند و حسی با او متعلق است میان آن بچه و میان حسی ربمان صفتی
مجوی بر بسته است آنرا که ناف نامند آن بچه که هیچ حرکتی حسی ندارد
مرداری افتاده است آن حس را می سوزند و از آن حس جدا می شود
آن را بطه که میان هر دو نهاده اند در آن در می آید دایه چنانچه پستانرا
پوشند همچنان میدوشد تا آنکه در بدن آمد فرزند گریست و چشم کشود و آن
آن را می بزد و گر حسی میدهد بر ناف میدارند و این آن روح است که از
عالم علو آورده اند درین ساری کرده اند و آن روزیکه تمام اجل است
و ملک الموت قبض آن میکند و میکشود و می زند و دوم که بالامی شود و آهسته آهسته
تمام اعضا را می گذارد تا بدون می آید از ره دهن شخصی میت میگردد
آن اضطراب آن دم زدن بردن آمدن آن روح است -

باروح حیوانی و انسانی روح دیگر است که آن را نفس نامند
نامند و نیز متعلق بدین قالب است با این سه روح است متعلق
الملک بالمدینه والعاشق بالمعشوق او قریب نیست او بعید
نیت او متصل و منفصل نیست این را نفس نامند و گفته اند -

دیگر روح است که او را روح اعظم خوانند این روح را گویند
خارج من بین جماله این نیز یکی از مخلوقات او است همین گفت خیر
من بین جماله و جلایه دلیل حدوث او کند این روح عزتی و عظمتی و
جلالی و جلالی و ترقی و تقدیری بر سالک رنده تعالی کند سالک گاه غلبی او را
جنبر خدا نداند از آنچه صفت خدائی در ویابد بی همتی و جستی و بی کیفی و کمی
بی مکانی و زمانی او خود انی انا الله گوید و احیا و امانت مینماید و همان که

گفته اند ان متاع البیت تشبہ سرب البیت
از خانه بکد مذای ماند ہمہ چسبند

کسی که بادشاه را ندیده باشد وزیرش بادابی و اراوتی که بادشاه
اورا داده است به بیند بینده گمان برد مگر بادشاه را دیدم و این یکی
از بندگان او و یکی از کارکنان اوست احتیاج با پیرکل الاحتیاج درین
مقام باشند و آن نشان که گفته اند بعد از تجلی بقیه از هوا احساس کند
تجلی حق نموده است اگر فنای وجود و محو آثار مشا بدہ افتد گمان برد
مگر تجلی حق بوده است اطلاع برین ہم صعب و عیر است بلکه اصعب و
اعسر است ہم احتیاج با پیر باقی است۔

و دیگر روحی است که از فیض قدسی نام یافته است و صفت
افسانه این فیض در اسما را تقدم تحقیق یافته است و آن فیض قدسی تفسیل
از اجامی و اثری از موثری باشد این را نیز من قبل بیانی شانی گفته ام
مرد و زنہ را این نیز کافی باشد و آنکہ در ادعیه مائورہ مطور است
یا سر و حیا سر و حیا روح ہم از میان این عیان است

ہان و ہان چند بل از کلی و جزئی رمزی و اشارتی ہمایم و الا نشاء
حسب للعاقل فکانہ قیل بالعبارة لَمَّا أَمَرَهُ إِذْ أَمَرَ أَدَّ
شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ این امر بہان امر است کہ گفتیم
امر من امور ۲ و شان من شیونہم ای صفت من صفاتہم اذ
أَمَرَ أَدَّ شَيْئًا ای تَكُونُ شَيْءٌ او تعالی در علم نفسی خویش صورت خیال
اورا احضار کند کن کذا فیکون۔ قُلِ الرَّؤُوسُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي یعنی
فرمان اوست او گوید کُنْ اورا وجود شود بدان بیانی کہ کردم این حبلہ را
با تو اشارتی بنمایم عشق با بودنا بود خود در خلوتی خانه شہود آرمیدہ بود دفنہ
مکن کہ در حرکت و آہنگ و رقص آوردہ وجودی صورت نمند و آن نمند

که او شنوده همه از و بد و بوده **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ** داجعون همین
وجود را از مود محمد حسنی در میان نیت نابود بود لا فرق بینی و بین لب
الا انی تقدمت بالعبودیت سر بر بزد و **وَدِدْهُ الْاَمْرُ** و الیه
المصیر و السلام -

و اختلافیکه بزرگان را در ماهیت روح رفته است کسی گویند نسیم
طیب بیکون به الحیات و یگری گویند لم یدخل فی ذل کن
و کسی چنین هم گویند الروح قدیم این هم و غیر آن دیگر گفته ام
هر یکی را چه گویم کلام دراز میشود این بیان ما محیط آن همه است
أَحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لَنَهْتَدِيَ لَوْلَا
أَن هَدَانَا لِلّٰهِ -

سريستم

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَوْلُهُ عَزَمَن قَائِلٌ وَمَخْلَقْتُ
 الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ط- اى وما خلقتهم الا مختارين
 للعبادات ويقال المراد من الجن والانس المسلمون منهم ويقال
 وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لَاعْبُدُونِ - وهذا
 التاويل على وفق قوله سبحانه وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا
 الْآيَةُ بَعْضُهَا تَقْسِيرُ لبعض وان الامر بسبب اللعبادات فذكر
 المسبب واراد السبب وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِمُسْتَعِدِينَ
 للعبادات فان اصل الخلقة على المعرفت والعبادات قال عليه
 السلام كل مولود يولد على الفطرة فابواه يهودانه او ينصره
 ويقال العبودية هي التذليل والانقياد - فى الكشاف العبادات
 اقصى غايت الخضوع والتذلل وما من جن ولا انس الا يتذلل لخالقه
 وبارئهم طبعاً ووضعا - وقد قيل العبودية احتياج ذاتى لا ينفك
 عن الجن والانس البته - ويقال ما من وجود سوى الله الا ذو وجهين
 وجه منه اليه ووجه منه الى بارئهم وخالقه وهو الفيض القدوسى
 والنور السبوحى متعلق بالاشياء كلها وهذا الذى سميناه فيضاً
 وهو الذى يقوله الحكماء اليونانية النفس الجزمى وهو الذى
 يبرز منه ابن الاعرابى فيقول بالمطلق والمقيد وهذا هو القائل
 به فقط - وليس ذاك كلام المحققين فلو لا ذاك لم يكن
 للموجود وجود وما من موجود الا وقد عُبِدَ حتى الخشى والروث
 وليست تلك العبادات الا للرب تعالى لوجوده فيضه به

و انه ليس عينه ولا غيره وان ذلك الا العابد يتوهم في نفسه ان عبادات المعبود هذا له اثر تام وفعل كامل فلذلك يعبد ويطلب الخواص منه وليس منشاء ذلك الوهم الا يتعلق فيض به سبحانه فيصدق قوله تعالى وما خلقت الجن والانس ليعبدون.

سمر بست ویکم

قوله عز من قائل **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ** یا دکن ای محمد وقتیکہ پروردگار تو گفت مفرشتگان را بحقیقت قطع و بست گردانیده ام خلیفہ را در زمین فرشتگان گفتند کید در زمین خلیفہ یعنی کہ او در دنیا فساد کند و خونہا بریزد و ما ترا بیع و تقدیس میکنیم خداوند سبحان و تعالی گفت من میدانم چیزی را کہ شما نمیدانید.

ظاهر معنی آیت این بود کہ ہشتم با محمد گفتند و اذکروسم سامعان می رود کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برین قصہ واقف بود میدانست تا او را گفتند یا و آرا آن وقت را اول ما خلق اللہ تعالی دوسری حکایت ہم برین میکند کنت نبیا قبل ان یخلق اللہ تعالی آدم و خلقت انا و علی من نور واحد قبل ان یخلق اللہ آدم باربعۃ الاف سنۃ الخشت فرشتگان گمان بردند مگر با ایشان شورتی و موارقی است ہم از موجب آن گفتند **أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ** است قطع کرده است بتکلم ان و جاعل گفته است تحقیق من این کردنی ام انی جاعل گفت

وَنَحْنُ نُسَبِّحُہٗ وَاِحْتِمَالِ دَارِیْکِی لَاقِی خِلَافَتِ مَایَمِ کہ تسبیح و تقدیس میکنیم یا آنکه
 بدین معنی گفتند صورتی و حیثیتی غیر ما را در زمین می آفرینی کاری کند که رضائی گویند
 فرشتگان را اینجا دو غلط افتاد با همه عصمتیکه ایشان دارند - یکی آن که کلام مشاؤ
 دانستند که ایشان را خلقتی است که ازان خلقت جز تسبیح و تقدیس نباید کار دیگر
 نتوانند کرد بدین صفت مقصور و لمجا اند و خطبه نغن بر نفس خویش خوانند و دلیل بر
 اقیست و نغیت باشد و غفلت و جهالت ازان شود که مگر کاری از ایشان میزد
 وَهُوَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ همه چیز را فرشته را و عبادت فرشته را همه خدا
 آفریند کاری از کسی نسزد هر چه کند او کند سبحانه و تقالی و رسول الله صلی الله علیه و
 شب معراج هر بار یک هر فرشتگان میگذاشت ایشان از رسول الله صلی الله علیه
 سلم التماس نصیحت میکردند و میفرمودند نگریذ تا بار دیگر خطبه نغن بر نفس خویش
 نخوانید و ایشان همه سر بر سر فرو افکنده شرمند میماندند و نگفت خداوند
 در کار ایشان افساد و شک نخوانند کرد اما فرمود اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
 آنچه من میدانم شما نمیدانید با این همه که ازان ترکیب و بنیه افساد آید مرا
 سری درمادی در آن هست شما نمیدانید اگر چه آدم بخورده است چو از ذریا
 او آمد اصناف بدو کردند و باید دانست که خلافت استقامت نیابد تا
 صورت و منی خلیفه با تعلق نسبتی نبود - الله خلق آدم علی صورته اعلی
 صورته الرحمن نسبت بصورت او کرد و آدم را قربت و معرفت خود
 تشبیه و اطلاع بر سر احدیت و بر خفی حدیث داد و در ترکیب او فیض بدو نهاد
 تا امانت به دست قَحْمَلَهَا الْاِنْسَانُ اشارتی مرتبتی کرده است ثُمَّ
 اَوْسَرْنَا الْکِتَابَ الَّذِیْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا - میراث نبردگر و دار
 که با موردش منه نسبتی نامی دارد و محققان گفتند جبروت لاهوت ملکوت
 در بنیه انسان تعبیه است و کذکبیم و سبی و شیطانی و نفسانی حکما گویند -
 اَلْعَالَمُ الْاِنْسَانُ کَبِیْرٌ وَالْاِنْسَانُ عَالِمٌ صَغِیْرٌ خواهی محمد غزالی است

عکس این فرماید پس فیض او با همه وجودات اثری تمامی کرده است پس آدم بصورت و منقاد برب خویش قربی درستی یافته است متحق خلافت هم از ان گشته است معلم صبیان از کتب غایب شود و یکی را خلیفه سازد او کسی بود که کار معلم تمام تواند کرد آموزه کودکان بشود و خطا و ثواب ایشان داند و ایشان را با دین و خرد جمع دارد. برای اثبات حجت و الزام و اجماع ملائکه آدم را تعلیم کامل کل اسماء علم اسماء این فضل نمود فرشتگان از ان عاجز شدند و اگر از اسمیات و اسرار آن گفتی همه سرسریگد افتند. ان کنته صدقین اگر آدم لائق خلافت نیست او اسماء داند شما ندانید در وطن خلافت او شما را نه اید انکار به تعصب و تعصب بود و در حقیقت کار که با آن علم نموده است -

قَالُوا سُبْحَنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا بِالْأَسْمَاءِ عَلَّمْتَنَا نَزَّيْهِ از جهل و از نعل عیوب ترا است علمی ندارم مگر آنچه تو تعلیم کنی ما نمیدانستیم که در آدم چه سر نهاده و که نام نور اعظم در او تعبیه کرده تحقیق تو علمی و حکمی همه دانی و کارهای تو بر صواب باشد در حکمت تو خطا نباشد و این صفت جز ترا نباشد - فرمان آمد چه آدم را دیدید و سر الوهیت در او مشاهده تان شد پس متحق آن باشد که شما او را سجده کنید هر یکی مخاطب سجده شد أُنْجِدْ از فرمود بهر یکی خطاب شد أُنْجِدْ با ابلیس هم شد این خطاب در ظاهر با او شد گویی در باطن با او این ندا شد لا تسجد لغيری سر باز زد و او انکبار کرد و تحمل که انکبار از او کرد و با انکبار ازین کرد که غیر ترا سجده کنم بخت تو که نختم این مسکین را اطلاع بران سزید و در آدم پنهانی تعبیه کرده اند و انداخته اند آن برد مسترماند تا آنچه او را اغترز گویند آن چشمی که ستر باطن آدم را دراک کند آن چشم او کور بوده است - سمان خالق -

او نه در جمع بود و نه در جمع المح ضرورت کافر باشد و نمیداند که سجده آدم سجده به است تعالی

تعالی است آدم بصورت کثرت می نماید و در معنی وحدت صرف است تعالی گرچه بصورت آدم است بیش اسم علم است این ستر هم در آدم است هم انکار هم نه

تخمه و بجز است بمقو و خلقت آدم خلافت او در زمین شد چو عقد کا
 هم برین بود اسکنی انت و نزلک الجنة چه معنی داشت چو بر نهی
 گناه نسبت کردن رفت تو ریک کردند برای وقوع او درین باوید فرمان
 بصورت نهی آمد و لا تقربا هذی الشجرة که کل ممنوع مطبوع باشد گوئی گفتند
 اقربا هذی الشجرة تو ریک ذنب شود و فیخرجکما اخراجا عجب که یکی را امر بود سر او نهی
 که لا یسجد یکی را نهی سر او امر بود که اقربا بر سر او حرف مقلوب نمیشد و امر نهی برکس گذاشت
 تا من نبری که هست این رشته دو تو کیتو هست ز اصل و فرع بجز تو بخ
 آدم را گنهگار ساختند بعد از ان ملقین کلماتی کردند که بدان تو به قبول شد ولی
 آن نشد که باز در بهشت برند آن تمتع و تلذذ باشد عتاب دوستانه بر و کسر دند
 نزنش دوستانه بر سرش زدند همان گندم را آور و دند بد و سپردند که هدرین زمین
 باش و هم برین قرار گیر.

ای دوستان ای محبان ای برادران لا تَمْنُوا لَكُمْ اَنْتُمْ اِنَّ مَكْرَ اللَّهِ
 عظیم خور و خور و انداخته و خور و قبول کنند و خود بخور و باز آیند بر ما و شما بهانه سازند
 عجائب کاری است غزل

دیده ام بکلیسای نگاری	زمین در و کشی شراب خاری
ندم خمری خراب شکله	دیوانه و شنی نزار زاری
گفت از سر وقت خویش و حال	بشین و شراب نوش باری
داغ و بصفای من نطش کن	بین عکس جمال روی یاری
بر لوح وجود منیت نقشی	جز نشو صورت نگاری

له کلیه تجانه باشد و بت خوبصورت را گویند معنی چنین باشد دیدم نماز خود را یعنی مشوق خود را در
 صورت خوب یعنی در صورت محمدی که احسن صورت است از ان محبوب عالم گشت من مملی بقصد برای
 الحق من اطاعنی فقد اطاع الله و در و کشی شراب خواری اشارت بصورت خوش آیند در باینده چشم
 غلطان بنورده خوشان یعنی بصفت جمال و لطف کمال دیدم رایت ربی فی احسن صورت بهین

مجنون چکن است و صیت لیلی
گل صیت کجا است زخم خاری
خسرو که بود کدام منبر باد
شیرین بچه گشت خوش گواری
بهر چه زن عنزیر مصر است
از کرده یک غلام خواری
از چه سبب است بان گرفتار
یعقوب که بود سنگاری
خود چاکر و بنده چرا شد
محمود که بود شهر یاری
زمین حال کسی خبر ندارد
جز بنجبری شراب خواری
بیشک بنده محمد اینجا است
چون احمد پاک حق گذاری

بقیه حاشیه بر صفحه (۶۶) - و یا مراد از کلیسا انجمن مجمع مردان و زنان باشد که دنیا سرسبز از ان حکایت میکند و از بخاری حضرت محمدی باشد که بخار همه جهانست از آنجا بخار رحمان است - سه بخار من که بکتاب نه رفت و خط نه نوشت - بنمبره سکه آموز صد کس شد - مصرع دوم همانست که - محمد صفت جلال است و نظیر لطف و نوال - من خراب مشکلی زیرا که فقر فراودت خراب دیوانه و شی است غایت ثقل حق پر دای این جهان ندارد محمد دیوانه میگفتند لایکلی ایمان المرء حتی یقال انه مجنون من نمریت ساعتی از ان خالی نیست - بیت زیاده چون گفت ساقی تپی نگیرد و کجا بلغ لیغم زمستی آید باز گفت از سرعت خود که در حال تاسست اشارت دعوت محمدی است ترا ای قلب مصطفی نفس من کی نشینی ای میرشد و لازم گیر نشینی اگر ترا هزار بار راندم و تا مقصود بدست آری و اسباب وصول در استقامت و از شراب محبت جبر و بکام جانت کنند بدست ولایت شیخ بعد از ان چون ترا شدی و مقدمه مبارک حال شود در ان حال محبوب بهین تا در لوح وجود جبر نقش محبوب زمینی - بیت دیگر از مجنون تا محمود اشارت به پنج مقام سلوک و وصول است و پنج مراتب انسانی نفس و دل و روح و سر و خفی یعنی و سطر را از میان سطر کن بقلبه جذبات الهی که تعلیم و یقین مرشد حاصل شده است بعد از ان بیشک همه نور محمد و احمد که نور احدیت است مشاهده اند همه نور و نور نور بود یعنی بیشک بنده محمد اینجا است چون احمد پاک حق گذاری همین را اثبات میکند - از احدا احدی نیست سبی بیان حجاب معنی است - بیت و آن هم جهان مخرج برخواست - احده احدی شود راست - میم تقویت خالی که دعو عبارت از دوست و کثرت و بهت اشارت به دست دهم لوم رود و وحدت حقیقی حقیقت خویش باز گرد و حق ناشی حق گذاری دخی باشی ظاهر و پیدا گردد - سه اول و آخر است در همه حال - ظاهر و باطن اوست در همه باب - و الله اعلم - شش -

سمرسبت ودوم

بين المجندين والعسكرين الكافرين والمسلمين المظلومين و
الظالمين مقابله ميرفت. ترکی چالاکي سرافرازی سراندازی جوانی عثوه سازی
برسمندی لبندی سوارین الصغین جوان گری می کرد که گمان مندی یغیش برین
قرار بود **أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ** - چون زراع خانگی در گوشه
نشسته نظری میکرد و امید میداشت و در حال مشاهده آن ترک در تعمیر و تعمیر
بود آن جوانرا کله غوریانه بر سر سبت و نان جان فشانی بدست میدانست که **أَفَنَّا
نَصْرُ مِنَ اللَّهِ فَتَحْتُمْ قَرِيبَ عَمْقَرِيبَ** از مطلع عنایت طلوع فرماید و علم و دولت
اسلام افزاشته یابد و بیرق کفار بجو نارسا گشته - بهرین میان نجات و بخت
نظاره شود سلطان فتح الله و ملک ظفر امیر نصرت و سپه سالار معین الدین در
لشکر بیگانگان با همه شوکت و جلالت دست در سیف اندزده و قوس و نبل تیر
در کار برده و کشتی درستی داده طرف لشکر مسلمانان قصدی تمام نموده بهر تیری
که از قبضه قصد ایشان می کشود البته خطا نموده است بر حسب مطلوب بر صدر
ایشان میرسد و سیف الله از نیام مهت ایشان روشن تر و تابان تر بسی
بزان میساخت. آن چشم سیه نظر داشته بر کشاده مراد اسلام بود و در غبار آن
هیجا تاریک تر نمود و تعمیری پیش آمد تنخصی بر دل افتاد چه باشد و قضیه برعکس شد
موجب کلی بود و البکلی چرا شد تطفش سبت ماند کلامش بگل سانه باز آمد تعینات
مخلطات دید از غیب برای او این ندای آید **إِصْبِرْ إِنَّمَا يَوْمِي الصَّبْرُ**
أَجْرَهُمْ بَعِيرٌ حَبَابٌ خوش باش لا تحسبن الذين قتلوا في
سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْفَعُونَ ارواح
الشهداء فی قنادیل من نور معلقه بالعرش میگوید برین غیب

عقیده کن که خصم بر ظاهر می رود و غلبه کار می رسد اندحق را طفت خویش می بیند هلاکت
 عزای می پناهد بجا بیت جمل و منات میگراید آن مرد صاحب یقین را نلنی
 و شکی در دلش نمی آید اما شهید ظاهر حال می بیند مرده و کشته بر زمین افتاده
 و خوار زار مانده و سرای سران پا کمال گشته و جنتی ظاهر برای الزام
 خصم نیافته هر چند یقین که او دارد و در آن شکی و ریبی نیست و بدان اجماع خصم
 می رسد از تحیر و انکار بی بخار و از کلمات نامهور چه کم آید باز و با فرو افتاد
 کمر با شکست پاها بریده شد بر این غلطید چون گوی سرگردان ماند اینجا چه تحقیق شود
 درین میان ماهروی سرو قدی جوزا کمری گلغذاری نظریه چاکبکی شونی
 از عالم غیب شاد شد تحفه شعبه گری شیوه بازی می نماید در رقص
 و در دوران خوش صوفی بکمر دی مصلاهی بر کتف بیع و دوست و ذکر افند
 بر زبان و خوف و رجاء در میان همبدان دور هم در آن رقص نظاره می شود
 یکی ترسانی خود رای زناری در بر کلاه مغانه کثر بر سر هم درین میان شاد
 بازی رسوائی فضیحتی کوچه گردی بی دروی مکاره بدکاره هم در آن می بیند
 معصومه محفوظه مستوره ریشه دانش کس ندیده برقع از روی او وقتی
 بر نشده یکی می بینی همان شخص واحدی معتبری بر سجاده ارشاد شده و
 دعوت الی الله را بیان میکند و تعلیم حقایق و معارف می فرماید و وصول
 و فصول را بیان میکند لاحول و لا قوه الا بالله ناگاه می بیند
 یکی بر مبنی زنار پوشیده انگوشت در تهنه بسته سر بر مینه بر در تهنه شسته
 بتازانواخته آداب بت پرستی می آموزد و آتش دو زخم می افزود
 آن بیننده درین فرو افتاده حیران گشته بوقت خویش با خدای خویش
 می نالد و بهای بای و زار زار می گرید و با خدای میگوید بگو آوینم
 بچه تعلق کنم خود را بکدام بر بندم ندای غیب بر آمد که باش چون میگوید
 مثبت متعلق بدین احمد این همه کارهای ما است این همه پرداختهای

ما است ترا باین کاری نباشد این رنگ آمیزیا است این جا تو نری
ابو الفتح دست بدامن مصطفیٰ زن و بهره مرتضیٰ رو بدین همه چیز کشوف
تجلی باش بدان و گونشته باش دمی نواز بیت -

زا حد تا حد بی نیست میمی بمیان حجاب منی است

محمد بن حروف دور افتاده است زمانه آخر رسیده است
تورشته اول و آخر را بیک گره بر بندد آن که نفسی ازین ورطات
والعواری من الانزل الی الابد خالی بود یا باشد - ایها الحسینی
علیک با الحقیقی و الیقینی همین حق است و همین است ترا که گمینه
ازینجا گذشت نیست یا آیتها الذین آمنوا آمنوا علیک
بالاستسلام والاستلام -

سهرسبت و سیوم

چهار نفر از مستورات با سیر سیاری در انجمن دل‌نشته کید یگر
 با خود کلماتی از عالم سبوح و قدوسی و سخانی از جهان جبروتی و لاهوتی
 ابرازی و افصاحی میکردند. هر یکی را ردای کبریائی بر دوش و
 حجاب حیا در بر و قناع غیرت بر رخساره و روی و پیراهن عفت
 بر تن پایزار عصمت با هم در پیچیده ازاریک پوشند ابریشمی ایشان را
 کدام رنگی لائقین. یکی گفت سیاه دومی سپید سیومی گفت سرخ چهارمی
 گفت زرد. عارفی برین نگاه دلاویز و کلمات شوق انگیز اطلاق یافت
 با خود میگفت اگر این هر چهار رنگ با خود در یک آمنگ باشند عظیم کاری و
 بزرگ روزگاری باشد. و هر یکی بایکدیگر مطالبه سلطانی مفاوضه برهانی
 میکرد. آنچه رنگ سیاه را اشارتی کرده بود او میگفت لون اسود آفرین
 الوان است هر رنگیکه بیند رنگ سیاه و الا تر و برتر باشد و پس از و
 رنگی نه نماید الفقر سواد الوجه فی الدارین اشارت بعبارتی
 کرده است آن صاحب همتی است از جمله تشکلات در گذشته و انواع
 الوان و انوار را پس گذاشته پیشتر قدمی نهاده بدر درگاهی رسیده در
 راقطنی و مهربی کرده اند. من الانزل الی الابد بر کسی نمکشوده اند همتش
 بازگشت نفرماید و بیشتر که ره نیاید بازگشت بروزگارش نسا زد و او جز
 بفتح الباب نپزد و از دسر بر درش میزند افتاده هم بران درجانی میکند و
 خطبه الفقر سواد الوجه فی الدارین هر چند باواز بلند تر فرود
 میخواند با کس نسا زد و بغیرش نپزد و کاد الفقران یکون کفرأ مهره
 علمان میبازد. خلیفه دیدن صوفیان آمد در مقامی چندی بودند همه

بر خاستند تواضع و اکرام نمودند احترامی و اعطای ستودند یکی میان ایشان بر کار بار خویش و بر شرط استقرار مانده خلیفه پرسید آن گیت و حالش چیست شما که چنین پیش شرط رسم که با سلاطین در پیش نهند از آن پس نیامید البته بشرط بود خود بودید آن مرد فرد چرا با ما چنین کرد از شما چرا تنها ماند گفتند خلیفه این کسی است که ما این را سید الفقرا نامیم گفت چه باشد سید الفقرا گفتند به بودنا بود آرا می ده و قدم از همه وجودات در کشیده وَالشَّعْفِ وَالْأَوْثَرِ از شفع گذشته و به و تر ره نیافته این جنونی اگر بما و شما پیران دزد عاقلان را بد و انکاری نشود و رومندی است ناسوده تا بوده است ناسوده ناپسندیده او در کون در نگنجد و بخویش و خویشا ندمی باز نگردد و او چنین گوید - **بیت**

فی حال بماند وقت فی ذوق معتم
نی مانم من نه او همه گشت عدم

و آنجا او بدرنگ بیاض را روشن میکرد میفرمود این دو مقام

است یکی صفوت دوم فقر صفوت از احوال عالیه و از جهان عکس پذیر است هر چیزی که هست رویش لوح محفوظ خط و کتابت نقشی پذیرد هر آینه در خط و کتابت خطا و غلط را ماسخی باشد یَحْوِی اللَّهُ مَا لَشَاءُ وَ یُثَبِّتُ وَ عِنْدَهُ أَمْرُ الْكِتَابِ بحواله ما یثاب و یثبت صفت لوح باشد و بر تکی یثبَّت و قف مطلق شود و وعده ام الکتاب از کلمات علم نفسی باشد که لایتنغیر و لایتبدل بود - اکنون صفوت مقابل فقر آمده فقر همه ناسودگی و ناپسندگی و تاریکی و تاریکی دور افتادگی و و اما ندگی نقد و قش بود وقت او آسود مظلم باشد لاینفیذ فی قول از ان حکایت کند انار و مکره بدان نشان دهد - اما صفوت همه صفا و نور است همه حضور و رضو است همه شعور و رشعور است آنرا بسر نتوان برد و قدم در ره تشبیهات و رسوخ و شوار تر باشد ذوق و وجدان و راحت

و عرفان بصفت حرمان نباشد - اگر دو کس فرض کنیم مثلاً ابوسعید ابوالخیر و خرقانی - ابوسعید راجب و دستار سپید تر و روشن تر باشد و ابوالحسن را خرقه گلیم سیاه در بر طاقیه پشمینه پارینه کهنه بر سر - ابوسعید را بهاره در حفظ و حراست آن باید بود که عیب ریگین بر او نباشد و نقش غلین بر او بر نیاید - اما ابوالحسن از اینها فارغ رنگی سیاه بر دارد و هر رنگی که ریگین بر او افتد سیاهیش زیادت یز گرد و دوتا ریگیش افزون تر باشد - یکی فارغ مشغول باشد دوم مشغول فارغ - عطار مگر بوی در مشام جان او ازین کار احساس کرد تا آنکه میگفت - بیت

کفر کا فر او دین ویندار را ذره دروت دل عطار را

سیومی که رنگ سرخ را دلالت نمود میگوید بالا جماع و الاتفاق رنگ و غیرت لازم حال عاشق است و هر که به بلای عشق مبتلا شد جز خون خورده او را چاره نباشد همواره خون دل آشامد و بغرت غیرت و بصدمه انیبت اشکی بر رخساره افتاده ماند کار بجایی است عاشق رشک از خود و از دیده خود برد که گهی چنین با خود گوید - مصراع -

از چشم خود دور غیر تم بر آن چنان رخساره

چشم من بر رخساره او - در فهم من غیر من نیاید مرا بین و عشق را و روی جمال آرای او بین چه نسبت گلخن تاب بر ره سلطان مالک ارقاب چه نسبت - عشق قوت عاشق شده است و عجب قوتی او اتمام بخورده است همه خود مانده است معشوقه غیور است هرگز نخواهد که عاشق بر او خود رسد خواهش او این باشد که همواره از من بدور باشد و لیکن از خون دیده و از اشک دل میان خون غلطان ماند - وقتی را بعه با خدا می خویش عن الموصل و الفصل مناجاتی میکرد - خداوند سبحانه و تعالی صفت طالبان و عاشقان خویش در میان نهاد

که ایشان چنین چنین اند و مرا با ایشان کاری باری چنین و چنان است
 رابع بر آن رسمیکه میان عاشقان آمده است بوقت خویش شوریده
 و گفت آنچه برایشان نهادی و ایشان را بدان ستودی نصیب ما کن
 گفت تو سرا را کن نظاره شو و دید دریای خون لایتناهی ساحلش پیدانه
 و عقیقش را پایانی نه گفت الهی چیست این نه از غیب الغیب آمد که این
 خون دل دوستان ماست سالها در ره من تگاپوی نمود تا آنکه میان
 ایشان و قرب من مقدار تار موی بیش نماند و در باش عزت ما از ادج
 قرب بخصیض لبه انداخت با این همه ذره از دوستی من کم نکردند از
 صولت قوت عشق خود باز نیامدند از سوز شوق با این همه از شور طلب
 خود باز نماندند التماس برجا بود و له تو دانی - بار و گیز از بصره قصد
 بیت احرام کرد و در هر گامی دو گانه میگذاشت پس هفت سال مقصد رسید
 هماندم که طواف فرمید و بعد از آن رزتان پای بند شد از طواف ایستاد
 عجز و زاری و شکستگی نمود و گفت خداوند هفت سال تگاپوی کردم و منت
 دیدم وقت کار به بلا مبتلا گردی که از طواف باز ماندم فرمان آمد راجع
 اندیشه کن کجا تو کجا دوستان ما کجا ما لبان ما کجا تو و عاشقان ما ما از
 تو تبویم از آن تو چیزی بر تو گذاشتیم تو بدین شکستگی و ماندگی افتادی ترا با
 مردمان این راه چه نسبت ما شمارا بلطف پروریم و از چشمه لطف قطره
 بگام شامی چکانیم هم بدان راضی و خوشنود باش - حبیب محبوب ما گوی
 ۱ عوذ برضاک من سخطک ترا این چه فضولی بود در سر - ما بعیش
 آن شکستگی و دور افتادگی خود مشا هره کرده در کنج خانه بعبادت مشغول ماند
 کلبه بنجاریب سبب علت جذام در بادیه مقام کرد اصحاب بنیدر
 شے رفت گوش در حجره او نهادند تا معلوم شان بود که بدین بلا میکشد و مبتلا
 است با خدا و شکستگی و زاری میکند و از درون حجره ندا بر می آرد

الهی کوفی وحدی و اسی کلیب جسمی مجزوم و رسمی نده فاقه خاین جبریل و
من المبارز - جنید مبتلای را دید در بادیه چند فاقه کشیده میان کرمان
افتاده چشمی ببت جنید رح را رحمتی رهنمون کرد و زویش شد خواست گردی
و غباری که بر اندام اوست بآستین پاک کند و سرش بر زانو نهند و او را
ولداری دهد آن شهباز سراسر افرا ز بلند آواز فریاد کرد که کدام فضول
است که میان من و دوست درمی آید نمیداند - سر باغی -

آنم که همه جهان بفرمان من است من آن توام همه جهان آن من است
سلطان منم و عشق تو سلطان من است تو جان منی همه جهان جان من است
ازین بیان ازین معنی عیان شد عاشق از پس رشک و غیرت

فریاد بر آورد - بیت

غیرتش غیر در جهان نگذاشت لاجرم عین حله اش باشد

رنگ سرخ بهترین رنگها باشد که آشام خون دل آشان حضرت
تست در دوز در مان بهتر آمد وصل با پیران برابری کرد سوز حرمان
نیت نابودش گردانید هم چنین پیدا کرد - بیت -

من رفته ام ز خویش بدون و درون نام از من مرا طلب تو کن من کنون نام
حاصل عشقت رسخن میش نیت سوختم و سوختم و سوختم -

و آن چهارمی که رنگ زرد را اعتباری داد گفت اشارتی نبود
عبارتی در میان آورد که رنگ زرد رنگ رخسار عاشقان است
که از پس غلب و سوز قوتی سرخی که از اتمن راجد و بلغم است آن همه
بزدی رخ آورده - گفته اند نشان عاشقان زردی رخساره و دم
سرد و سینه گرم و لب خشک و چشم تر باشد و هیچ تبتی و درجتی بالاتر
از عشق و محبت نباشد عجب کاری بود یکی به انتهای مقامات عرفان
رسیده باشد و عشق و محبت او هرگز کم نشود و لو هم خویش - بیت

عجبی نیست که سرگذشته شود طالب دوست

عجب این است که من وصل و سرگردا نم
هزار و هزار عرفا ولی یکی عشق و محبت نسبتی درستی نبرد بیت
هر یکی را کارباری دیگر است عاشقان را روزگار دیگر است

بهمه چیز فائق و زائق و با این همه هیچ چیز را نزدیک او وزنی نه هیچ
چیز را در پله نه نهد و چون بغزی سجد زرد برنگ ز مانند که خلاصه جهان ز راست
و خلاصه ترین ایشان عاشق باشد و هم چنین گوید اگر اخلاص بر درم آید و در
زند و درون ره طلب در بر کشایم و بخودش ره ندیم و اگر صدق را در بازا
فروشدن بخت شکسته بها نخرم که او نزد من درم قلبی است که هیچ نمی ارزد او
چنین سر ماید - بیت

خواهی بوصول کوش خواهی بفرق من فارغم زهر و مرا عشق تو بس

چنانچه ز خلاصه این سفلی است رنگ زرد عاشق خلاصه دیوان علوی
است وقتی شیخ نورالدین پای زاده که او قطب ابدال است در حلقه خویش این
کلام گردانید که شما بر چه آید و بر کدام عقیده اید میان این رنگها و انوار کدام
رنگ بهتر هر کسی بر رنگی متعلق می شد قطب الابدال از سر وقت و حال فرمود عند الله
ذوالجلال و الاکرام رنگ زرد بهترین رنگهاست زیرا چه این رنگ چنگ بدن
طلب زده است مطلوب را نشان خواستی نموده و سونگی خویش ظهوری از باطن
کرده معشوق را با وی نظار محبوب را با وی کارها مطلوب را بدو فخر با این سوخته
من است این افرخته من است این گداخته من است این ساخته من است
این پرداخته من است او از همه بریده است پیوند جان را برداشته من با برداشته

سایه پای زاده بینی بچ که از شکم مادر بیرون آید اول پایهاش بیرون آید بعد سرش
در زبان مندی پائی گویند شیش -

است اور اجزن کسی نشاند او جز من بمن نه پروازد او زار بهر من است
 او زار بهر من است اولیائی تحت قبایی لایعرفهم غیری او در قبا
 غیرت است او در خلوت و خلوت است من با او در خلوتم او را بمن خلوت^ل
 است او چنین میگوید -

مشتوق به ان شد تا با چنین باد کفرش به ایمان شد تا با چنین باد
 والعصر سوگند باشد زرد گو نه در محب و محبوب - در حلیه اوصلی الله علیه
 وسلم نویسند ابيض مشویا بالحمرة و این تمام رنگ زراست - محبوب
 چون رنگ روی محب را بیند که زرد و ارم است با همه تعالی و تعزیمی که در دست
 ارضائی نبند باز دیکان خویش گوید فلانی از بس اندوه من زرد گو نه گشته است
 صَفْرَاءُ فَاقْعُ لَوْ نَهَا تَسْتَرُ الشَّظِيرَيْنِ برین سرور محبوب است چون نظر
 بر روی محب کند باین همه کبریا ی که او دار و شادان بود که همه از پی من است
 چنانچه و انفعی سوگند که لک و اشمس لبغا و نورول بیت که آئینه دل او عکس
 پذیرا شده است چنانچه و اللیل سوگند بسیار می دود و دوی دوست که آنجا
 همه کمی در کمی کسی را آنجا ره روی پیدا نیست و انفعی بر خنی است که حالت
 الانفعار در افق ظاهر شود و نسبت بخون دل عاشق است -

بجان الله گوئی این چهار نفس پارسا از پرده غیب الغیب این کلمات
 را اشارت کردند و این رموزات را در عبارات آوردند مگر این چهار
 مخدومه اند با هم از شکات نصیب لوری گرفته اند که رسول الله صلی الله علیه
 و آله ایشان اشارت نموده است قوله عليه السلام كمل من الرجال
 كثير وما كمل من النساء الا اربع امیة زوجة نضره عن مریم بنت
 عمران ام عیسی خدیجه بنت خویلد و فاطمه بنت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم
 افضلهن من میگویم فاطمه بدلیل متعلق نیست و سخن در از گرد و اما اگر ترا فحش است

پین ره بود -

اما آن مانی هاکی ساکی هاکی کالمی استماع این کلمات میکرد و با خود
 این میگفت اگر این چهار رنگ کمر بند مرد عاشق طالب شود و نطق حال او
 گردد عظیم فضلی فاضل و کریم شرفی شارف نقد وقت او باشد کُلَّ یَوْمٍ هُوَ
 فی شَآنٍ حضور حال او گردد لا یتجلی الله فی صورت مرتین دلا
 فی صورت اثنتین بار او مقابله و مساوات کند گاهی بعد و بعد در دبر
 و در دو گاهی قرب با قرب و صل با وصل و گاهی حرام و هجران و گاهی ایمن
 و کفران این همه چهار رنگ آمیزی بیکجا جمع آیند و اجد فائز را ذوقی
 تمام دشواری بحال باشد و البته بیکجا ایستادن نبود اگر چه او بارها گوید چنین
 هم باشد مرا به یک جا و به یک مقام گذارند و آن نادان نداند و قلین
 مِن عِبَادِیَ الْمُشْکُورِ رحمتی است در باب او که انبیا و اولیا غبط برند
 اگر چه من بارها گفته ام بیت

که بود ما ز ما جدا مانده من و تو رفته و خدا مانده

شای اینجا بس خود رای و خود نای کرده است و خود ستای را بنیاد

نهاده هم بجان و سر خود که خوش بگوید - بیت

دولت آزمایان که دادند پیش ابنای من استغفار

تا تراد دولت است یار نه و جهان خدای و دستیار

چون ترا از تو پاک بستانند دولت آن دولت است کارگاه

لَبَّيْنا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَخْصُرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَتَكُوْنَنَّ مِنْ

الْخٰسِرِيْنَ -

سمرسبت و چهارم

رجالان من رجال الذين احد هما غني والاخر فقير
 شبی تاریک قصد مقصدی کردند بر دست غنی چراغی بود افروخته و بر دست فقیر
 چوبی بود نیم سوخته غنی بچراغ افروخته خوش و خرم گشته آسوده قدم میزد -
 بر دست فقیر چوبی بود نیم سوخته ز دوده ناسوده قدم می نهاد فجأة بعتة
 بادی از عالم بی نیازی و زید چراغ غنی را بکشت و چوب نیم سوخته فقیر را
 افروخته - فقیر به شادی باواز جهر ندا بر آورد و الفقیر الذی لا
 يحتاج الى نفسه ولا الى سربه گفتش ليس لكلامك وجه وحيه
 وليس لمقالك معنى صحيح نیدانی خداوند تعالی بی نیازی نیازند
 را باناز سرافراز سازد و ناز باز را در دند و نیاز مندرگ داند پس اقتضای
 بی نیازی جز این نموده از درد او بی نیاز را الخطه و رازی و نه در بند
 را افروزی و کاری - لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ مُرُو
 را عذرخواهی کرده قهر او بجوی دارد هر که در بحر قهر او افتد او در غط
 و خط و رفع و شط همواره مدد فرد بود هر نفسیکه از وی بگذرند همین گوید و ا
 وَرَدَّا زَوْسْتَ بَجَانِمٍ وَاكْرَسَا لِمِ الْيَوْمِ بِجَانِمٍ وَاكْرَسَا لِمِ الْيَوْمِ بِجَانِمٍ
 مقال از چه حال باشد که تو گوئی الفقیر لا يحتاج الى نفسه و لا الى
 سربه افتقار برقرار است الفقیر احتیاج ذاتی در کار است
 العبودیت لا ینفک همواره است بر بهشتیان بعد قرار استقرار
 فی دار السلام و القرار مکتوبی من اللہ ابجبار ارسال شود عنوانش این بود
 من ملک الحق الذی لا یموت الى الملك الحق الذی لا یموت
 آن حیات ابدی نه ضروری نه اختیاری بل هی ارادی من الولد

المختار. اگر ادخواهد همه بهشتیان را با بهشت نیست و نابود سازد و پس
این نداده الا انسان سری و صلیبی و اگر ادخواهد دوزخیان را
در احراق لذتی و راحتی بخشد آندم هرگز از افواه ایشان برنیزند
فَأَرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَاعِبًا رَئِیًّا مَوْتُونَ مَرْتًا وَلِی تَأْوِلْ فَأَرْجِعْنَا
شَعْرًا رَیًّا نَعْمَلْ إِلَى مَا نَحْنُ إِلَّا نَبَاتًا ذَوِقْ دُرْ دِیْمِمْ وَازْأَحِقْ
و سوز آسوده مانیم اگر چهل را از گلشن بگلشن بری یوت فحشاء و فلتة
و اگر بلبل را که نوای باد بازی و فغان نیازمندی دارد آهنگی به بوی گل
تازه ترمی پردازد اگر بگلشن بری جز این افغان نباشد سربنا آخر چنا
مِنْ هَذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا -

کلامنا اشاره گلشن تابلی عاشق بادشاهی شد اتفاق هریار که
آن شهوار سواری فرمودی گذرش بر حمام آن سوخته بودی هریاری که آن
قریب منه گذری کردی آن سوخته دود در دخورده به نظاره اش
تلی و آسودگی یافتی. بادشاه از نظاره اش تنگ آمده ازین تنگ آید
خوارست تا یستش کند وزیر زبرک بود گفت کاریجه باختیار کی نیست باشه
را از حضور این گداز یانی نه رنجانیدش جز ظلم صرف نبود هم شاه را گدای
باید و بود و وجود او ز بانکارش نباشد و این چنین مصلحت بادشا نه نبوده روزی اتفاق چنین افتاد
گذر بر حمام این دلسوز کرد چنانچه رسم معنوقیت ناز با کرشمه پیوند داده بود از تنگ
تنگ آمد که از دو داشت آن پیوند را نظاره و لبندی بایست و آن
گلشن تاب حاضر نبود شهوار تیبری بار کرد و شکاری نه خانی رفت خجالت
و خافت نقد وقت افشاد آن وزیر که از وزیر بری بود و به زیرکی لال نظر
بحضرت بادشاه شد سر بر زمین داشت و عرض داشت نه گفت که شاه
گدای باید و از کشتنش هیچ مصلحت بر نیاید. بیت
گر درون یار گاهی بار نهدند بخت
چون بصید آید ملک نوبت بگبانان

ای زاهد نادان خود را بکار باری منه در پله اعتبار بخی خود ما برنج بدو

سرباعی

تو فرشته شوی از چه کنی از پی آسوخ برگ قوت است گشته است تیغ طلسم
گرچه خوبی لبوی زشت بخواری سنک کاندین لک چو طاوس نگار است نگس
چند سخن نوشتم به نظر اعتبار نیکو تر اگر بصیرت روشن است بدانی که چه
گفتمت - اللَّهُ يَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ - الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ دَأَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

بیت

از بگذر که باز بکمت نرسی ورعیان بایدت از حال شای پی
یاران همه از من و من از ساقی مست

سمرسبت پنجم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ حکایت نویسنده شفیق طریق کلمه
را رفیق توکل شده بدین تحقیق پی سپر میکرد و بقدمی استوار ایستاده داد این
مقام می داد مصاحبت اتفاق سفر مجاز کرد و گفت در ره بطام است بایزید
را بینی از ما پیغام و سلام رسانی بایزید پرسیدش شفیق؟ در چه کار است
مقصد صدق او کدام است گفت مقام توکل گفت چگونه توکل که او دارد
مستعد بیان توکلش اگر آسمان و زمین سنگین شود قطره از آسمان نبارد و سبزه از زمین
نرود شفیق متوکل باشد طیفور که شعور از نور حضور داشت برآمده این زخم را
بر روی فرود آورد و صعب مشرکی که دوست اگر بایزید کلاغ شود در شهر آن
مشرک پرواز نکند بگو با دنامه توکل گرد آر ترسم از شومت این تو باطل فرود
روی چو گرسنه شوی از بهیمن خوی پر کاله نانی بخواه و بنجد اشغول باش - مرد
مسافر رجوع کرد پیغام شیخ رسانید از سبب این کلام لرزه در اندام شفیق
افتاد محسوس شد فراش گرفت گفت باز گرد از بایزید پرس او چه میکند تا ما آن کلمه
گفت یک غلط دیگر این که میگوید بایزید چه میکند پیغام بر عرصه داشت ایها شیخ
سخن ترا فهم نمی کنم مکتوبی بده بنیشت - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بایزید این است - بنیشت بقیق رسید شفیق این توفیق یافت گفت اشهد
ان لا اله الا الله و جان بجان آفرین سلیم کرد -

محمد حسینی را غلجانی بدل و جان فراغت میکند مگر شفیق را وجود شهود
شفیق نبوده است دست بد امان الفناء فی الله زده و ره توحید را پی پیر
نکرده تا بایزید روح از وی آن توکل نپسندید و درین روی فریدند و تا آنکه
و نمود صعب مشرکی که دوست و آنکه بایزید گفت آن نیز حکایت جز از

حضور و ضیبت و جمع نباشد و کلمات از نکات جمع اجماع اشارات نفرمود
در نه چه معنی داشت که توکل اورا الثبوت نسبت کنند و بل همت را از
پرداز آن ولایت باز دارند و مرغ همت را چه جیفه باشد که از همچو
خودی پر کاله خواهند پس آن در کتابت این کنایت رود. **بِسْمِ اللَّهِ**
التَّحْمِينِ الرَّحِيمِ بایزید این است - بحق الحقیقت و بحرمت قدم این
بزرگان که طیفور در حقیقت امور دور افتاده کاری را منظور بصیرت همت
کرده است و ایما الله نزدیک محققان جز بعد فی بعد دشرک
فی شرک شرک این جا حلقه کرده گرد آورده است و گلو بند سرور
شده حسین منصور را ازین مقام کلانی تمام با افهام اثبات کرده که این
انت و الفناء فی الله اگر این هم امام و پیشوای پس افتادگان است
اما بالنسبت من مرام الی المرام التیام و انتظام باشد بان دهان بیت
تا طنن نه بری که هست این رشتہ دو تو میگو است ز اصل و فرع بگر تو نمکو
نذا باب توطن نبری و گمان مند نباشی که محمد حسینی اقدام این مقام
کرده است که ازین سروران گامی پیشتر نهاده و گامی لائق تر چیده این
فضول او بر حسب مقتضای اصول ایشان است کلامنا اما من معانی
مقولهما و قضایا اصولهما در فضول و فضول نیست اما بیان
فروع و اصول است و السلام -

سمر لبت و ششم

بیت

چنین گویند خرقائی با (پیشانی) می گفت کسی را کہ در فقر بنوازند اورا سرگردان
کعبہ کنند و کسی را کہ در فقر بگذرانند کعبہ را سرگردان او کنند مگر آنکہ ابو سعید
پیش ازین گفتہ بود کسی را در فقر بگذرانند و کسی را در فقر بنوازند و
گذراننا بہ از شخص ابوالحسن کرد و نواز از نفس خود آری نواز با
نیاز باشد همان در تزکیہ و تصفیہ بود و در تجلیہ و تحلیہ و در تشبہ
و تعلق و در حراست و محافظت دل باشد و ساعتی از او را دوا و فکر و
از آنکہ داشت کار ہای فکر نماید۔ اما مرد گذار سرافراز باشد و
از بود وجود بی نیاز باشد بکہ ناز باز بود باز بہت او در ہوا ی
صعوبہ پرداز نکند و البتہ سرش بچیزی فرو نیاید الفناء فی الفناء
در میدان حقیقت جولانگی او از ہمہ وجودات پیشتر قدم نہادہ باشد
و اگر درمی بروی بہ بندند او بدان التفات نہ نماید۔ حکیم سانی ازین
خود گمانی و خود رانی و ازین بی نیازی سرافرازی اشارتی نمی فرماید۔

بیت

نیت را کعبہ و کنشت یکیت سایہ را دوزخ و بہشت یکیت
و ہر کہ الفناء فی الفناء نیت نا بود کردہ است او را بقا
باللہ دوام شہود گشتہ است صحو اورا سلم است کہ در عین صحو او
سکری با وی بصفت بقا باشد و اگر نہ آن صامی ساہی باشد کالجبہ
علی المقلی از و عنایت کنند و آنکہ گاہی سکر و گاہی صحو گوید این
صحو بکار نیاید کہ مراد سکر در وی شاہد نباشد عنایت چنین بود و ہر چند
خمارستی از در دسری غالی نیت اما این سرور دہم ذوقی دیگر دارد۔

شاید این چنین هم باشد ولیکن دور افتادگی و و اما ندگی نفع وقت است
کجا آنخه در برست و کجا آنکه بر در است کار او قلب قلاعه است به نسبت آنخه او در برست
فرغ شرط کار عاشقان نیست آنخه چه می خواهی او بر در هم نباشد
او خود فارغ بیگانه است یکی ازین حال نشانی میگوید بیت

با دل گفتم مرا مبر بر در او کو محشم است من ندارم سراو
دل گفتم که این حدیث بیوده گو یا بر در او کشند یا در بر او

دیگدی نیز نزدیک این معنی گفته است - بیت
با دل گفتم که راز با یار گو جان را بیا سپار بیا رگو
دل گفتم که این سخن دیگر با رگو دین پیش حدیث عشق ز نهار گو

صحو معتبر آنخه آید که معنی سکوروی موجود باشد و اگر نه آن
صحو چه کار آید مردی باشد که اوست مست گشته بود از خماره چون
بخانه شود با همه بخمیری و مستی ره خانه داند و در خانه شناسد و بخانه رود
و کذک صوفی که با صحو باشد درو معنی سکر شاد بود اوقات را بگذارد
صلوة را بارکان و شرائط خویش بگذارد و وضع اشیا فی مواضعها کند
نتیج چیز طریقتا و شریعتا و رسا که مطلوب شریعت باشد از وی فوت نشود
این صحو است که معتد به و معتبر است و آنخه از خود بکلی رود او را
سکران مایت نامند بکار نیاید آن صحو ازین سکر بزار و رجه بالاتر باشد
برتر سکر نهاده این چنین صحو را که گفتیم بیت -

من مست می عشقم به پیش از نخواهم شد از رندی و قلاشی بیزار نخواهم شد
آن از رندی و قلاشی نیست که لفظ از قدم مشایخ و اتبل سنت رسول الله
صلی الله علیه و سلم تجاوز نماید باشد حسین منصور با همه ستی و دیوانگی که بر آورده
بود صد رکعت نماز نفل گذارده است پس آن بر دار کرده اند و کارش هم
بالای آن تمام شد الله الهادی الی الرشاد -

سمریست وهفتم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قوله عن من قایل - اَنَا
عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ
أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ
ظَلُومًا جَهُولًا -

به تحقیق ما عرض کردیم امانت خود را بر آسمانها و بر زمینها و کوهها
که ایشان آن امانت را برگیرند آن سموات و اراضی و جبال سر باز زد
و برترسیدند و به انسان عرضی شد انسان آزا بر گرفت زیرا چه انسان
ظلوم است و جهول است ظلم بر نحو د کرد و بصعوبت امانت جاہل بود
عرض امانت به چند معنی باشد یکی از سما و ارض و جبال اهل آن ملو
باشد و اهل سموات فرشتگان و اهل ارض انسان و دیگر خداوند سبحان
آسمانها و زمینها و کوهها را عقل و فهم داد تا برایشان عرض کرد ایشان صعوبت
دانستند ابا کردند - و دیگر تمثیل و تخمیل باشد یعنی این امانت آن صعوبت
آن ورشی دارد و اگر فرض کنیم که بر سموات و ارضین و جبال عرض کنیم با آن
عظمت و میانی و ثقل چه که در ایشان است عامل آن نتواند شد این چنین
امانتی صعبی را انسان برگرفت یعنی آدم و ذریت او مگر از صعوبت او
غافل شد نظر بر عارض کردند بر معروض در بهت خود و مجال ابا ندید که او
عرض میکند من چگونه امتناع آرم از عبارت این معلوم میشود که اول
بر آسمان و ارض بود بعد آن بر انسان ترتیب کلام این تقاضا میکند
بر خود این بلا گرفت بنا بر آنکه عارض آن نیست که توان از د ابا کردن
إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا - و این عبارت ازین است که گفتیم او

ظلوم و جهول بود من قبل عمل امانت و بعد عمل عدول و علیم گشت این قد
از کلام حذف می نماید چو او احترام او رعایت کرد و با نیکو عنایت او
ایشان را برگرفت وَحَمَلْنَا هُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ - خانه تاریک بود -
چراغ در آن خانه نهادند روشن و منور گشت -

بیان امانت را خلاصی کرده اند بعضی تکلیفات گفتند بعضی عبادت
اند گفتند محققان معرفت و محبت را گویند سر معرفت قبول کنند بصفت کتمان
و بلائی محبت بسر گیرند با همه در دوسوز و احتراق بی درمان و دشوار باشد
بر عارفان روزگار اطلاع سر حقیقت شود و کتمان در آن باشد و سخت ترین
بلا اسر عشق و محبت در یحیی باشد با در دوسوز بسیار و شب و روز در احتراق
و الم مانند مولانا جلال گوید - بیت -

هزار محنت و درد و بلا نامش عشق هزار رنجش و جور و جفانامش یار
اگر این دو صفت ظلومی و جهولی در انسان نباشد هیچ رونده حقیقت
و حق الحقیقت حضور شعور نیابد و نور ظهور بر وی ننماید چراغ افزونند هر دو نیمه
سراز سوراخ بیرون کشد هم از دور فیض از نور آن چراغ گیرد و دیگر پیرا
شوق آن نور از حیره او بیرون آرد برگردد چراغ شده میگردد این پروانه که
صفت ظلومی و جهولی با ولایت دیوانه وار بر شمع زندند اند که آن خواهد سوخت
ظلم بر جان خود کند هر بار که سوز و شوقش زیادت گردد تا آنکه چنان شود که
شمع بسوزد شش او با شمع یکی گردد و آنکه که این ظلومی و جهولی تا کجا رسانید -
اگر این دو صفت در انسان نباشد یکی غضب دوم شهوت - اگر غضب
نبود حمیت نبود و اگر امور معالی که آن الله یحب معالی الهی هم اقدام
نمکند و اگر شهوت نبود محبت و عشق نباشد قال الحکماء الجماع یسکن هیجان
العشق و ان کان من غیر المحشوق چون شهوت نباشد عشق نباشد - این
دو شهپر لا بدی انسان است بدین دو شهپر به پروهای خود رسد و هوار

آن مہوی است کہ عبارت از ان کردن نتوان العشق شدت الشوق
 الی الاتحاد در مجاز دیدہ دو دوست بعد مفارقت اتی واللہ یا چگونہ
 اعتناق والتزام میکنند و چگونہ می شپلند نہ آنکہ ہر یک میخواہد با دیگری یکرگردد و عمل
 امانت جز بد وقت میرفت و نشود کسی را و ہر بلای کہ بہت بدان اختیار
 است شنیدہ در لغت کہ بلا از اصداد است ای النعمت والمحدث
 باہوسی بن عمران عتاب کردند کہ عشق از صفور آموز اندیشہ عاقبت و
 نگہداشت نفس جان عصمت کا حکیمان و عاقلان است کار خود مینان و
 خود پرستان است اما عشق و راے این ہمہ است بہت

العقل عقيلة الرجال والعشق محلل العقال
 العقل يقول لا تخاطر والعشق يقول لا تبالي شعر
 عشق را باغی زوری نیست و دوش جنبہ کن تا چہ خواہی کرد آن استرول جولاہ را
 من عشق و کتم و دعت و ما ما شہید اہر کہ حال امانت
 و محنت شد و دوران احراق و غم یوخت و چراغ اللہ فی اللہ ہر فروخت چہ
 گوئی مرتبہ انبیاء و شہد باشد یا نہ التفصیل عمل امانت اجمال کرد با آن ہمہ کدوا
 و حادثات کہ بروی است تفصیل را مسلم بہ اجمال رسانید مرتبہ شہد او درجہ انبیا
 یا بدیانہ حکما گویند ہر انسانے از آسانے آمدہ سیر سلوک او این باشد کہ روح خویش
 را بہلاست آن امانت بمقرر اورساند

محمد غزالی میگوید علی ہذا آمدن و رفتن زیادت باشد و کار ضائع باشد بسیر
 سلوک باید بہ اعلیٰ و ارفع رسید محمد حسینی گوید این سخن از حکمت بید تر نماید کل
 شئی یرجع الی اصلہ سخن ضائع ماند اما چنین گویم بمقرر و موطن خود رسید و
 طیران او و ہیمنان او و راے موطن و مقرر خود بود مقامات رفیع و اعلیٰ رود
 باز آید بقرار گاہ خود و شنید ارواحیکہ در قنای دل معلق بعرض اند و آن قنای
 مقراشان است از ان قنای دل بیرون آیند گاہ گاہ حول العرش طیران کنند

و به تماشای جنان بگردند بعد ازین تماشای مقارن ایشان همان قنادیل باشد -
 النهاية الرجوع الى البداية اینجا درست بشنید از آنجا که آمده بودند
 همان جا بشنید - این سخن ماسخن دیوانه لالا بانی است کلام غزالی را تحقیق میکند
 که آمدن و رفتن را ضائع نمیشمرد و قول حکما را اثباتی درستی می دهد - بدانی
 چیزی از تو بیرون نیست سیر و سلوک هم ازان توبه باز گردد اما منتیکه
 در تو نهاده تو بدل و جان آنرا حاصل شده باش بر تو ظاهراً هر گردد و از
 تو برفتو ترا روئے نماید لاهوت جبروت ملکوت همه با توست و در توست

از تو چیزی بیرون نیست هر چه هست در خود طلب بدیت
 آنچه آمده به بزم مجلسیان دوست دوست گرچه غلط میداند نیست غلط است
 عجب کاری است ترا از توبه تو پوشیده اند شب معراج رسول الله
 صلی الله علیه وسلم هر نبی را در آسمان میدید و آن مقروض و مستقر دوست او را
 سر او قات عزت و مجلس عند ملئک مقتدر بر نشستی دارد و از فیض او به
 نفساً خففساً جامی بر تر مینوشد مجلس شراب ماساقی شراب ماقده
 شراب ما و شراب ما غیب در غیب است مردمان گویند که دنیا دار
 فانی است نظاره باقی در سراے فانی میسر نشود آری هم چنین است
 که ایشان میگویند اما این قدر به باید دانست قومی را دنیا آخرت میشود آخر
 دنیا میگردد ازل به ابد می رود و ابد به ازل می آید اول به آخر می انجامد و
 آخر به اول میشود و مرد از آنچه دوست فانی میگردد فقها گویند در فتاوی میگویند
 ردیت الله فی المناهج ابرز تو کن السکوت فی هذا الباب
 احفظ یعنی بنشیند بگویند و یا بدین فتوی نمهند و یا کیفیت و سر او را بیان
 نکنند شخصی را از مقام دنیا به آخرت در حالت منام رسانیدند و او را در
 خواب از وی بردند پس آن تجلی جمال باو نمودار شد امنته که در و
 نهاده اند بحال خود لظهور پیوست یا میان خواب و بیداری بود و یا در غرق

خواب۔ استاد ابوالقاسم قشیری در این آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ
صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّنْ عِزِّهِ تَحْقِيقٌ کرده
است سئد رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
شرح الصدر المذكور فی القرآن ما هو قال علیه
السَّلام نور یقذف فی القلب فسئل وما امارت ذالک
یا رسول الله قال التجانی عن دار الغرور والالانابت
الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولهم۔
قال التجانی عن دار الغرور پیش از آنکه مرگ آید ساختگی مرگ کند مرد
طالب پیش از آنکه بمیرد از وجود بیرون آید و پیش از آنکه مرگ
طبعی آید برگ حقیقی بمیرد مرد مرد و امانتیکه در دوی مدفون است
و نوریکه در دل مخزون است بروی کشف و ظاهر گردد۔

بعد اتمام این حدیث بیان نوریکه در دل مقذوف است که
ما آنرا عبارت از امانت کرده ایم بکنیم استاد این سخن فرمود انور اللذی
من قبله سبحانه نور اللوایح بنجوم العالم ثم نور المتأخر
بمبیین الفهم ثم نور الطوالع بزواید الیقین ثم
نور اللوامع بمبیین المکاشفات ثم نور المشاهد
بظهور الذات ثم انوار الصمدیة فعند ذالک
لا قرب ولا بعد ولا فضل ولا وصل کلابل هو الله الواحد
القهار۔

ای یار عزیز اے رفیق شفیق سخن مرتب گفته ام امانت الله بر تو
داد کرده ام اِنَّ اللهَ یَا مَرْکُماً اَنْ تُؤَدَّ اَلْاَمَانَتِ اِلَیَّ
اَهْلِهَا۔ پیش تو گذاشته ام تو ان فی اهل ابانی زنهارتا تو هم بجان خویش
از خویش محروم نمائی و امانتیکه در تو نهاده اند در ان خیانتی کنی و ابن

سَمِّنْ بِرُحْمٍ بِيَا رُحْمَى اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا ارْزُقْنَا ارْزُقْنَا ارْزُقْنَا
 قَلِقَا اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَرَقَا اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا حَرَقَا اللَّهُمَّ
 ارْزُقْنَا خَنْقَا - بیت -

رخت بردار ازین خرابه که هست بام سوره رخ و ابر طوفان بار
 چه بکج بینیشوی مغرور هر دو عالم بدو مباد که کن
 صورت خوب تو ز نسیم اوست باز خوان و به بین مقابله کن
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا مَا نَحِبُّ وَتَرْضَى -

سمرسبت و هشتم

حکایت - نفس میگوید بادل ای دل نه آنکه تو متولد و منتزع از منی
 چه شود اگر چه تو مثل کوپنی خلاصه میسی نه آنکه متفرع از من شده من ترا ام
 اصل ام مرا شپلیده اند ترا کشیده اند ترا باید ولد بار باشی و همواره پس رو من
 گردی و بزرگان چنین فرموده اند الولد یتبع الابر و بهر چه من ترا بنواختم همه لذت
 و راحت و شهوت و عشرت است خود ازین جهان چه یادگاربری اگر چند روز
 ترا داده اند بارے بذوق و خوشی گذاران چرا پشت سمت روی من داده و چرا
 از من برشته خط طوط من نیکنی دو دلد مانده چه برقلب انقلاب قرار گرفته هم
 ازین خود را قلب نام نهاده باز گردید من من متعلق شو بکلام من مثبت باش تا آنکه
 دل از ترویج پرو و ذلک او متوش و موس مانده و برنگ آمیزی او در نقش این
 دنیا میله کند.

را شود

را ترویج

را دهنده

روح میگوید منم ترا از سسم که مخ اوست کشیده ام و سسم را چنان در پیچیده
 کشیده ام که تو از و بچیده طرفه آنکه او با تو عوی اصالت مادری میکند اگر نظر کنی بکشم
 رغبت سوئے او منی هم چو او یک از بندگان باشی هوای این جهان را لذت این عالم را
 و ترا نسبت بمن است روشن معرفه و منور بغیض منی پر توے از عکس نور من بر تو نماند
 دانش و علم و فهم تو از ان است و این تشریف که ان فی جسد ابن آدم لم یضغ
 اذا صلحت صلح سائر الجسد و اذا فسدت فسدت سائر الجسد
 الا و هی المقلب از دولت مجاورت من است ترا بصیرت نباشد و روشنائی
 او نیایی تا در شکات چراغ من نورے نه منی من از عالم علو آمده ام من قدوسی و
 سبوحی ام از ملکوت و جبروت و لاهوت نشانی بر ابر خود دارم من جمال الله
 و جلالة هموزے یافته ام ترا روحانی و نورانی آنکه خوانند که من نیست یا بی

من ترا چون پدرم بحکم اللہ و تقدیرہ ازان بدکارہ بکلم و فعل خویش من کشیدہ ام ترا
صاف و پاک کردم بیرون آوردم اگر بد و باز گردی باز ہمت ترا پرواہ نباشد
فضائے لاہوت و در صحن جبروت میرانے نتوانی کرد و ازان عالم فیض نتوانی
گرفت ستر قرین من است اگرچہ از من قدمے پیشتر دارد صفائی بیشتر نماید ولیکن
از یک خانہ ایم در یک مقعد نشست و ایم از یک خم بہ یک قبح شرب می
نوشیم اگرچہ سر جوش در سر او میگردیم ماندہ باقی من می نوشیم فلین شراب کیے است
از یک دُن و از یک موطن است بخنی باخنی نہاں تر کہ سر را و راز ہائے اورا
از من استعارے نیست احتفاییکہ کہ اوزا مادر پردہ تینکے یطفے باریکے است
تمام او مشاہدہ ماست مارا باو عشق بازیہا است اورا باو دل نوازیہا است
مارا از دے مطالبات بسیار است و دلالہ غیب اینجا پیغام گذارست گاہ گاہے
چنین ہم باشد کہ ان حجب و استار از میان برگردد دایہ حاجبہ را کہ بر اسرار من
داود قوفے دارد مادر التزام و اعتناق با شیم او بیاید چادرے ز راند و در صبح
و کحل کردہ بروے ہمہ حروف دوستی نوشتہ رقوم بیگانگی زدودہ پیر ماند ازو
مارا بدان بیپوشد میان من و او کار ہار و اذان کنایت جنز این توان
کرد شعری فکان ماکان مجالست اذکرہ فظن خیرا و لا تسأل عن الخیر
دے نیک بختے باشد با بصیرتے تیر باشد کہ رہنما و پیشواے او عقل بود ازان
مادر بدکارہ بیگانہ بود کلا و جملہ اورا خطبہ بزاری دہد اینخان منور و مرفہ
و روشن آبادان گردد کہ بیچ بوے نسبتے توان برودہر عاقلے کہ بیند و عارفے کہ
شناسد گوید معاذ اللہ از جنونی این چنین کسے براید و اگر بر نسبت کنند گویند
چہ شود نہ آنکہ آدم من طین لہ زہب
و آن نفس کہ دعویٰ مادری میکرد چون نسبت پدری روح را اثبات دید
ضرورت سردر گریان نجات و رکشید از دعویٰ مادری سکون گرفت با خود
تہا و حیران و بیکس و بیایہ بے متاع فرودہ و ماندہ نخل گشتہ چہ کند تہائی را

بسر توان برو ضرورت اتبع و پس روی فرزند دلہند پندیدہ ہرگزیدہ بدولت
روشنائی و آشنائی رسیدہ پس وی پیش گرفتہ از حضرت بے نیازی این ندائے
سرفرازی بارے در میان نہادینا ایتھا النفس المطمئنتہ ارجی الی ربہ
ساضیئۃ مَرْضِیَّۃً فَاَدْخُلْ فِی عِبَادَتِیْ وَاَدْخُلْ جَنَّتِیْ۔

بادل و روح و فی یکے گشت اطمینان و قرار انجا یافته است و یکے از ایشان گشت
فَاَدْخُلْ فِی عِبَادَتِیْ دل و روح و سر و فی خواص ادا اند دخول و بصفت اتحاد با ایشان
شد یکے از ایشان گشت اَدْخُلْ جَنَّتِیْ در جنت رضا قرار گرفت و در بوستان شہود
آرام یافت و ثمار تجلیات راقوت خود ساخت اکنون اینجا سرفرازی نمود و خود
نمائی گرد و گفت انا من اھوی و من اھوی انا۔ نحن روحان حللنا
مبدنا۔ قلب قالب روح عروج معراج یافتند انجا رسیدند ملائکہ و ملا و لا اذن
مسمعت و لا خطر علی قلب بشر اکنون چنین میگوید بی مع اللہ وقت لا یسعنی
فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل۔ با خود این دو بیت بسیار سیکراند بیت
دوست آمد گفت کرامی طلبی پس ہرچہ نہ آن منم چرا می طلبی
در خود و بگر از برون ز خود آئدہ پس من تو ام و تو من کرامی طلبی
این ہمہ خود نمائی و رنگ آمیزی است چنانکہ طبیعت و شرط کار اوست

او خود نما است او خود مین است ہرچہ کنی کنی ایت از ذرایل شدنی نیست خود
نمایش را نظارہ شور یلکنت قومی یبکمون بنا غفرانی سبقتی در قاب تو سین ہم
این خود ستائی از وزقت است ہرچہ شد بلا ایت با او باقی ماند روح از دست

او فریاد بر آورد و یارب بینی و بینک انی یزاحمنی بنا رفع بھودک انی من
البین۔ از درائے سراوقات عزت این سرزنش در رہا باش بر وجود او رسید
وجودک ذنب لا یقام بہا دنب۔ فریاد کند فریاد از دست خویش فریاد
ہرچہ شدم شدم عبودیت از من زلفت بیگانگی زلفت تکلیفات باقی ماند و مخاوت
و ممالک را برابر کرده داشتند در جنت القدس نیسے و با سے از ناو

نمود اما از تائیس جلال غنی باشد که همان سقران دانستند و امکان شناسند
و همان ماتیان هم کنند بضرورت فریاد بر آورد اللهم اجزنا من الناس
یا محبیر۔

سمربست و هم

رسول الله صلی الله علیه وسلم از جبریل علیه السلام پرسید عمر تو چند
سال است گفت ستاره ایست بعد بقنادینر سال برمی آید من ادرافنا
هزار بار زیارت کرده ام رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمود آن ستاره
نور من است بعد آن گفت ادلی ما خلق الله نوسری۔

این ستاره آمدن محمد است از قوت فعل و از امکان وجود از
اجال تفصل و از کتمان بیان و از عیان بیان از بود بشهود از تا بود به بود۔
آنچه این سخن دانست و شنود همین سخن فرمود۔ بیت

زا احمد تا حد بے نیست میسے بمیان حجاب معنی است

این میم صفری است خالی در میان نش نقطه نیست اگر بود وجود او
نا بود شمرند شاید این حرفیت از منتها میسے مخارج بالضم نام شفتین ظاهر بود
موی را در ادای ثقله چنانچه ص و حروف خلق اگر در میان آن صفر خطی
کشی بر شل دو کمان نماید فکان قاتب تو سکن از و حکایت کند و اگر
بن خطگاه متنازل طرح شود از آذنی ازین نموداری باشد اما آن حلقه که و متنازل
و دایره میم در آن صفر خالی چنان نشود که من قبل بوده البته اثرش باقی
ماند بنیاد تخلف هم برین نهاد احکام و نبات یافت است آئین نیست
هم برین رسم آمده است انیت هم ازین جاسر بر کرده است بهشت و
دو نرغ هم ازین بار نامه ظهوری و بروز می کرده اند۔

میگوید یہ بیان حجاب معنی است + احدیت معنی الوہیت است
 ابن ہیم حجاب آن معنی شدہ است نامی دیگر نہادہ اند احد را احمد ساختہ اند
 احمد گفت من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن سرائی فقد ساء اللہ
 چنانچہ آن نور گفت اول ما خلق اللہ نوری - این ہم گفت اول
 ما خلق اللہ العقل و این ہم فرمود - اول ما خلق اللہ الروح و حو
 این ہم گفت اول ما خلق اللہ القلم اول ما خلق اللہ اللوح
 ذات واحد تنوع صفات دارد و بحسب ان تنوع نامے دیگر نہادند نور
 ظاہر منظر را گویند بیان ظہور و انظار در گفتار آمد مراد از بن عقل عقل کل
 باشد کہ ہر چیزی را متمیز بود از جزے دیگر وضع اشیا و مواضعہا باشد
 بدین نظر اول ما خلق اللہ العقل گفت - آن شے واحد حیات از
 صفا از دست می از دست این الروح اعظم خوانند و این روح پر تو آن
 روح است کہ در ما نورہ آمدہ است یا روح الروح عیسی کہ احیای
 اموات کردے ہم بدین بود اورا کہ روح اللہ گویند ہم بدین صفت گویند -
 ہمین روح تشبہ صورت جبریل بود فَمَثَلُ نَحْسٍ بَشَرًا سَوِيًّا اَزْ اَنْ
 حکایت کرد - تعینیکہ و جبب شد ہمین روح بود کہ نفخ کرد فَاَنْفَخَ فِيْهِ
 فَيَكُوْنُ طَيْرًا يَّابِذُ نِ اللہ ہمین روح بود کہ بقیض او طین مصور طائر
 شدے -

اول ما خلق اللہ القلم کاتب حروف تقدیر اوست پیدی
 کہ اورا اصبع و عقدے و بیلے و انبویہ نیست تملیکہ اورا تراشے و قلعے و طوے
 و عرصے و شگافے نہ تقدیر ازلی و نقوش امور خیر و شر ہمہ ان قلم بود آن
 ذات واحد کہ این صفت داشت اول ما خلق اللہ القلم گفت -

اول ما خلق اللوح ظہور این نقوش و بدو این حروف بر تخته وجود
 ظہور می نمود ہر آئینہ خط و کتابت و لوح و قلم را لوح باید و ظہور ہر دو معاً

است بیج صفتی از صفتی مابین و مغایرتی چنانچه دانستہ صفاتہ لیست
 عین ذاتہ ولا غیر فکذ لک کل صفت مع اخری لاعین ولا غیر
 متفقان گفته اند مہدین اعتبار این در لطیف راستہ اند قہرہ لطفہ
 لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ اول ما خلق
 اللہ نورہ فی ظہور اظہار این نور در سموات و ارض نظارہ است گفت
 اللہ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط مِثْلُ نُورِہِ کِیْشُکُوۃٍ فِیْہَا
 مُصْبِحًا ط الْمِصْبَاحُ فِیْ مَرْجَابِہِ ط الزُّجَاجَہُ ط کَا نَمَاسَا
 حَکُوکُبٌ ذَرِیۃٍ یُّوْتَدُ مِنْ شَجَرِہٖ مُبَرَّکَۃٍ تَرِیْتُوۃً لَا شَرِیۃَ
 وَلَا غَرِیۃَ تِکَا ذُرَیَّتُہَا یُضِیُّ وُلُوۡکَ لَمَ تَمَسُّسُہٗ نَارُہٗ نُورُہٗ عَلٰی
 نُورِہٖ یَفِیۡلُ لِلّٰہِ لِنُورِہٖ مِنْ یَّشَاءُ ط وَیَصْرُبُ اللّٰہُ الْاَمَثَالَ
 لِلنَّاسِ ط وَا اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیۡمٌ او چنانچہ گفت و مَا کَانَ لِیَبۡشُرَ
 اَنْ یُّکَلِّمَہُ اللّٰہُ اِلَّا وَاَحْیَا اَوْ مِنْ قَمَرًا عِ حِجَابٍ فَاَنَّ لَکَ رَوِیۡتَ
 ذات جز من قمر اء حجاب نباشد و حجب اورا بھی حجب بقل تصور
 کن ہر پردہ را کہ برگرفتی دانستی گر بذات رسیدم تخمین من الازل
 الی الابد ہر پردہ کہ از او بر کنی پردہ دیگر باشد اورا جز ورائے این
 پردہ ندانی زیرا کہ شنیدہ کہ چندین ہزار پردہ نور و چندین ہزار پردہ
 نار و چندین ہزار پردہ جلال و چندین ہزار پردہ جمال و چندین
 ہزار پردہ شمع فکذ لک الی مالیتنا ہی میرو ہر نفسی و ہر زمانے ہر روز
 بنزلے و ہر شب جائے۔

بیت

ہر آن عالم کہ واپس مگر آید دو صد عالم دگر در پیش دارے
 ہم ازین ابو بکر صدیق اشارت داد و عرفت ساری
 بدری لا ادری ما عرفت ملئت ما لحا ۱ و
 سکنت ماتت من الغم۔

حال کین هم چمنه بدین ماند من الازل الی الابد میروند میبرد
 و می دود البته آن سرشته بانتهای زسد - بیت
 دارد دوسرا این رشته کی عجز و گراناز زین سو به عجز آمدوزان سو به ناز
 همانن نبری که هست این رشته دودو یکتو است ز اصل و فرع بگر تو بخو
 فَبَحْنِ الْاِذَى بِمَيْدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَالسَّيِّئِ
 تُرْجَعُونَ -

سمرسی ام

سخنی در افراط و تفریط می رود - فقیہ گوید السماع حرام فی الادیان
 کلمات و صوفی گوید مستحب لاهل الحقایق هر دو سخن را به پلہ عدل
 نهند بیزان عقل سنجند چه گویند فی الادیان کلمات ہم در دین احمد چندان
 اختلاف رفته است بے اندازہ و بے حد - جعفر علیا رشنو بدان
 موع باشد جعفر علیا رکیست از صحابہ علی را برادر حقیقی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم را برادر عمکین و اورا ذوالجناحین گویند طیار از ان نامند کہ
 با فرشتگان مطیر داشت محمد رسول اللہ فرمود ان کنت نذرت فافعلی گوید
 بر انصاری روید برائے عروسی سرودے برابر باید کہ ایشان را آن خوش
 آید اگر اخبار و آثار نوسیم سخن دراز شود و سخن ما سمرے مختصر است -

اہل سماع را در سماع چند چیز لایبی است نخست دے طالب حق بحق
 الحقیقت و اگر باین ریاضتے منتظم شود زہے کار و جمع الہم و حضور اقران و
 اخوان ہمہ مرید یکخانہ باشند یا یک خانوادہ اقل این قدر باید منکرے
 حاضر نباشد کہ قدم او شومے دارد ہر آئینہ منکر سماع نباشد جز شومی و شوم
 قدمے و مقامے مروج و خالی و اگر شب باشد روشنائی بسیار باید -

دے داردے صادق و بے ہجوم ذوق نغیند و آنخہ او خیزو باید سماع را
 فرو و نگیرد غلبہ ذوق را با خود باقی دارد و آن سبب مزید ذوق و گر شد
 وہم فارغ بینم نغیند و البتہ نظر بر راستی و کثری موسیقار نغند و راستی و
 درستی ابیات نہ بیند و نہال ذوق و پس رو وقت باشد گفتہ اند در
 مردم پنج چیز است دل و عقل و حسن و طبع و روح طبع متعلق در راستی و کثری
 موسیقار می شود و عقل رعایت حکمتے کہ در شعر است می اندیشد و دل در

عمل مطلوب ہو و جس در راستی و کثرتی نظم می بیند روح پنہات میسر میکند
چون ہر پنج جمع شود آرامے و قرارے در سماع باشد کہ بیچ یکے مردیگے
را خصمے نہ کند۔ و اینک مردم در سماع گرفتار اند سبب این است
اگر مردم در نماز است ذوق نفس است قلب در روح و طبع و حس مزاحم
اند و اگر در ذکر است آن حظ دل است باقی دیگر مزاحم اند
ہم از اینجا است در ہر کار تانی و تامل و ملاست آرد مگر در سماع نحو
سنجے است اما شنوئے سماع چہ خواہند ہر پنج چیز جمع شود تشویش شود کجا جمع
شوند علی ہذا ذوق نادر باشد اما اگر بوقت در سماع ذوق آو
باشد و از سماع حظ وافر گیرد و اگر در سماع بگردد و اشارت بدین باشد کہ
وہ الموار عالم می گردد و مقصود را ہر طرف میجوید تا از کد ام رہ و از کد ام
در در آید یا از پس حیرت و ہیمان بیچ تدبیرے نہارد حیران میگردد و اگر
در سماع میجد روح میخواہد در عالم علو رجوع کند نفس پابند اوست و او را
باز میگردد اند بر زمین میدارد یا خود می جسد پا بر زمین می زند غیرا شد
را کوپشے خوشے میدہد و نیست و نابودش میکند و اگر فریاد نالہ می آرد یا
از تنگدنی است یا از بڑی ذوق و بر آمدن نوران او یا از پس الم و
درد و آنکہ در سماع دستک میزند این است ہمہ و حوادث را بیچ می آرد
یا از پس شادی و جدانیت یا بر نایافت مطلوب است یا اشارت بھمان
خود است و آنکہ میگردید از پس شادی است یا از پس اندوہ است یا
از دوری مقصود است و در یافت است یا میان خود و مقصود صورت
اتصال نمی یابد۔ و آنکہ سینہ کو بہ وطمہ بر رخسار زند میخواہد اندک دروین
رسد و در دل اندکے کمتر گردد یا از پس اندوہ غمش دل چنان شاد شدہ
است میخواہد اندکے الے بہ تن رسد شادی او کم گردد نہ باید بیرون
افتد شطامی کند و آنکہ یک پاپیش می نہد و پس می آید کار خود را بدین

۱۰
چو خواہ

می آر د اُقَدِ قمر جلا اُو خَرُ اُخری مصرع -

رفتہ رہا یعنی آمدہ رہی وہی

یا اشارت بین میکنہ بچان کہ رفتہ باز گردانید و صلے بہ آریہ
و قرارے میسر نشود - و آنکہ او افتاد ضعف حال اوست اہل سماع
از و ماجرا طلبند - و آنکہ او جامہ را پارہ کرد از پارگی دل و درد نہ
خود ظاہر نمود یا خود چنان بذوق پر است تملش نماندہ است و آنکہ
بہ آرام و قرار میرود آہستہ تری یا آنچنان ذوق اورانہودہ است
وارد بہ و غالب نیامدہ است یا خود دہنہ است ہر چند آشادست نشود
آنکہ سرمیکو بدستے است روزگار خویش میدارد یا سر را متقی آن آستان
نمی بیند - و آنکہ ہر دو دست ہر سری برد گردانید ہر چیدہ بر سر فرو دآرد
اشارت بر این کرد کہ ملکوت و جبروت و لاہوت را ہر چیدہ در سبندہ دایم

و آنکہ ہو میگوید جز ہو هویت چیزے دیگر نیگوید - و آنکہ ہو ہو ہو ہو
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو اصل نقطہ است نقطہ را و آنکہ ہر چیدہ
در سبندہ دایم
ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
گردانید نہ فرو و بالا گردانہ نقش خاست و اگر و این را اگر اعراب دہند
ازین سہ اعراب خالی نباشد - و آنکہ روندہ در سماع است -

ہمد را ان نقطہ است آن نقطہ را وحدت سر بر کردہ است اینت
در استعارتہ دوی رخت و جو گرد آورده است هویت بر جانی
ماندہ است چہ یکے در یکے چیزے و بجز نیست الواحد لا یصلہما
منہ الا الواحد یکے اعراب را انصاف کن ضم را کسر ساز در کسر
فتح ابواب است جزم توحید وحدت در یک خانہ شستہ اند و تفرقہ را
در جمع و جمع الجمع گم کردہ اند و خود غیبت فرمودہ اند الموحدت شرک
و التوحید شرک فی شرک فکذا لک التصوف زیرا چہ آن صیانت
قلب است عن الغیر چہ شرک است صیانت غیر عن الغیر یکے صیانت

دوم قلب بیوم عین چہارم غیر لاجول ولا قوۃ الا بالہا اللہ ہاں سخن را
 باغ الواحد لایصدر منہ الا الواحد چیکے دریکے دانی و آن یکے چہ در
 یکے ختم کنی ہاں یکے باشد ۔ اے معلم بے سوزاے دانشمند بے سزا
 اے عالم بے دروےزا ہذا نام روزنہا رسا در سماع قدم انکار زنی کہ بکار
 تو ازین نو بردہ شدہ است من نمونہ سماع نمودہ ام تو نگوی
 فلان چنین گفت و از فلان چنین شنود اما محال سماع نہایتے ندارد کلی
 با تو گویم اگر در زلف و خد و خال و از کنار و بوسہ و اتصال قوم بیتی
 شنوند نہ آنچہ حسے و حسے رو و حاصل یکے ابن معلوم شد کہ کسے بمقصودے
 رسیدہ است و شنوندہ یا رسیدہ است بمقصودے کہ دارد یا نہ رسیدہ
 است رابطہ رسیدگی و عدم آن روزگار حال او شدہ است و
 دیگر باشد کسے کہ در عالم تکمل و تمل نظر کردہ و دوران شب و روز
 غرقہ است امروز از ان جملہ حکایتے دارد نہ ابن چنین حسے و محسوسے
 کہ تو دانستہ اما بدان ماند و آنکہ بالا اختلافیکہ گفتیم اگر اثباتے و ثبوتے
 بنویسیم ہم نامذکتابے دیگر شود ۔ بیت

سماع عشق با اختیار ورنہ نیکبند پیام وصل بگفتار ورنہ نیکبند

خوشترین حال سماع و سالم ترین احوال شنندگان یطیب القلب
 مع اللہ شنوندہ حملے و حملے در میان نباشد دل با خدا خوش است و بمقصود
 آرام و قرار گرفتہ است بدان شادی جستی میکند و ہاے ہوئے میزند و
 خوش مجہد و خوش میرقصند محققان قلندران و حیدریان را ہم برین وضع
 باشد اما چندے لوندے شکم پرستے کہ صورت ایشان کردہ اند ہاں وضع
 بجا دارند بیت

قبلہ بارم خرابات است احوال شمار من ہاں مذہب گنہگار ساری چون گنہ
 چون مرا او بے سنا دوست میدارد ہی جز بلطف بادہ خود را بے سنا ی چون گنہ

مراجعت در غمذہر ہرچ مطلوب دل باشد در وقت تخرہمان پیدا آید در
 دل متہار گیر و مردمانے کہ ازین طایفہ کئے زند و جرحہ در کار و آرد بند
 مقصود ایشان جز این نبود سماع مستکارہ است دست کنندہ است و
 خرابات صوفیان است بگو کہ مردے کہ با قزو قار و با عز و قرار اند
 سماع شنوند از خود روند بچند برقصند یا دہ شدہ بگردند ہمانچہ عمل شراب
 است ہمان عمل سماع است گفتہ سماع خرابات صوفیان است مردے
 با ہمہ عزت و کمکت قدم شراب نوشیدہ یا دہ گرد و زبان گوے شود
 کند لک السماع شخصی با قزو قار در مقام اصدار بر سجادہ شیخوخت
 اطراف فراہم آوردہ دست و پا گرد آوردہ بزائے ادب نشستہ
 است با این ہمہ عزت و عبرتے کہ او دارد سماع شنیدہ ہمہ را گم کرد
 دست و پائی اندازد سجادہ را فراموش کردہ بیرون می اندازد و
 بصورت ہنر و ہزل می نماید سماع را اندک کارندانہ انچہ در ذکر
 و مراقبہ و صلوة بود التی واللہ دست میدہد در سماع نقد وقت است
 این جا بلائیت بلائیت یا س نیت ہمہ وجدان در وجدان است
 جذبہ من جذبات الرحمن توانری عمل الثقلین عبارت
 از ان است شمس الایہ کرد و زی باشیخ مودود چشتی گفت
 کہ شیخ ما روایت فقہ باشما نیکویم مسئلہ شرع بحث نمی کنیم ہمہ از
 اصول شما پیہریم راے شما بر سماع چیست سماع بہتر یا ناز شیخ فرمود
 بر اصطلاح سلوک گفت آری گفت شما علمای دین اید نیکو تر دانید
 شخصے دوگانہ را گذارد و با شرایط و ارکانے آمدہ است و با اخلاص
 شرط آن کار است قبول من اللہ باشد ان شاء قبل و ان شاء

شمس الامه گفت آری و ما را سماع جذبه من جذبات الرحمن
 است آن در خطر قبول است و این عین قبول تو مرد دانشمندی استاد
 و مجتهدی خود فرق کن دیگر در سماع شرط نیست که مستمع بر آواز آن
 موسیقار رود حالت حالت اضطراب است کس درین حالت بروز

رو و کسی را بے وزن باشد بیت
 ما موزعیم سلیمان دگر است ما کافر عظیم مسلمان دگر است
 اینجا همه ژنده و دل پاره خزند بازار چه قصب فروشان دگر است

سمری ویکم

توبه عزمن قال قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله
 ہرچیکہ ہست در دوش آرزوے برتر ازین نباشد کہ محبوب محبوب
 گرد و ہم ازین جا است کہ عاشق در تحمین خویش کوشد خواہد چنانچہ من عاشق
 حق و جمال اوشدہ ام بدین تحمین و ترنمین بختل سوے من رخصتی نماید و رکے
 اوشد و جامہ زیب پوشیدہ سرے شستہ و جدے پس انداختہ و مہرہ در
 چشم کشیدہ قبول در دهن کردہ و کمر بندے خویش در کمر بستہ و دستارچہ خوش آئین
 نمودہ چو گانی سر اندازے بر دست سینہ فرازیدہ و قمارے خوش کردہ بر سر
 کوش بر آید و اگر نمہ و آہنگے و سازے و سازوے ہست خود بہتر برین
 وضع بدین رفتار سینہ فرازیدہ رفتارے کشیدہ و ازین ہمہ شیوہ ہا مرادش جز
 این نباشد گردن نظرش زیبا نام کم چنانکہ من متبلکے اوشدہ ام او نیز سوے
 من میلے کند تخلقوا باخلاقی اللہ و اتصفوا بصفاتہم ہم برین اشارت
 می نماید لیس العلم فی السماء فینزل ولا فی تخوم الارض فیخرج لک و
 العلم محمول فی قلوبکم قادیو ابآداب الروحانیین یظہر لکم
 عبارت ہم ازین میکند میگوید جامے داری کماے در تو ہست بامعشوقہ ترا
 بستے تمامے ہست ہم از جنس و نوع اوے اگر جمال خود بدین من نگہ بانی محبوبان
 محبوب باشی اگر ہوا از آدم نرسی آدم را ہیچ میلے بد و نبودی بخوابی احسن البکل الی الجیزم ہم ازین
 نشان سیدہ درخت اجال سبہ تفصیل از اہل تاینجہ بر پیمانہ این گفتہ محبتون اللہ لے کنتم
 تریدون ان تکتونا محبوبین للہ کہا ہوا سادات المجبین و منتہی

تو ہم مع بفتح العین است چنانچہ نفس و غلوس متعشے را گویند یعنی علم در تعزیر نیست کہ بدون آیدش۔

مطالبہم وغایت مقاصد ہم فَاَتَّبِعُونِي فَاَسْلُكُوا سُلُوكِي وَتَخْلُقُوا
 كَمَا خَلَقْتَنِي وَاتَّصِفُوا بِصِفَاتِي كَالرَّحْمَةِ وَالْكَرَامَةِ وَاسْتَقِمْتَ
 عَلَى الْجِدِّ وَالرِّذْلِ وَتَنْزَلُوا مَنْزِلَتِي فَتَكُونُوا مَحْبُوبِينَ وَمَطْلُوبِينَ
 خد اخواہ بندہ بدورسد و محبوب او باشد ہم بر موجب آن تکلیفات
 فرمود۔ صوم تا بد آن تصفیہ شود و از بسا خطونہ نفسانی باز ماند گوید
 صوم و المرویتہ روزہ و ارید تا دیدار او بہ بینید و ورعش حاصل
 شود و افطر و المرویتہ چون دیدار او شد ہمہ چیز را افطار ہم بنا بر
 دیدار او باشد چون دیدار او شد ہمہ چیز را باوے دید و ہمہ را
 باوے یافت اکل و شرب جمع الجمع آمد اگر ذرا اکل است ہم با او است
 با اکل با اکل با ماکول کذلک الشرب کذلک المجامع افطر و المرویتہ
 اینجا مستقیم شیند۔ صلوٰۃ فرمود و صلوٰۃ صلوٰۃ بالرب۔ باشد و طریقہ
 حضور را ارشاد کروا عبد ربك کانک تراء فان لم تکن تراء
 فانه یراک و ہمہ برین گمان کہ او شاہد و حاضر است تلازم برین بود
 تا وہم غیبت از میان بخیزد حاضر حضور خود پیش آید و شاہد بشہود خود رو
 نماید و در ہر قبائے و قعودے و رکوعے و سجودے و قومے او را با خود۔
 فاعل خود در خود ہمید جمع جزے ازا جزاے تو نیست کہ او با آن بست غلبا
 اجزا تو ہم با او است ہر جز را لا تجز اے تو بے او نیست این جسم مرکب
 از اجزائے لا تجزای است اجزاے کل ہر قسمت و اجزاے باطن است
 پس او درون و بیرون تو باشد

در صلوٰۃ لطیفہ دیگر۔ جملہ جہات را پشت دادہ است اعتبار کیے
 جہت کردہ است و آن جہت اللہ اگرچہ اِنَّمَا تَوَلَّوْا فَتْحٌ وَجْہُ اللّٰهِ
 است و لکن چہ بیت اللہ نام نہاد ہر آئینہ ظہور و بر و تجلی جمال او ہمان جا
 باشد ہر کس و درون خانہ باشد یا بر بام یا گرد و گرد خانہ باشد ہر جہاد

تعالی بکمان نسبتے نزار و ولیکن فرمان او بجائے مکان باشد تو فرمان بجا آری
 در فرمان او را بیابی سلطان العارفين فرمود خانه را با خصم خانه یکے دیدم حج
 را قبول دانستم زکوة فرمود از دوست در مہنچ درم ابرون آرند و فقرا
 را و او مصدقہ دهند خواست بذل را اعتبار شود و سیکہ لذت بذل گرفت
 ہمارہ بذل مال متاد او شود مال کہ مثال مردم است چون از ان ملال گیر داز
 حفظ نفس کلی باز آید و فارغ و بے غم و بے ہم کردہ باشد و تا از ہمہ چیز نینزد
 و بہ تمام خویش متوجہ نشیند حق بحق و حقیقت بر و تمہلی نیند عجب از کسے کہ زکوة را حیل
 فرمود و بنی الاسلام علی خمس یک ستون خراب کرد و زہے الفاضل
 ان مرد زہے فہمیکہ او دار و نر بتاحامل فقہ ہوا فقہ منہ
 ہمین باشد۔

حج را فرض کرد و درج لادبی است از مالوفات و مستحبات بہ بیمار
 روے گرداند اہل دولہ و موطن خود و سکن را و واع کند سفر بادیہ اختیار شد
 مرد آوارہ ابتر گشت چنانچہ شہ طاطالبان و عاشقان است
 چنانچہ صاحب طبعی فرمودہ است رباعی

دوست آوارگی ہمین طلبد رفتن حج بہانہ افتاد است
 چند گونی کہ خاک کعبہ بجا است کار با خصم خانہ افتاد است
 ہر چند قریب تر بمقصود کشد دیوانہ ہایم گردد شاعر
 و ابرح ما یکون الشوق لہما اذا دنت الحیام من الحیاء

لباس را بیرون کشد و لباس غیر مخیط بپوشد چنانچہ رسم دیوانگان است و
 شرط طاطالبان است و از مرقد خوش و بوے لطیف و نازک طبیعت بخند
 شود چنان دانند کہ او میطلبد و میخواہد لبیک لبیک فریادی آرد چنانست کہ
 اَلْکَلِّ اَلْکَلِّ از غیب خواستہ است و ہر آئینہ و ہر سوے دہر جانے می جوید گے
 ہر صفا و مروہ می آورد و صفا و مروہ را شعار و دوشا رخ و میسازد و این را

مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ مِي نادمہ گرد خویش نخستہ اپنے خود و صورت این رمی
 تبار می ساز تا آنکہ دلش گواہی می دهد و الہام از آن سوی شود کہ نشان
 مشوق آنجا یافتہ است ایستادہ روی بد آورده تمام خود بد و سپردہ
 و کار مناسک و مناجات تمام شد تا آنکہ روز بانصرام رسید ہمہ عمر بد و تمام
 شد چون بیت المقدس رسید میداند کہ بجلی خصم خانہ اگرچہ او در اے و را آ
 ہم ازین خانہ است بفرودست کہ شاد گشت گرد او میگردد او خود را فدائے
 آدمی سازد۔

درین گفتار ماچگمان بردی نہ آنکہ این فریضہ برائے وجدان اوست
 نہ آنکہ این فریضہ در درادراست نہ آنکہ این فریضہ شفاے جان اوست
 نہ آنکہ این فریضہ وجدان در وجدان است الا غنما را لا غنما را یما
 الاخوان چون قدر شناس شد و غایت کار و مقہای مرام دانست
 چہا در فریضہ گرفت و بجان بازی دران مومکہ ایسا کہ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِ
 تَتْلُوْا فِی سَبِيْلِ اللَّهِ اَمْْوَآتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ سَمِیْعِی
 این عنایت چہ غمزه میزند و این عنایت چہ کرشمہ می نماید و این عنایت
 چہ روح و ریحان افزاید۔ علمائے فقہا بدین اندکہ این تکلیفات ابتلا من
 است و شقت است و امثال آن هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ
 باشد محمد حسینی میگوید و ایحرا لله و یحق حقہ و باقدام سائیکی
 بیج نمیتے من اندہ بالاتر از تکلیفات نباشد خواست کہ از و ہوائے جبرانی
 ولد اید نفسانی کہ حجاب متوہمے میان بندہ و خداوند است بدین تکلیفات
 بدر برد اور انجو در ساند و بیگانگی خود درہ و بد و وہم بیگانگی کہ در میان
 بدر برد قطرہ بر یا پیوند جز رطل خود در سد فیض باصل خود پیوند در
 قل ان کنتم تحبون الله فأتبعو فی حبکم الله
 محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم سالہا این کار کرد و بجائے رسید

مینہ بعینہ محبوب او گشت و آشنائی او پیوستہ آنچہ بہت و بود و بود و
رسید و وہم نابود از در میان رہود۔

و کنا حیث ما کا نوا و کا نوا حیث ما کنا

بر وقت او جمال شہود نمود خدا و خدا را ہی فرسود بگو براستان
خود قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ۔

بیت

اے یار عزیز من کجا کی با این ہمہ کبریا کر ائی
آجاکہ نکون دئے مکان آ و آنرا کہ شد از منی و مائی



سرسری و دوم

قوله عز من قائل مَن يَرْتَدَّ مِنكُم عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ
يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ

مفسران و علما گویند ای طایعہم و یطیعونہ محبت بمعنی طاعت
دارند از لفظ طایعہم اعراض کرد و یحِبُّهُمْ گفت آنچه محب را با محبوب
باشد و محبوب را با محب مطیع را با مطاع و مطاع را با مطیع بود آنگنان
اطاعت کنند چنانچه محب بر محبوب را و محبوب بر محب را خداوند را
یطیعیم گفتن چه معنی دارد ای یطیع طاعتہم و بمعنی علی مراد ہم
و یصیبہم اجمل و اکمل و ازین جملہ این معنی معلوم شد معالمت
میان محب و محبوب باشد با دیگرے بود خصوصیت است اینجا کہ عموم
تصور ندارد و یحِبُّهُمْ را مقدم داشت بر یُحِبُّونَهُ لان محبتہ
ایا ہر کان قد میا و الا فاین ہم و محبتہم ای اہ نخت و ایضا
را دوست داشت آنگہ ایشان او را دوست گرفتند۔ نخت
عشق جمال لیلی بر چشم مجنون عرض کرد مجنون دیوانہ و عاشق و مبتلا آمد
و نہ جانے روئے لیلی دید یکے مجنون نشد فعلی ہذا ارادت حق خاصے
بود در چشم مجنون۔

ارافی

محبت را از حجاب گرفتہ اند حجاب ظرفے را گویند کہ تمام
اورا سرسرباب پر کردہ باشد اگر قطرہ دیگر افتد بریزد نہ ماند
محب او بود کہ دلش را چنان بدوستی محبوب مالا مال کردہ اند کہ
خسے را مسلغ و مدخیلے نہ اندہ است مجنون را پرس جز خیال جمال لیلی
و جز یاد بیدادی و داد او و جز جور و جفا و غم و شادی او در دلش بیج

چیز را فرجہ دخلے هست نشیندہ کیسگوید - بیت

مجنون عشق را دگر امر و حالت کا سلام دین لیلی دیگر ضلالت

و اتفاق عاقلان و خردمندان است کہ جنسیت شرط محبت است انسان
بہ انسان جنسیت عامہ است اما جنسیت خاصہ مجنون جمال خود را در دئے لیلی
مطالعہ کر و علی وجہ احسن و اہل بضرورت در طلب و رغبت او افتاد و تار
را کہے از سر بر باید تو ہر آئینہ پس او دوی تا دستار خود را بدست آری
مجنون پس لیلی نیرو د پس دل خود میرود۔

ہمان وہمان حادث را با قدیم چہ نسبت چگونہ جنسیت متصور افتد آری
فیض قدیم با ہر شخصے است و فیض قدیم پر توے از جمال از نیست نشان خویش با بد ہر شخص عکس خود پدید
میتے کہ با او نہادہ اند جمال آن ہمیت عین خود را در نظر اعلیٰ کردہ است خودستان نہا باز پے عروس افزا
فراز شدہ است دیگر خیالے در دل انداختہ بے آنکہ نظارہ اش شدہ
باشد حقیقت وجود او در خیال دل اولعہ زدہ است ہر چند جمال او بعینہ
در نظرش نیامدہ است اما جاذبہ یکا گئی طرٹ خود کشان کردہ است۔

بیت

نیروتم بلا شد بے زلفش خراب اندر پئے آن بے فتم

ہر کہے قرار گاہ خود داند و ما و ای خود شناسد طایر کہ ہواے خود

۸ پرواز کند گردش او ہم ہوے آشیانش باشد ہر کسیر را نقد او بدست او
دہند ہر یکے را بار او در بر او کنند۔

الْأَذُنُ تَعَشَّقُ قَبْلَ الْعَيْنِ أَحْيَانًا

این نیز بہ دشبے تاریکے مجھے را محبوب نزد یکش غلطانیہ غلبط دست

او بر او فتادہ است از بس لذت و راحت کہ گداختہ دانست روز شد

ازیں حادثہ خواست قصہ روشن کند از ہر کہے استکثافی میکرد کہ بودش

شب نزدیک من اضطرع کردہ گفتند فلان دانست ہمان محبوب کہ پس

آن دست را بر سینه نہادہ بودی و دش از ان حظ بعینہ گرفتے و تھکہ فرماں
یافت دست را ہم بر سینه نہادہ پرداخت و ریختہ ہم دو ضمیر کے متک
دوم بار ز اشارت برین کرد کہ او تعالیٰ محبتی لطیفے خفیی دارد کہ آن محبت
این را در قلق و اضطراب میدارد و ہمارہ مشتاق و ملتح یسا دیتج
تدبیرش نماندہ است جرآنکہ او را او حاضر و ناظر تصور میکند و خود را در
محضر او میدارد و مصرع

ہر چیز کہ آید و انم کہ تومی آئی

خیالی و ترقب و ہی از میان برخیزد بین بعین مشاہدہ افتد۔
آرے غیبت او و ہی است و شہود وجود او حقیقی و ہی بوم رود
و شاہد بشہود بعینہ در چشم طالب گرفتار پیدا آید۔ بدیت
کافر نشوی عشق حسد یار تو نیست مرتد نہ شوی قلندر ی کار تو نیست
آنکہ او را غائب و انت ہر آئینہ او را کافر نامند زیرا چہ او
ساتراست چون این ساتر وجود خود را حجاب و ستر دانست و کمال
خود را بدین خیال داد حجاب و ستر ہم بخیال برخاست جمال حقیقت نہایت
فرمودہ در چشم بیندہ جلای کرد کہ بغیر واسطہ شاہد وقت او شد۔

بینی و بینک انی یزاحمنی

انی و ہی مزاحمت خود را بدر بر حقیقت حق بعبہ آشکارا شد
لو کشف الغطاء ما انردت یقینا ازین چہاں خبرے داد۔
یُحِبُّهُمْ لَغَمٌ و ضمیر دارو یکے نہاں دوم آشکارا ہرگز این پیدا
بان نہاں یکے شافی نیست و ہرگز آن بدین پیدا یکے بودنی نیست لا
تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَ هُوَ الْلطِيفُ
الْخَبِيرُ جاء نورا لله بطل نہر عیسیٰ
یُحِبُّونَهُ و ضمیر دارو یکے بار ز ظاہر دوم ضمیر اشارت متک

نه آئینه البته دوی را اثبات کرد و یگانگی بحق یگانگی نبود و نشود و فکان قاب
 قَوْسَیْنِ اَوْ اَذْنِیْ اَوْ اُذُنِیْ چه بود یک قوس بود و تو به بین در یک
 قوس چند رنگ آمیزی است زان گمان چاشنی می نماید که محب را در
 گوشه ز او به هجران البته مقروما دای است هر بوزنه بازی که کند و هر
 کشتی و کشتی که دهد البته البته زه و از نزار و زار مانده - مشوقه تمام رود
 کس نموده است حجاب النور لو کشفه لا حرقت سبحات
 وجهه ما انتهى الیه بصره من خلقه - ابوالحسن نوری چگفت
 اگر منم او نیست اگر اوست من نه ام - نخواهد که من باشم او باشد چگو نه
 میر آید فقیضان لا یجتمعان و لا یرتفعان هما که جنید گفت الحادث
 اذ اقرن بالقدیم لم یبق له اثر ای نای ازین پاکی و پارسائی
 و ازین خود کامی و خود نمائی خوش شایه میفرمائی - بیت
 بے منت او تا نائی با من است
 با سنائی زین قبل در مانده ام

سمرسی و سیوم

جوانی شطار در بازار عطار جعدش غنبرین غاش مشکین و ندانش
 کافور لباش شراب انگور عبیر دلپذیر بوی جان گزیر می فروخت و بدلتانی
 دلاز می اندوخت بے نظر بازان در حسن او حیران و بے سرفرازان در
 تردد و همیان بچاره دل پاره از خود پرداخته از جان خاسته بشوخی و
 سرکشی حیران فریاد بر آورد تو کیستی و حیسی و کد امستی تو بخود دعوت میکنی
 یا از درای که بوی او اشارت می نمائی او به آهنگ هر چه
 حزن تر نغمه میکرد و قوے بصورت غزلے مینمود و این چند بیت را ترانه
 وقت و فرمان حال خود می ساخت .

در حسن رخ خوبان پیدا کردیم در چشم کورویان زیبا همه اودیم
 دیدیم همه پیش و پس جز دوست ندیم من بودم و او پس خدا همه اودیم
 دیدیم همه بستان با صحرای بیابانها بستان و گلستان با صحرای همه اودیم
 بان سے دل دیوانه بخرام بینخانه کاند رخم و چمانه پیدا همه اودیم
 در سیکه ساتی شومی در کش و باقی شو جویای عراقی شو کورا همه اودیم

گفتند صفو باز گو نه میخوانی حرف مقلوب می نویسی کز را بر است بازمی آری
 یار استی را بجز مبری گفت ان لم یکر فی ایام دهم که نغمات
 الافتخروا لها و هی قبل الغروب و قبل الطلوع یواستدل شد
 راست بین گشت صدق دان شد جز دوست در میان ندید -

من بودم و او دگران جمله دران محو حاشا که توان گفت که جز او در گری بود
 و کارماندیشه مند باش رخت وجود را هر طرف می پاش بدان
 اے او باش او باش بصورت است او باش تلاش مبنی است تلاش شدنی

نخوترویدی کہ از گلگشت باز اعطار کہ ام بوی شمیمی و چه از تو دیدی
و بجا رسیدی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ است آخر الزمان ہر خلیفہ
بند درست و راست افتد ازین آخر زمان یا فصل ربیع مراد باشد کہ ہوا مست
است یا آخر الزمان عمر و ایام عمر افراط و تفریط ہر دو موجب حرمان و کتمان
و صورت اعتدال موجب انکشاف و انجلا است نشاء کہ حکما کہ اثبات کردہ
اند ہمیرین اعتبار است ہر نشئی مروت و حیاتیہ حیات است۔ ثبوتی و ثباتی
است ابر باریدہ است ہوا را صاف و روشن کردہ است برق توحید لغت
نمودہ است مرد عارف بحق حقیقت رسیدہ است و جان شطار را در کھنار
کشیدہ است و فریاد بحق و داد بر آوردہ است۔

انا من اھوی و من اھوا نا نحن روحان حللنا بدنا
فاذا ۱۱ بصرتنی البصر تہ و اذا ۱۲ البصر تہ البصر تننا
انما تھتہ راست نیکو بدانی و در غور او غائر است و در قعر او قوہ

نشی است انشاء اللہ تعالیٰ بدان فائز گردی و ظفر یابی۔ بیت
بالمحب کاریت بس طرفہ رہے گاہ من او باشم و او من رہے

سمری و چھلام

بادامے عیادت مریض تو از مرض اشکشانے کردم گفتش اے مرض
 تو از دست مرین چنانی یا مرین از دست تو مرض گفت آن مریض کجا کن
 از دستش بنالم از زرد او و زردم بر اے این را ایوب باید کہ او گوید
 اِنِّیْ مَشْهُیْ النَّصْرَةِ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِمِیْنَ مریض مرا میس کرد چنانکہ
 مرا از احساس برد تو بصورت و جمال و لطف غلبی کردی رحمت و شفقت
 علی من بذوق و لذت نظارہ جمال تو خوش و خرم گشتم تو مرا از لطف و
 کرم پر سیدی کہ ای ایوب بگو و اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِمِیْنَ نواز بہ
 راحان جسم تری و از کریمان کریم تری چہ خوش آید اگر این زنجوری با من تا
 بدوری ماند و این غلبی لطف و جمال تو مستقیم و مستقیم باشد کسی را کہ بگفت
 و عزت بر آوردن تو قش ہمان کند شراب ہر چہ بزر تر و تلخ تر باشد موجب منی و
 خوشی بیشتر بود مدائن این کار جز این منت را بر خار زند اندازند صاف
 و تیز و سر جو شس وہ برین بیائے گفتم کلمہ دُب و جملہ اَنْتَ اَرْحَمُ
 الرَّحِمِیْنَ دلیل کرد و بر اے این را محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و سلم شاید کہ او مینا لدی زارد و فریاد برمی آرد و اکربا و اکربا از
 شدت مرض سختی بچ مینا لدرس بعد الزنا یا البخی السبن گرد و پنجد اہل مراد را باید از رخ این
 برہم و شفقت این جہاں بدو نوم درین منت و درین شفقت راحت ہر نفسی غلبی نا آن فصل
 را کار بعد داشت جیل باید با او شور تے چون دم او یار و بریند من است و شینی کہنات از درو لم
 آگاہی دارد و بسیار با من ہر ہی کردہ است مگر با من و برای کشیدن این بلا دامن اشارتے فریاد
 اشارتے تو گفت اندک ہذا شاق الیک کل بخوش بل ترش فحن الیہا حنینا کل الیہا حنینا و فیہ
 با جمال باز گشت و از نظارہ بدوری و در حجاب مستوری لدنے و راحتے دار
 ملہ بریمی کہنت عز الیل است

تغییل

که رسیدگان دانند اکثر انبیاء الوعزم چنانچه معنی و خلیل و کلیم سیلان
ایشان درین جهان بیشتر بود از آن چه معشوق لباس و بستے و با پیرایه سنی
بورای حجب و استار بستوری نظاره می شد و اصلمان و رسیدگان دانند
و این رمز را ایشان شناسند معشوقه را از دور دیدن و باناز و کرشمه و کلا
داشتن لذت و ذوق دارد که در هر سگی اعتناق و اتصال آن ذوق نیست
هر چند مراد عاشق همین باشد اما غلبه شوق و ذوق در آنست خواجه من هر بار
که مرض قوت نمودے مرا بر اے صحت خود خاطر داشتن فرمودے و همچنین خجسته
خواجه من شیخ الاسلام نظام الدین رحمۃ اللہ علیہم وسم همچنین شیخ فرید الدین
مسعود اجدہنی ہر بار کہ خاطر ہر کسی خوش شدے گفتے خداے تعالیٰ ترا در دے
و ہر در میسر نیست جز بہ بقائے این قالب و تعلق این روح با این قالب
بعد از انحلال این بند و انحلال این قید و روی نماند ہمہ درمان شد و این کہ
گویند جلد مریدان در تمنائے مقام پیران و پیران در تمنائے مقام مریدان
ہم برین اشارت است و آن نشانی خرقائی و ہر مہم دین معنی خبر میدہد و در و ما
ابدی است تحتل فردا این آرزو و بر بند باز و در دنیا و ہم گاہ بدر و گاہ ہر ما
باشیم گاہ بوصل گاہ بہجران ما نیم از ہر جنس لذتے و ذوقے را در کنار گیریم
در فقدان و جدائی و گراست و در وجدان فقدان و گرا آئی دانی
و اگر بخشی بشناسی ۔

باز گفتیم اے مرض از الم مینالی یا از پس راحت و لذت گفتے
آن آزادہ کہ بید و شخص آن رسیدہ کہ شناسد کہ از پس آن راحت و الم
نالہ کند چگونہ باشد جوانی بدستش سانی مبدائے سمند سوار جہد را باد
پیچے دادہ و سار را بالکلہ کج نہادہ سینہ کشیدہ لب بندان گرفتہ و چشمگان لغز
جان شان بر آوردہ قصد سینہ آن دل باد و اوہ کردہ و رخس را بدین خوش
تاختہ خواہد سنان بر سینہ اش گذارد گذارد کند نہ آن کہ آن بیچارہ دل ببند

داده عاشق مبتلا گشته سیند را فراز داده با همه عیش ذوق لذت بر خود گرفته
 بصنداله و آئین جان حزین و دل غمگین بدش بهمه آرزو سپرد -
 ای بار من ای دوست من اگر وقتی نظاره ات شده باشد یا با حصول
 عشق بازی دانسته باشی دانی چه گفتم و ای کم الله معشوق عاشق را بقهر خویش
 بلکه پایمال میکرد و ایذا می با فرامیسانید از و پرسیدم گفت والله لنبزه
 ضربه وصولته که لذت و راحت داشت که همواره در تمنای او دیم
 انشاء الله تعالی بار و بجز نصیبه شود -

سمری و نجیب

من القدوسیات قدوس سبح فرمود انا عند ظن عبیدی
 علی العموم اہل خصوص محدث و مفسر منشی چنین گویند ہر کہ با خداوند سبحانہ با
 خویش گمان لطف برد باوے بلطف پردازد و ہر کہ باوے تمنائی گمان تہمیر
 برد باوے صورت قہر باز دتا آنکہ گفتہ اند در آخر وقت باس و یاس نشاید بکج
 رجاء غالب باید این دران حدیث منگل آید یکے خود را چند ہر گاہ کہ در خاکستر
 کردہ پراگندہ ساخت خداوند سبحانہ بقدرت خویش ویرا جمع کردہ پریش
 چو این کردی گفت خونت تو مرا بدین بہانہ و برین شیوہ آورد مگر از عذاب
 تو نجات یابم فضیلتک الرب و رحمہ

اما محمد حسینی میگوید آن بزرگان چنین فرمودہ اند اگر گنہگارے در حق
 باری تعالی گمان رحمہ برد بر دے رحمت کند و اگر ملعی ظن قہر برد بر دے صفت
 قہر افتد محمد حسینی گوید کہ نزدیک من معنی قدوسی بصورت تحقیق یافتہ است ۔
 انا عند ظن عبیدی بی لے انا عند المطیعین بالرحمة وعند
 العاصیین بالقہر ویدہ باشی و تجربہ کردہ باشی و در نفس تو نیز احسا
 شدہ باشد اگر یکے طاعتی بجا آورد نمازے گذارد تلواتے کرد و دعائے
 خواند گمان برد کہ این وقت رحمت است ہر چہ خواہم بیاہم کستی برآرد
 و دعائے کند حاجت خواہد و شکر ت بجا آورد و اگر در نفس یکے جرمہ رفت
 ترسد گمان قہر برد و توبہ و استغفار را گزاید اند کہ بد کردہ ام و باید بدی
 افتد خواہد آن جراحت و آن جرات را اندامے و اعتدالے آید گفتہ اند
 اذ اسماعیل المرء ساءت ظنونه در مجاز نظرارہ شو یکے پیش
 محبوب مرغوب خویش من ساءتے کند انظار شغفت و قبول میکند کنایتاً و صریحاً

بشرط ادب طلب قربت و امید وصلت برد و العکس علی العکس -
 و قد سعی و یجربین اشارت می نماید (ناجلس من ذکر فی او با
 همه است تاملی و بیعت کُلّ شئی بِحِمَّةٍ و عَلَمًا حکایت محبت با هر
 یکے و بدی است اما من ذکر فی تشریف تخصیص بر مطیع تجلی کند بصورت الطاف
 و اشفاق صفت شفقت و رحمت با حسن الصور و اجمال الجمال سازد بر مطیع تجلی فرماید
 و به الحلا الاشکال و اسیم المثال صورتی سازد و آن صورت قهر و نکال او
 باشد بر عاصی تجلی شود -

یعنی صفت
قدسی

چه گوئی ترا محقق شد انا عند ظن عبدی بی عند المطیعین
 بالرحمت و عند العاصین بالقهر و الغضب یکے وقت جان داد
 ملک الموت را بصورتی لطیف مرضی بیند و دیگرے بصورتی غنیف و روی
 بیند این همان دو صفت او بیند بدین دو نوع ظاهر میگردد تامل کن آنچه
 توئی هم از تو بتو ظاهر میشود رحیمی و کریمی رحمت و کرم نعمت تو با تو بصورت
 تو پیش آید و درخ از صفت قهر است قهری را بقهر دهند و بهشتی از نعمت رحمت
 و لطف است لطفی را بلطف دهند عدل و انصاف همین باشد لیس
 بِظَلَامٍ لِّلْعَبِيدِ عذر هر یکے خواسته است و مَا لِلّٰهِ بِغَافِلٍ عَمَّا
 تَعْمَلُونَ غفلت چه نسبت دارد او با ره با تو و تو همیشه بغیض غفلت
 بجا روے نماید و از کدام در پیچه کشد و آنکه گوئیم چو قهر قهر رسد غذا
 نباشد و آنکه در کتاب اللہ عذاب را نشان داد گفت عَذَابٌ اَلِیْمٌ
 ان عذاب مشتق من عذابته الما باشد نیکو سخن است این اما آیات دیگر
 منافی و مناقض این باشد هر یکے را اگر بنویسم سمر از نسبت مختصر بیرون افتد
 قهرے را بقهر دهند آرس عذاب نباشد اگر بسیط بود این مرکب است
 یک جزا و ناری است دوم جزا و مای باقی باقیات را چه گوی
 و عذاب عبارت از خلاف ملامت است و او را تعالی ایزد اایلام

ویند

مطلوب است البتہ البتہ آن کند کہ مولم و متاوی باشد علی فاحش است
 ابن جاہوشد اگر در دوزخیان بر آواز دوزخیان پرس قہری را بقہر داد
 اندر آئینہ بے تاؤئی و بے تاؤم نباشد مثال جُمل و مزبلہ این جا درست
 نیاید زیرا چہ او مزبلہ است و عین مزبلہ ہما بنجارست و ہمان غذا کے
 او کردہ اند اما انسان از جبروت و لاہوت و ملکوت صورتی در عالم
 ناموت و ملک آمدہ پلاس یاس از بر اند از خود را بین اگر یک صفت ^{انسان}
 قہر و تومی افتد حالت چیت فافہم و اغتئم ان الدنیا المنوذج
 العقبی و الاسلام کشف ارج کشف قبور مرد مرشد محقق مبین حقایق
 را البتہ باید۔

سمرسی و ششم

خال سیاه بوقت خیال خود در امر نه الحال دید بر لاکر خا رنگینار
آمد که کمال و جمال تو از نقطه سیاه من است تا از مکدن وجود من بخت امو
بر روی تو نه نهند ترا حسنی شایسته و زیباییت نباشد ترا صبح و صبح
نگویند و دلباشورید و تو نگردد و جهانها در شور و سوز تو نباشد و تو چو
طعاسی بے نمک باشی و لغت بے کلمک تحین و تزیین تو در من است و
اشارت بحسنه و تزیین هم همین روی میکرد رخساره ازین گفتار
حسنة و تزیین شیفته و آشفته برآمد گفت سیاهی را نگرید و سیاهی روی بنمید چندی خود
ستای و خود نمائی کرده است روشن است بر آفاق و اطراف عالم
صبحا تو روی من صبح را خنکی و نازگی دهد و جهان بدان منور و مرف
و آبادان شود هر چیز که هست بمن پیدا است و هر زبانی که هست پیش
جال من هویدا است همه را من آرام و زیبای پیرایه آن من باشد و
خوشی و غمی و سازگاری از من ز اید چشم جهان من نور من بنید و آفتاب
جهان تاب بشعاع من بر آید اگر من نباشم همه بنیایان کور باشند و هر چیز
چنانچه هست جز بکس پر تو جمال من ظاهر نگردد و شنیده سنا من آشنائی
نموده است و مدح و ستایش من کرد - بدیت

کو جمال طاعتی تا مر ترا خصمت بود هر دفع چشم بد خال ز عصیان و شستن
مادر مهربان بر عارض روی من نقطه سیاه زند تا کمال جمال مرا نقصان
نشد از چشم بد مصون ماند -

عاریت مطلع بر اسرار غیب و معنی بر انوار لاریب را حکمی با پدخت
آغاز تا بین التنازعین التخاصمین سخن بالصفات پردازد و کلامی منصفانه آغاز کرد که

الانصاف نصفت الایمان وقضیه فلا و سرباک لایؤمنون حتی
 یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا
 مما قضیت ویستلموا سلیما قضیہم میران منوال اثبات
 یافت است قوله تعالى فابعثوا حکما من اہلہم و حکما
 من اہلہما ہم ازین جملہ تفسیر میکند مرو عارف از میں مخزن البیت
 و از معدن احدیت سخن گوید کہ ان الحق لینطق علی لسان عمر ازین
 کلیت بیان ثانی میکند کہ اولہم من الرب تعالی است تحدیث او از
 سان غیب و تبیان او از جهان غیب الغیب است۔ لفقداکان فی
 الامر محمد ثون فان یکن فی امتی فحضر برین تحقیق سخن و حق و اشار
 حقین فرمود اگر ہر یکے را جداگانہ تصور کنیم نشاء یگانہ در میانہ افتد فاعل
 شغل فعل برائے وجودشے را ضروری باشد مود کاہل و اصل باہل فاضل
 شامل آن باشد کہ از لغت خزائنہ لا تدخلو من باب واحد و ادخلوا
 من ابواب متفرقة و در ذیل جان او بر بستہ باشند مراجعت با خرویات
 آشتی و ہر با شنائی و روشنائی پیدا آرد ما من دابة الا هو الخد
 بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم و در غنہ وجود او موجود
 باشد چہ بالغ زربہ بود کہ عروس احدیت بصورت فردیت مطلقہ نکوہ
 بود از جمال اجمال و تفصیل بر دے جلوہ نکوہہ باشد مردے فعلے باید

ہمہ خون خوردن بر عروسے بجرے قادر تواند شد۔ بیت

جمال حضرت قرآن نقاب نگاہ بکشاید کہ دار الملک ایمان را مجرود یا بد از غوغا را مردی
 خراباتی بہر نوش از صراحی و در جام می بر خیزت صراحی با آہنگ خوش رنگ
 آوازے بر آورد مرد خرابات از ان نوش زہوش رفت جوش
 ہوش بر آمدہ رہ ترک و ہزل جتہ در دل گرفت ہیہات ہیہات از غری
 دلات از شراب شراب طامات بہ اعلیٰ علین درجات گرفت یا مالک

مَا لَكَ اَنْ لَا يَتُوبَ اَسْرَجَاعُكَ دَوْمَرَجِ مَقَرَّازِ تَزْوِيرِ بَصْدَقِ اَمْدِ كَنْجِ
 نَشِينِ خُودِ مِیْنِ دُرِّ زَاوِیَةِ صَلَاحِ وَ تَقْوِیِ عُمَرِیِ بَسْرِ بَرْدِ وَ بِنَائِ عَقِیْدَةِ دُرِّ
 وَ بَقْدَمِ طَلَبِ اسْتَوَارِ اِیْتَادِ وَ جَزْ دِرَالِ مَقْرُودِ مَسْتَقَرِّهِ مَخْلَصِ وَ مَنجَاتِ نَدِیْهِ
 نَاگَهَانَ اَزْ عَالَمِ فِرْدَاوِیْتِ جَمَالِ صَمَدِیْتِ رُوحِیِ تَجَلِیِ نَمُودِ جَوَانِیِ نَفْسِ سَازِیِ
 سِرَافِرِ زَیِّ سَیْنِ كُشَادِهِ مِیَانِ بِنْدِ كَرَسَبَتِ كَلَاهِ كَثَرِ بَسْرِ نِهَادِ وَ سَارِیِ رَنگِیْنِ
 كَارِیِ كَرْدِ سِرْ كُودِ وَ حَیْ دِیِ بَرْ كَرْدِ سِرْ آوَرْدِ بَرِ سَمْدِیِ نِیَازِ مَسْمَدِیِ بَیْهِ
 چَالَاكِیِ وَ چَاكِیِ بَصَفْتِ تَرَكِیِ لَصُورَتِ تَابَكِیِ بَخَنْدِیِ وَ نَخْرِ زَدِیِ بِلَا هِرْ آدِ
 دُرِّ بَا طِنِ اَوْنَدِ اَفْرُ و خَوَانَدِ - بَدِیْتِ

اَزْ بَدِ مَكْنِ شَكَا یَتِ اَعِیْ خَسَبَتِ جُكْرِ
 شَبِّ بَا تَوْ غَنُودِ مِ وَ نِیْدِ اَسْتَمِ
 رُوزِ تِ بَتُودِ مِ وَ نَمِیْدِ اَسْتَمِ
 آوَرْدِ كِهْ تُو نَبُودِ اَوْ بُو دِیِ

سَنَائِیِ نِیْزِ اَزْ صَمَدِیْتِ خُدَائِ اِیْنِ نِشَانِ مِیْدِ - بَدِیْتِ

تُو اَوْنَتُو یِ وَ لَیْكِنْ اِرْ جَبْدِ كِنِیِ
 جَائِیِ بَرِیِ كِزْ تُو تُو یِ بَرِ خِزْدِ
 بَادِ مِ وَ لَا تَقَرَّ بَا هُذِهِ الشَّجَرَةِ سَطْرَ اَزْ كُودِ مِ بَنَشْتَنْدِ بَا شَدِ
 كِهْ حَلِ نَظِیْرِ بَرِ نَظِیْرِ كُنْدِ وَ بَسَارِ بُو دِ كِهْ حَلِ نَقِیْضِ بَرِ نَقِیْضِ اَیْدِ بِیْجَارِهِ اَبِیْسِ اَزِیْنِ تَلِیْسِ
 غَاظِ بُو دِ آوَرِیِ كُورِیْتِ نَدَانِیْتِ شَعْرِ - حُجُودِیِ مِنْكَ تَقْدِیْسِ وَ عَقْلِیِ فِیْلِیْسِ
 دَمَائِیِ اَدَمِ اَلَا كَ وَ مَنْ فِی السَّیْلِیْسِ - مَرْتَعِیِ گَفْتِ - شَعْرِ -

دَوَاعُكَ فِیْكَ مَا تَنْفَعُ وَ دَوَاءُكَ مِنْكَ وَ تَسْتَنْلِیْ وَ تَزْعَمُ اَنْكَ جَزْءُ صَغِیْرِ
 وَ فِیْكَ اَنْطَوِی الْعَالَمِ الْاَكْبَرِ وَ اَنْتَ لَقَدْ یَرِیْدُ بِدِیْعِ الصَّحَا فَفِیْ كُلِّ عَفْیِ تَشَاءُ تَظْهَرُ
 مُحَمَّدِ حَسْبِیْ بِكَلِمِ اِشَارِهِ نَفْسِ اِنَّ اللّٰهَ یَا مُرْكُومًا اَنْ تُوَدَّ اَلَا مَنَنْتِ اِلَیْ اَهْلِهَآ
 تَبْلِیْغِیِ تَامِ كَرْدِ وَ اَسْتَوْقَاةِ اِلَیْ مَنْ یَعْرِفُ وَ یَسَاعِدُنِیْ فِیْ مَا اُولِ - بَدِیْتِ

دُرِّ دِیْ كِهْ سَهْمِ وَ هَمْدِ دِیْ جَوِیْمِ
 بَا اَوْعَمِ دِلِ رُوزِیِ یَكْبَارِ جَوِیْمِ
 سَلَفِ غَضَبِیِ بَاغِمْ اَنْجُورِ اَغُوشِ بَرِ دُشْتِ نُو دُ وَ ضَبِیْعِ خَاوَرِ دُ زَنْ بَنَبِیْ طَاقِ هَمْدِ بَاغِمْ اُولِ غَمِ بَزَرْگِ دُرِّ كِهْ كُنْدِ

بکلی معدوم گردد و نفسی شود عشق و محبت از تخته دل او شسته گردد و اگر
 این دو شهر در طائر انسان نباشد هیچ مقصدی و مطلبی که اعلیٰ المراتب و رفیع
 الدرجات باشد نرسد. عظیم محنت است در دلی که محبت نباشد و جیم با آ
 و نفسی که همت و محبت نباشد و هم چنین حد مرچ و منع حدش از طلب
 اغزا و اشیا و است دیگرے را فائز ظافر بدان می بنید و چشمش بدان می
 ترقد که در من نیست در دیگرے هست یا خود شرفی دارد و دیگرے شریک
 خویش می بنید اِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ
 ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ خدا شرک روا ندارد که کسی در خدای او شریک گردد اگر چه
 از قبیل مثال عقل نیست اما صوری و وهمی را هم روا میدارد و هر جا که در
 دلی حد است ازین دو اعتبار است چه کرده اند حد را آراسته
 اند و غیرت نام کرده اند مرد فاریاب را درین سر جگر آب شد گفت

بیت

مگر تو بخبری کا ندرین مقام ترا چه دوستان حسود اند دوستان غیور
 الغرض اگر هیچ حرص و حد نباشد حد از فضل و شرف بصفه
 تطل و تعری بود باقی اوصاف ذمیمه بیکان بیکان بیان کنیم القصه بطولها
 میشود. چو اوصاف ذمیمه به حمیده مبدل و متوسطی ماند صرف هر یک
 بمحدود شود فی مقام الحلم حلم و فی مقام الغضب غضب و فی
 مقام المشهور شهوت اگر مرد غازی را در حالت قتال غضب
 یارے ندمد از دلی که کارے نرسد و کذ لک حلیم وقت تلکیش و تنقص او
 همچنان غضب و غصه شود از بسیاری امور عقلی و فیه محروم ماند حکمے بزنان
 از جنسے که فردا آمانا و صدق باشد انکار کنند و کذ لک الحکم میگویند همین
 اوصاف ذمیمه و حمیده بهشت و دوزخ و صوفیان فرمایند خدای را
 دوزخ است و دوزخ است بهشت و دنیا و بهشت در عقلی دوزخ دنیا

ہمانچہ ہونا میان بدان قایل اند و ہریان بدان عقیدہ بستہ اند و دوم
 انچہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام و سلف صالح و علمائے بائند
 نشان گفتہ اند و حق حقیقت ہمین است دنیا نوز عقبی است ہر کردارین
 بہشت دنیا داند فردا بہشت عقبی و منہ کہ **الدُّنْيَا اَغْوٰذُ جِ الْعَقْبٰی** و
كَذٰلِكَ الْعَكْسُ و تکرار **الطَّلَام** دل جز بہ مکر و ظلم اوصاف ہمہ
 نیست نفس بہوت و حرص و غضب و حقہ خویش غالب آید و دغاے کذازن
 بخار خیزد بر روی دل افتد دل را تاریک و مغشوش گرداند و آنچہ اکثر
 وقت ہمہ بدین تشت و تفرق رود دلش مثل تابہ سیاہی و تینالے گرد آلود
 گردد و آن دل کور باشد نہ او چیزے را بیند و نہ صاحبش در عکس او چیزے
 بیند چنانچہ کور مادر زاد و روزے روشنائی ندیدہ است و چیزے را
 بجائے بصر نشانہ من از کور مادر زاد پرسیدم و قتی خواب می بینی و کئی
 می بینی او گفت آری می بینم گفتم صورت و اشکال گفت نہ چنانچہ شما این زمان
 با من سخن میگویدید انہم شما آید در خواب ہمہ بدین مثال است و من گفتم
فِيْ هٰذِہٖ اَعْمٰی فُتُوْنِی الْاٰخِرَتِ اَعْمٰی ہم ازین خبر داده است
 چون دل بدین صورت کہ ورت گرفت بیخ چیزے از الہیات و باطنیات
 کشف مردم نباشد و او را بدان شعورے و حضورے نہ اورا اعمی البصیرت
 و کور دل گویند اما اگر تہذیب اخلاق پیشہ گرفت و کدورت بشری را
 از آئینہ دل زدود و شفاف صاف عکس پذیر شد عکس جیرونی و لاہوتی
 بروے پدید آید طالب تحقیق را نظارہ شود ہمہ چیز را بحق و حقیقت
 بیند و در حسن ظاہر غلط را مبالغہ است چنانچہ درخت را مینی در آب
 فرو دبالا نماید و کشتی میان آب بہ مینی کہ بر آب می رود و این از غلط حس
 ظاہر است اما حس باطن در آن البتہ غلط نیست زیرا چہ آن عکس مثبتی
 و متعقی است - این تہذیب اخلاق و تبدیل نفوس بجائے برد کہ تخلقوا

باخلاق اللہ و اتصفوا بصفاتہ از ان نشان دہد بکہ کار بجائے کشد کہ
حق بحقیقت بروے تجلی کند بغیر دعوت نبی و بغیر استماع اخبار او موحد حقیقی
شود حجاب نماند میان آفتاب و دل صاف و شفاف او مغالبہ شود و کس
آفتاب در فوطا ہر گرد و آفتاب را چنانکہ آفتاب است لایتغیر بذاتہ
و لا فی صفاتہ و لا فی اسمائہ بیند ہذا باب این ہمہ تہذیب و
تبدیل از روے عقل و حکمت و ہمت بودہ است چنانکہ حکیم سنائی گفتہ

بیت

گرت ز ہمت ہین باید بصبرائے قناعت شو کہ انجا باغ در بلخ است مژول و جوں و داد و
دراز ز حمت ہی ترسی ز نا اہلان نہ برت کہ از دام زبون گیران بزلت رستہ شد غنقا
مرا بارے مجھ اللہ ذرا ہمت و حکمت لبوے خطہ وحدت برو عقل از خطہ اشیا
اما این کہ گفتم بیانے ہمہ از حکمت و ہمت کردہ است اما اگر از طلب
رب دروے افتد و بدان مشغول ماند درون و برون اورا فراموش کرد و نہ دروے
غضب ماند و نہ شہوت باشد و نہ حرص ماند و نہ حسد ہمہ آرزوے بکلی رو
بانہزام و اندام آرند از زبان خواجہ بتی شنیدہ ام بیت

عشق آمد و خانہ کرد خالی برداشتہ تیغ لا ابالی
خوش آن حلے کہ گردم گرد کویش رخنے پر خون گریبان پارہ پارہ
اے سنائی دم درین منزل قلندر وارن خاک دچشم ہمہ پاکان دعوی دار زن
این سخن ازین آمد عشق بروے زور آورودہ است و از زبان عشق

سنائی مگویہ بیت

من رفتہ ام از خویش برون درون ام از من مرا طلب تو کن من کنون نہ ام
صفت اتحاد و حلول ہم ازینجا گمان بردہ اند - شعر
لا عضو لی الا فیہ محبہ کما ان اعضاء خلقت قلوبا
چشمش مگویہ جز دوست نبی بنیم ز بانش مگویہ جز نام دوست بربان

خی ز انم گوش میگوید جز حکایت دوست نمی شنوم و تش میگوید جز پائے دوست نمیگرم
سرش میگوید جز بر خاک آستان او نمی انتم لحم و دم من پوست و استخوان من همه دوست
من است بدیت

با دوست چو یکجای شده ام صیت وصل بخورم هضم بهال که بودم ازاں کم فتنه و ندام
چون لحم و دم شده است مرا عشق تو بدان من بنزد استخوان و درگروست و خون نام
از مجنون پرسیدند لیلی آمد گفت انا لیلی گاه گاه هست دقت نماز دیگر سنگ زیر قصر
لیلی بود بیت آن دیوانه گرفتاری که عاشقان کوی معشوق کشد بدان شوق و دودق آمدی ^{بیت}
سنگی که زیر قصر دوست ایستاده فطر بر قصر لیلی اگر دوی که مسکن و موطن دوست بقای
لیلی سبب غیرت که در ایشان بود جز منم نیزم آورند بدان سوختن رنگ مثل تاب
ساختند دیوانه از خود بیگانه پروانه دار برنگ برآمد شست غلطید سوخت دودی
خاست آن دیوانه را بدان پروانه رقیبال لیلی راهبر و امن گیر ایشان شد فریاد بر آوردند
که سوختی سوختی بر خیز بغاست ایشانرا می پرسید چه میگویند از پشت من چه میپرسید
و از قاهر جلد من چه میگویند که دلم سوخته است شسته باشی این بیت را بدیت
حاصل عشق از سه سخن بیش نیست سوختم سوختم سوختم ^{بیت}
و با تو سخن بصدق میگویم و درست و راست میگویم ره سلوک را که بسلامت نبرد و اگر
آنکه عشق موجب و دردش باشد همه صرف است و بخشش خاصه است هزار کاهن از سالک
باشند و کاه ایشان بدرجه عرفان رسیده بود میان ایشان همه باز محب شمع و دیگر است
عاشق مرده دیگر است سوخته و دردمند فردی علیده است دولت اصول که نقد و صل
دقت دوست آن بیچاره میوزد او بچنین میگوید بدیت

عجب نیست که سرگشته شود طالب دوست عجب این است که من و صل و سرگردانم
عاشق همه دقت با معشوق باشد و در کنارش بود و همه حظها و لذتها رسیده و هر روز تش
عشق افروخته تر دردد و طلب از سرگشته و بهاره این مستمند دردمند بخیرش و خوش اندام باشد
آسودگی و قهر و آرام از دوی بر شده است مشوقه با دوی گوید من نا تمام تو زان

منی میان من تو بیگانگی نیست با تو یک گشته ام تو چرا گشته راست میگوید همانکه
گفت باینرید اهل المحبت محبوبون بحبتهم آن یکین عاشق راست میگوید
بحق میوزد که حجاب صفات افعال و عجاب ذات صفات بود حجاب ذات
ذات و ادروا و احزنا و الما و احرقنا مصرع -

درمندم درومندم درومند

سمرسی و هشتم

در کام صندھ قطره از جام قهوه چکید صندھ پرواز کرد و ہلاک پیل را
 سبیل تدبیر دید ہر چند تدبیر سخفہ تقدیر است ولیکن گوئید العبد ید تدبیر
 الحق یقذّر سچوں قلم تدبیر لصدق فرست و صولت کار رسید ان تدبیر
 بروفق تقدیر باشد فراز پشہ شد کہ او با آن صغیر حیثہ و ضعف علیہ نونہ پیل
 باشد با او عہدے بقدر و شیفقت کرد اگر تو سفلے بر یک او زنی ہرگز من ترا
 قوت خود ناسازم و غداے خود نکیرم و عقد این پیوند را محکم تربست و رہ امن
 خود بست در ان کار شروع کرد و پس آن فراز فباب شد کہ او با ذباب
 صورت کلاب بازی دایرہ گفت کہ اگر آنجا کہ زخم پشہ است خال پخال
 زنی با تو ہمان عقد عہد باشد کہ با پشہ گرہ بستہ ام گرم افتاد چشم چہان بین اورا
 نابینا ساخت پیل را رہ روش نماند علفش ہم از چوب و برگ آن درخت کہ
 صندھ انجا بیضہ بازی کردے با شنائی دریا و عادتش برین است در چمن نمین
 بیضہ نہ نہد نہاں ترک بر سر درختے یا بر قلہ کوہے دارد و آنرا معما سازد یکے
 دوبارے فیض رساند و ہم از بن جا است کہ نشینش در ہیج بیدا پیدا نیست و
 در جہہ کوہ ستوہ دارد با غوک دریا شنائی قدیم داشت کہ روزگار بچار
 او گذرانیدے ہمہ ان آشنائی در بر او شد گفت مروت و وفا این تقاضا
 کند کہ یار در ماندہ از پا در آمدہ را دستگیری کنند من از دست پیل در بر
 و بیم و ہیج تدبیر قال و قبلیم نیت مگر آنخہ کنار دریا آبی غرقابی است آوازے
 بر سادے بر آری و پیل را طرٹ خویش و عوتے گماری ہر آئینہ تشنہ است
 آب ندارد لا جرم بحس گوش ہمان سو ہوش برد پا در آب اندازد تا قطرہ
 از ان نوشد و در غلاب بلا افتد بیضہ من معصون ماند او ہر بار کہ اندام خوش

را بد رخت میساید بقبضہ من بزین می افتد اصل و نسل من منقطع میگردد و ترا
کھلتے مٹوے میگویم ہر بار کہ مار قصد کند کہ ترا قصد سازد من آہنگے بر سارے
و بانگے خوش آوازے بر آرمم ترا ازان انتہاء شود از ہلاکت محفوظ مانی
اونیز رہ امان خویش جست شبانگاہے آواز کرد کنارہ آب کہ در غرقاب مثل
چاہے بود پیل را دعوتے نمود او آنجا پانہا دسر بسر در غرقاب افتاد۔

اے سالک مالک اے عارف غارف اے صوفی با صفا بوجہ من
الوجہ از سبوح فتوح خویش غرور را رہ نہی کہ ابلیس تبلیس وارد ترا در قعر
تغیر اندازد و ترا غرور بخنور خویش سازد و ازان شور نہ اقل من کل قلیل
ابن باشد کہ بکار خود بر خور دار نباشی و ازان کھٹے حاضر بجال و تمام نتوانی
گرفت اگرچہ باز گشت را امان نامہ یافتہ و دوزخ حسنی را پس انداختہ المبلغہ
وقت منشوش و موسوس و پریشان مانی ہر چند گویم طلست لیل رفت مبع النہار
دخان جن الفنی از اغیار و انکدار نہا رخالی نباشد اگر در خانہ چراغ نہا
بکجہ مشعل و شمعہ جو خانہ بہ دخان منکدر است چراغ منطفی نماید و شمع و مشعل
کشتہ گون آید ہاں ہاں تا اشریطان و راسن و آمان نہ باشی کہ اوترا
از ذوق بدور میدارد و وقت ترا منشوش میگردد و تو ازان غافل تبلی کہ ہمہ
جمال و ظہور بصورت خوشی وقت نماید عکس آنرا چند تفاوت باشد تبلی سیر چرہ
لہ تہہ بستہ اجولے کوزے دندان شکستہ لب بریدہ بینی پستہ مثل پیستہ نہ آنجہ
آن پستہ نقدے دین دوزخ نقدے گشتہ اندامان مزیدے و نقصانے
دارد کمالے و جمالے بر آرد و این ہم گشتہ اند لا بزیل و لا ینقص اما تو
اندیشہ کن بین الاعتبارین چہ فرق دست میدہد و چہ فہم روے می نماید آری
ببت راہ توحید را بقل مجھے دیدہ روح را بنجار مخار

کرتے
فقدے

میان صفا و کدورت و میان نور و ظلمت آنقدر تفاوت باشد کہ
 بعد المشرقین یقین کنند بیت
 تو از سرور کہ باز آئی بدین خوبی و دنیا درے باشد کہ از رحمت بروے غایت بجائی
 زیور ہا بیاریند و قے خوب رویان را تو سیمین تن چنان خوبی کہ زیور ہا بیارائی
 اگر مستوق من بغیر زیور بغیر پردہ کشادہ تر بر در نشیند خود و راے ہمہ
 نعمتہا باشد زیور از تن ویر خالی نیست پوشش خوب از لباس بیرون نیست
 اکنون ایمن بباش ہمارہ توبہ اتباع و اتباع را ہمین فرما تجلیات را با تجلیہ
 و تجلیہ بار اے پند محمد حبیبی در گوش کن و از عقل و ہوش خود بمان۔

مصراع

اگر یار بر آید ہمہ دولت بسر آید

سمرسی دھرم

شیوخ رضی اللہ عنہم بالکثبت والمرسوخ علی الاجتماع والافتقار
گفتہ اند کہ اجل مطالب و اجل مقاصد محبت و معرفت خداوند است تعالیٰ
و موانع ادراک ابن سعادت را چہار چیز شمرده اند دنیا و خلق و نفس و شیطان
و طریقہ دفع دنیا فناعت و طریقہ دفع خلق عزلت و رہ دفع نفس خلافت و رہ
دفع شیطان ساءتہ فضاءتہ التما الی اللہ تعالیٰ۔ نیکو سخن است ابن اما این
فضل در باب کہے است کہ از رہ حکمت و سبیل بہت خواہد سلوک کے کند این چہار
بند پاسے او باشد و بدان طریق کہ فرمودہ اند کشادن آن بندہ با بود۔ اما نیکو سخن
کہ در اصل خلقت اورا محب و محبوب آفریدہ است دنیا چہ وزن دار دکہ
پابند راہ مطلوب شود۔ اگر اقل من جناح بعوضتہ نامند اولاد
را چگونہ از روش او باز دارد۔ اول دنیا عدم و اخر اعدم و جوہ متخلل
بین الحدین شد ہم بدان بازگشت کہ الوجود بین الحدین
کاملہ المتخلل بین الحدین ابن چنیں زایہ فایتے و ہیے خیالے کہدام صورت
پابند شود۔ خلق ہمانست کہ ابن شخص یکے از ایشان است۔ تغیر و زوال از
نفس خویش حاصل رستے ممکن چگونہ باشد این چنیں لاثباتے و لا اعتبارے طلب
و محب و مشتاق را مانع از راہ قدیم از فی و ابی آید۔ شیطان نقش بندی
در نفس کند و رنگ آمیزی نماید و مقرب آن نامند و نپاید ہر خطے کہ حتی
ہو ہم بیکبار رخت و جو و خود را بر بست چہ صورت باشد کہدام معنی
مانع و پابند محب شود۔ مجنون را از عشق لیلی کہ باز آرد و چگونہ باشد
بغیر لیلی پرداز دیکے را بحسن و جمال تصور کن کہ او ہم رنگ لیلی باشد
مجتہل کہ مجنون لحظہ آن طرف کند و خود و جوہ میرفت اگر حمل است

یاسعدی است زیرا چہ دلش لیلی رہودہ است دو دوستی در یک دل
نہ گنبد - بدیت -

چنان ننگ است راہ عشق باری کہ جز معشوق تنہا در ننگبند
و دیگرے میگوید شعر

ولوا سعدا السعدی علی بنظرہ فلا النعمت لنفسی ولا الجمال للجل

اول قدم کہ محب نہاد بر جان وجود خود نہاد گفتہ اند بدیت

بذل مال و جاہ و ترک ننگ نام در طریق عشق اول منزل است

در اہ سلوک و طلب حق را کہ بحقہ بسر نہاد و محب و عاشق باقی تشت و تفرق

دارند جاہ ایشان را در غرقاب جاہ و ہم اندازد مال ایشان را ہموارہ و ذلول

طال و در نفس ایشان را در رنگ آمیزی و نقش بندی پردازد کہ ہمہ وقت

بخطے کہ در حال بوقت پشیمانی باز آرد و شیطان را مانع نباشد جز بہترین

ہزار و تخمین آن آشنا یکہ ذکر افتاد و خداوند سبحانہ و ور بکش یاس بر

سرش زدہ است و او را از محبان و طالبان بدو را آگندہ است اِنَّ عِبَادَ

لَیْسَ عَلَیْہُمْ سُدُلُطْنٌ و او خائب و خاسر از ایشان بدو را افتادہ است

اورارہ روی بدیشان نماندہ است - البیس جز تبلیس نداد و دو محب عاشق

غرق خیال معشوق و محبوب است فرجہ در آمد شیطان نماندہ است

فَا ذَخِلْنِی فِیْ عِبَادِیْ وَ اَدْخِلْنِیْ جَنَّتِیْ وَ رقبہ امان و عصمت قرار

گرفتہ است عَفَا ۱۲ اللہ عَنْکُمْ اَیُّهَا الشَّیْخُ کلامکم خارج عن

دائرۃ اهل الطلب و الادب - بدیت

در دل چو شراب عشق او سیریزی باید چو شمار گیر و ت نگویری

با وصل منت اگر شستی باید با ہر چہ شستہ ازان بر خیزی

این نقد حال طلب است دنیا و نفس و شیطان در ہاویہ ضلال

افتادند و ہما نجا بدست ہمت حمیت سر کوفہ گشتہ اند بیچارہ متنبی نکو میگوید

شعر

یا عادل العاشقین دع فیہ اضلہا اللہ کیف یرشدہا
 بیچارہ کہ او در عشق و محبت افتادہ ہمان گشت از ہمہ چیز ویر اضلال
 پیش آمد چگونہ تواند دنیا و نفس و ہوا کہ برہ خویش کشد کہ او سوختہ کا فروختہ
 در و مندے ستمندے است نگر کہ مکین تنہی چہ یگوید اضلہا اللہ
 اضلال یعنی احباب ہم باشد اے احب یعنی آنرا کہ خداے بخود
 خواند و از ہمہ را ہبا اورا گم کرد از ان خود کرد تو چگونہ توانی اورا
 براہ خود آوردن نقد وقت او این است شعر
 ففی قلب المحب نار ہوی احزنار الجحیم ابروہا

سمرچہلم

وَمَكْرُواْ وَمَكْرَآللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۝

وائے بریگانگان و ائو و مکرُوا راجع برایشان است خیر
الماکرین اے ابعدهم مکرُوا و اقولہم غلبۃ۔ مکر او این
است چیزے نماید و آن بر خلاف مراد او باشد بر قوم شیب علیہ السلام
چند روز جس بادشود تا آنکہ ہمہ تنگ آمدہ بجان شوند ابرے سفید سروے
بروے آسمان عارض شود ایشان ہمہ بآرزو و اشتیاق فرود آئند آتش
بارد ہمہ بدان ہلاک شوند۔ ہمہ بن مثال مکر بر فرعون شود و بر نرود شود۔ چند

لہ ازین مکر ظہور مراد است و آنچه لوازم اوست کہ نسبت ایشان واکرنہ بہ نسبت اولیائی ظہور
بطونہ و بطونہ ظہور است بر حکم کان اللہ و لعینین معہہ شیء و یکون و لا یکون معہہ شیء و هو الان کماکان لا
یتغیر و لا یتبدل بذاتہ و لا فی صفاتہ و لا فی افعالہ بعد و لا کو ان خلیفہ کبریاے است این عوام
و اوصاف متکثرہ و اسما و صفات و افعال و مفعولات تلونہ ہمہ مکر است در کار ان خیر الماکرین شد پس مکر و ہرزورہ از
ذرات عالم ظاہر و باطن را فرود رفتہ چنانکہ رخص در شیر آری صفت خدا از لی ابری را می سردی است اگر خدا کی اوجہ
دانستہ شود صفت کرم بشرطیکہ دانستہ شود بزرگان محقق نشیل کردہ اند حق تعالی ہستی است نیست ناد عالم ہستی
است ہست ناچنانکہ ہوا و سراب بدین میان مکر کہ در و بیچ چیزے نباشد جز ذات تقدس کہ با او مکر نباشد پس میان مکر و
ظہور تلازم کلی باشد پس۔ سلاہ اہل ظاہر کہ خبر از حقیقت کار نہ نزول آیت و کفر و ادعی کنند اگر گویند چنانکہ فرمودہ ہے
بچانمان کہ واد و مکر و ا راجع برایشان است نمیدانند کہ ما ہمد در کرم و جز مکر و خداع و ریاء و نفاق کار ما نیست لہذا
برجہ میکنیم خود را در میال ماہیم و بدان مژدہ و خوش مییم کہ ما چنین کردیم و فلا چنین کردہ و حقیقت فاعل دیگر است و
حقیقت مکر حسب چیزے نمودن و دانستن کہ آن بر خلاف حقیقت است چنانکہ خدا با ایشان مکر کرد و چیزے نمود کہ
خلاف آن بود ایشان بہر ان بسندہ کردند۔ ش۔

سال کارما بر حسب مراد ایشان رود و آخر الامر پشہ و دماغ نرود و در چهار
صد سال سر بد بود از زند تا ہلاک شود۔ قصہ فرعون ازین حکایت معروفتر است
مگر بر علما کند نسبت اعتبار تا سیکہ ایشان نگاہ از ندانین را کارے پندارند یک
بلای دیگر خود دانند المجتہد بخطی و یصیب بدین نسبت و اعتبارات
در دما و فروج فتوی دهند و اگر چه در خطایک اجر و در صواب دو اجر
فلیکن با وجود احتمال خطا فتوی دادن دلیری بزرگے است۔ تحفہ دیگر ہر
یکے اعتبارے و نسبتے دیگر کند و فتوی بر عکس آن و بد شخص و دیگر ہمچنین و
شخصے دیگر و دیگر ابن چنین ہم گویند الحق واحد و چنین ہم گویند
الحق متعدد و چنین ہم فرمایند و آن افاضل علما اند کہ کل مجتہد
مصیب کار بجائے کشید کہ در زکوٰۃ کہ نبی الامام علی خمس
بر پنج ستون مبنائے دین است یکے را بحیلہ خراب کردند نحو کارے کہ دند
زکوٰۃ برائے تزکیہ مال را بود بحیلہ تزکیہ شد تفکر فی نفسک ایہا
الفقیہ کہ زکوٰۃ برائے آن بود کہ منلیم از حد غل و شمع بیرون آید بحیلہ شمع
گشت یا با ذل ترین مردمان شد زکوٰۃ برائے دفع حول کج فقر افرمود مولانا
فقیہ بامرک اللہ فیہما عندک در زکوٰۃ حیلہ درستی کردہ اند و با این
بہم جعلہم قہر دة و خنازیر۔ در دین محمد علیہ السلام منع صورت
منع قلوب است و آن اشہ و اغلط است۔ آری ایشان بہترین امام اند
ہر کہ بہتر و فاضلتر باشد از عذاب برو سخت تر باشد ینسأء اللہ من
یأت منک بفا حشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب
ابن دلیل در فضل ایشان است مخررا صد تا زبانہ و بندہ را پنجاہ فقر
علیٰ هذا۔ دلہائے علما منع شدہ است بدین حیلہ کہ ایشان پیش
گرفتہ اند ہم ازان است کہ از کشتن خویش خبر ندارند نہ بینی کہ در انتہا حیلہ
کردہ اند و اعتبار برائے محامات ما را غیر بود و بدین آن غرض حاصل شد

وہم یعلم العلماء وراثۃ الانبیاء خود انامند۔ در قوت حدیث
آرد نبشتن آن حدیث مرا اینجا مصلحت نمی افتد تحفہ دیگر این است
البتہ برآمدہ ہنہا کنند و ہر یک سخن خود را اثبات کند و گوید المجتہد یحلی
و یصیب۔ اللہم اللہ منار شد او الحقنا بالصالحین
و تحفہ دیگر سالہا حکے کنند و آخر الامر از ان رجوع کنند۔ مثل منہ است
ابتلا عظیم در دین محمد خاصہ دینیت در دینے دیگر نبودم است کہ مارا
ایمان بنا تخ و منور می باید آورد ہمدردین مآیتے و حکے آید و ہمان
منور شد در دین دیگر از بنی بہ بنی منور بود اما در دین ما حکے
شد و ہمان حکم منور شد حکے دیگر قبلہ دوبار کردند و اعتقاد ما
بدانچہ پیغامبر فرمودہ ان ثابت تر شد الحمد للہ الذی ہدانا
بہذا او ما کنا لنهتدی لو لا ان ہدانا اللہ عبادہ اند
و بران قرار دارند کہ ورلے عبادت خدا کارے دیگر نیست و البتہ
طلبے و از لے دیگر در میان نہ تا آنچہ بدین رسد و طاعت استحللے یا نہ
کہ در کارے دیگر ایشان را آن علالت نباشد محققان چنین فرمایند
استحلال الطاعت ثمرۃ الوحشتہ من اللہ تعالی اے عزیز

عظیم مکریت این بیت

در جہان شاہے و ما فارغ در قوج جرعہ و ما ہشیار
ہر متعلے و دانشمندے کہ روح بصلاح آورد ازین قدم بیشتر نبرد و
اعتقادش بدین جازم است و خلق را بدین دعوت کند و اگر کس خواہد کہ
سبب خطرہ کہ فراموش شود مگر شنیدہ باشی مردے گفتمہ اند بیت
مارا بجز این جہان جہانے دگر است جز جنت و فردوس مکانے دگر است

رندی و قلانشی است چو سرمایہ عشق قرائی وز اہدی نشانے و گراست
 با او بر آئند نصیب و نصیب دین بندے دیند گویند ما بر اسے خدا پر امید گویم
 تا در ضلال نیستید مگر اہی را پیشہ خود مسازید و چند اوستا دیکھ پیش ازین بود
 اندایشان ہم ہمچنین بودہ اند بلکہ واپس ماندہ مسوا از خدا دور افتادہ تر قبول
 و فعل ایشان محبت آورد و ایشان شد فی اللہ را روایتہا نبشتہ اند آن روایتہا
 برایشان فرو خوانند و از ان خطرہ طلب و دوسرہ رغبت بکلی باز آرند بلکہ استغفار
 گویانند و خود از رہ ماندہ اند و رہ زن دیگران شدہ۔ آن روایتہا و جہتہائی کہ
 کہ این مختصر دراز شود۔ ہر بنا کمالیت خالی از مزاحمت منقصی نیست
 بادشاہ کمال دنیا تمام دارد ہر آئینہ خصمان و مزاحمان بسیار باشند
 بضرورت براسے محاطت آن پاسبانان و دربانان و چاؤشان نصب
 کردہ تا ہر نا اہلے بہ برش نتواند شد و کمال امور عقباوی بر طائفہ صوفیہ است
 چند بدگوئے منکرے بر بان سازے محبت پردازے و نبال شان گماشتند
 تا ہر نا اہلے برایشان نتواند شد و ازین خط نصیبہ نتوان گرفت ابن ہبہ مکر اللہ
 است بانبندگان خویش و ایشان از ان غافل و اللہ خیر الماسکین
 انخافم مکر باشد۔

و مکرے ہر زہاد دنیا کنند و در دل ایشان اعتقاد این اندازند کہ ورا
 ابن کارے و بیکجہ نیست دنیا دشمن خدا است از حبت دوستی او دشمن
 اورا ترک آوردیم و وزن دنیا عند اللہ کمتر از پریشہ باشد و دنیا بہ حقیقت
 جزوئے دجائے نہ۔ شبلی علیہ الرحمۃ گوید زہد معنی ندارد و زہرا چہ دنیا بیچ
 نہ و بیچ را چہ ترک آرند و دیگرہ ہو گفہ است ما هو الا ترف النفس و ذل
 و مواسات چون دیدند ازین وہم و خیال کس نمی تواند خاست بیکہ خواست
 فعلی ہذا اورا عبرت مائی باشد ابن شرف شدہ۔ نا بودہ مقبولی بود
 او بر عیب مطلع گشت ابن مکر در باب دوست کہ او این را کارے دانستہ

و خود را شرفی فضلے نہادہ و نفس را قطا و لے و تفاخرے با خود باشد
و ہم محققے ار ترک دنیا آرد مردمان بدانش ستابند و داد و بذل
اورا اعتقاد کنند این نیز کرے باشد در باب آن محقق خیر الما حکرین قہر
لطیفہ لطیفہ قہرہ مگر قہرے خفے است و لطیفہ ظاہرے و مردم ظاہر پست
در باب ایشان لطیفے باشد تا کا ربخنی مکر رسد نہ بنی غنی شکر گوید و با او کرے
صریحے با خند فقیر صبرے و قہرے کند و گوید۔ شعر

ولست بمنظار الجانِب الغنی اذ اکانت العلیا فی جانب الفقیر
خود را کار و بارے نہد و خود را بید گرانے سجد این نیز کرے کہ در
رہش نہادہ اند۔ و مقامات و احوال کہ صوفیان شمرند توبہ و رعے صبر
زہدے قہرے قلیے رضاے و ایحہ اللہ محمد صبری رات میگوید آنقدر
مکر درین مقامات نہادند کہ این بزرگان را اطماع بران نیست نورگی
از غایت و نہایت و وری راہ نشان خوش سید ہر میگوید۔ شعر
لولا المکر ما طاب عیش الاولیاء

خود چو گویم او گنتہ است و مَا كَانَ لِشَيْءٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ (الْأَوْحِيَا)
اَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ عَلٰی ہذا رویت ہم از ورے حجاب است بچے گوید
اورا دیدم بدان خوشان و خرم و سرافرازان باشد و نہادند کہ ہزار در ہزار
حجاب در میان رائی و مرئی است ابدال و ادوات و طیرے و سیرے کہ
دارند در ہوا پرند در آب بگذرند و طی ارض از مغرب و مشرق و جنوب و
شمال تحت قدم ایشان باشد و در سہوات عروج کنند و تحت تخوم الارض
روند و جملہ ذویبات با ایشان سخن گویند و شاہد حال اولیا ایشان باشند
و قوام دنیا بدیشان بود و حاضر بودند و غایب شوند و بہر صورتیکہ خوش آید
پیدا آیند یکے میان ایشان بایست و ہزار مردم اورا طلقہ کردہ باشند
ہر یکے بصورتے دیگر ببیند و با این ہمہ آنقدر مکر است با ایشان کہ جز اوتقاے

نداند و اللہ خیر الما کیرین بہترین مکر با این باشد مکر کنند و مکر رجنہست
 مینی و دولتی سینی نداند موسی کلیم را بکلام خوش کردند ابراہیم را غلبت
 عیسی را قربت عیسی میگوید قَاتِلُوْهُ فَاَنْفَخُوْا فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا يَّادُنَ اللّٰہِ
 نیداند کہ خواستہ است قاتلی ببرد و نوز خلق آدم نماید بید قدرت صورتی
 از گلے صلصال ساخت فَفَعَّحَتْ فِيْهِ مِنْ رُّوْحٍ بَاصِیٍّ نماید کہ خلقت
 آدم بدین صفت بود تلی کند بہ تمشلی و تھکلی بغزت احدیت و بحالت صمدیت
 ادا زین مکر دیگر بیشتر میرنشد صفتی بعد انصرام زمان این طالعہ بہ سیاری
 با سلطان العارفین بدان رہے کہ ملاقات متعاد است ملاقاتی کرد و گفت
 یا ایہا السلطان تو گفتہ کہ ہر کسے بچیرے سرفرد آوردہ ما ایم کہ بیچ چیزے
 سرفرد نیاوردہ ایم گفت آری مرد پرسندہ گفت بیچ مگو کہ تو نیز بچیرے
 سرفرد آوردہ ہماں شخص باجنید ملاقات کرد گفت رئیس الطائفہ سید اعموم
 شافرمودہ اید کہ ہزار در ہزار مرد را این دریا فرو بردیکے ما ایم کہ سر
 بر آوردیم گفت آری من گفتہ ام پرسندہ گفت ایہا الشیخ بیچ مگو کہ شکے ترا ہم
 فرو بردے چنانچہ سر بر بنی آوردی۔ احمد غزالی برادر خود بر محمد غزالی برادر
 بزرگ آمد محمد در تلاوت بود احمد آمد سلام گفت محمد آبت تمام کرد اوراق
 مصحف را بر ہم نہاد در سلام کرد پس آن گفت فرزند احمد نہ آنکہ گفت
 رعایت شرع باید کرد در وقت تلاوت چہ جائے سلام است گفت مخدوم
 در تلاوت خبر بودند در بازار کفش بودہ اند یک خادم را بر اے خرید
 کفش فرستاد و در آن حالت این خطرہ مزاحم وقت بود کہ کے آید
 لے قولہ صوفی بعد انرا کہ ما بن طالعہ بیماری استایت از نفس خود است کہ رسم بزرگان دین است چوں خواہ
 حکایت از نفس خود کنند بطریق غیبت ذکر کنند تا نفس را مرنے و کبھی ہرے نباشد شش و قولہ ہماں نفس باہنید
 ملاقات کرد و بچہ دل کہ متعاد است رشن۔

چگونہ ستاند بیاہے۔ همان پرسندہ کہ بابا یزید و جنید ملاقات کرده بود با احمد ملاقات کرد و پرسید این حکایت صدق است و قے چنین بوده است کہ نبشتہ شدہ است گفت آری گفت اگر محمد و نبال خادم پریشان شدہ میگشت احمد را چہ شدہ بود کہ و نبال محمد پریشان شدہ میگشت بحکایت ہر گزہ غم در تمام این کلام ہر شہر مندہ سرفرد و افکنندہ ماندند خود را متبلا بکبرا و یافتند۔

این ہمہ حکایت متعقین حار فان و اصلان بود کہ با تو گفتم از ان طالب چہ میبری کہ ذکرے و مراقبہ کند و تقلیدے و طے در کار دارد و نجاصیت آن نوز و نارے بند آفتابے و ماہتابے بند خوابے بند کہ بعینہ واقع باشد و خطرات و سادس او ہمہ الہام شدہ بود و ہر نفس کہ راند ہمہ صدق و صواب باشد آن سکین در مکرے گرفتار است اورا از ان سر بر آوردن مشکل بود خضر کہ با موسی گفت اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا و آنخو خرنک در میان نہاد۔ هَذَا اَفْرَاقُ بَنِي وَبَنَاتِكَ۔ سبحان اللہ موسی را چنان شکست کہ موسی دانہ و خضر را چنان بکر غرور داد کہ اورا از ان شعور نہ و این گویندہ و نویاندہ کہ میگوید۔ و اشعرا لله اورا بکرے گرفتار کردہ است کہ ہودا ند و بس مصراع اینجائز سد زورق ہر سودائی

نمہ سخنے است این در ویش از بزرگے پرسیدہ مکر با و چہ نسبت دارد کہ گویند و مکر اللہ و اللہ خیر الما کربین اہل سخن ہمچنین گویند استمارت تخیلے و تخیلے است و مکرہ استعارہ لاخذہ العبد من حیث لا یشتعر و استدارا جہ فعلی العاقل ان یكون فی خوف من مکر اللہ کا المحارب الذی یخاف من

لاستدارا جہ

عدوہ الحسین و متفقان چنین فرماید شعر حبیبی مرا التجنی و لکن کل ما یفعل اللہ یفعل و افعال او مثل بہ علی نیست یفعل ما یشاء قسمہ

ما شئت سئل بعض اهل الحقيقة كيف ينسب المكر
الى الله فقال لا علت لصنعهم وانشد -

شعر

ويقبح من سوال الفعل عندي وتفعله فيحسن منك ذاكًا
فعلني ذاك قهار ومكار بمعنى واحد باشد - اللهم لا فاعل
غيرك ولا صانع غيرك فاعصمنا عن القهر والمكر
برحمتك يا كريم يا وهاب -

سرچھل ویکم

خبر ہوئے دراز موئے لطیف ہوئے خوش خوئے شبوہ بازے
 عشق سازے سیمین تنے سرایہ فتنے غمزہ ز نے بروئے عاشق مبتلائے
 بے سرو پائے گر ہے دیوانہ افسانہ حیرانے بے خانانے در نظر نظار
 اش حشمتی زداد و تحمیر و تحسرافقا و کہ این چشمک چہ معنی داشت مطلوبش
 بہن نشین و زیادت جمال و اظہار کمال بود یا اشارت ابن نمود کہ
 چشم من مبین و نظر بروئے من سخن کہ اغیار را اطلاع شود یا خود این
 اشارہ فرمود جمع خاطر باش من از ان تو دو توان من میان ما بجا نگئی نیست یا
 خود وعدہ وصالے در میان نہاد یا تعزز و تحکیم خود نمود یا خود گفت کجا
 تو و کجا این سر و کار ترا با ما چہ نسبت یا خود گفت خلاف شرط کار من
 است و زینہار کردن از شفقت و رحمت من است یا خود بدین اشارت
 پرداخت چنانکہ تو عاشق منی من عاشق تو ام یا گفت بگذار از بن خیالے
 ترا کجا ابن مجال یا خود گفت حالتے کہ میان من تو و بینہ روز بود امروز
 فردا جان باشد یا گفت درون چشم من بجائے دیدہ منی یا خود گفت
 کیتی وصیتی کجا و چشم من و رآئی این ہمہ بوالعجبیہائے عشق است و اللہ
 عَلَیْہِمْ حَکِیْمٌ یا خود رگنہ است قصہ دارم سرا بنجام عجیم یا خود گفت
 باش تا خلوتے شود ہر دو ہر دو خود باشم ہیہات ہیہات فلا یا من مکر
 اللہ اِلَّا الْقَوْرُ الْخَاسِرُونَ

شنیدہ باشی جو آنے را در دار الفاسقین گذرے افتاد و آن سکین صوفی
 صافی بصفوی صغی متزہدے متعبدے صالحے والچے حضورے یا نورے و
 حضورے یکے ازان کارکان بخود دعوتش کرد و راندنم نہایے نمود و اشارتے

حرکت کرد دلہارا آنجا سکوته و قرار سے تمامے باشد اضطرابے در دلش
افتاد شوقے سر بر کرد ز مام تماک از دست برفت عنان اختیار اقبضہ
گست چون بازے از پس حمام افتاد و چوں جوی در پے طعالم سقوط کرد
از کنار و بوس و احساس مساسے کم نشد لباس جیا و پردہ عفت بدو دید
لا حول ولا قوۃ الا باللہ عقد شست خواست منعقد شود طیانچہ از
غیب برخاست برویش زد و لَقَدْ هَمَمْتُ بِہِ وَهَمَّ بِہَا اَشْکَارَا
شد کولا آن ترابزہاں تریتہ بینہا حاضر آمدند و خواست بدایے
احق نادان سیتے دست رستے نداری پاوری در تونیت کجا تو کجا
سرود کار ما ہم ازین حماقت و بلاہت است کہ از مادور ماندہ منور
فہم اِنِّیْ اَنَا اللہ و رگوش جان تو فرو نخواندہ اند ہوش ہوش از سر
تو بدرنشہ است کجا تو کجا جمال احمدیت ترا عمرے در بن صمدیت ببايد
گذارنید چہ دائم باین ہمہ بدین فہم رسی یا نہ اندیشہ کن با توجہ با خند
و مارا چہ دستی و از چہ گرہ گشتی و اگر تھد شہد قن اھلہا نبود
پارگی پیرا بن وجود تو بر پارسانی تو گواہی ندادے آری و اللہ یحیی
بِرَحْمَتِہٖ مَن یَشَاءُ وَ هُنَّ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِن کَلَمٍ و لَکِن
لَا تَبْصُرُوْنَ بَیَانِ اِن مہ کرد کہ گفیم واللہ اعلم

پاروی

سمرچیل و دوم

وقت بہار در بازارے میگشتم عورتے متے درستہ بازارشت
 برگ مینورخت شطارے چندے گرد بر گرد او آن عورت سن برے
 ظریفے ترکے تابکے چابکے شوخے غمزہ بازے عثوہ سانے عشق نمائے
 یامر پر دازے شیوہ ناکے چالاکے خندہ او اموات رازندہ کند فہقیہہ آواز
 سہو مانبدہ سازد ہمہ در پس او او باکے پرداز و لبانش از قباب
 توسین حکایت کند چمنانش از دھویند برکے الالبصار نشان نماید
 رخانش از وجہ قدوسی و سہو حی تابشے مینمودند پشانش از ربوبیت برآید
 نشانے میلانند جنیش از بدر لاهوت روعے رمزے مینمود و آن چند شطار
 کہ گرد بر گرد آن پرکار بودند ہر یکے از دائرہ انامن اہوی و من اہوی
 انا باز نمی ماندند و آن برگ فروش باہر کے رنگ آمیزی کردہ و اینان
 بجان سپاری پڑمراہوے خود دعوت کردہ من چون روم کہ من شفعے مرشد
 و داعی الی اللہ ام ساعتے در وقفہ و تاملے میرفت ساعتے با آوازے نرمے
 لطیفے کہ دلہا را آن سو آہنگے درستی باشد این بیت قصیدہ بر خواندم رباعی
 آنم کہ ہمہ جہاں بفرمان من است سلطان منم و عشق تو سلطان من است
 تو جان منی ہمہ جہاں جان من است تو آن منی ہمہ جہاں آن من است

زام تمالک از دست شد عنان و جاہت و دینداری فرو افتاد بندہ شمع
 از پاکست خواستم مساعفے نمایم و بدولت قربت متعذ شوم ناگہان آن جان
 و آن جانان و آن تحفہ رحمان خلاصہ انس و جان فرمودہ بایست اے مست
 قدم ترا دیکھے ویاورئی روش مردان نیست قف علیٰ رسلک با این ہمہ در
 اثنائے سوز شوق بر من غالب شد شوخی قدمے خواستم پیش نہاد خود چہ نیم

نہ آن مکان دران بازار نہ آن ایستادہ چند شطار ونہ آن نثار پرکار
 من بخود بخبر ایستادہ ہرچہ برداشتہ بودم از دست افتادہ ہرچہ با خود
 راست گرفتہ بودم کثر گشتہ درویشیہ بیخوشیہ در دمنہ بے نوشیہ
 پریشیہ بامن دوچار خورد گشت یک سخن ازین سہ گانہ با تو گویم این ہمہ
 صورت عشق ازل بود کہ ترا بصورت بیگانہ نمودہ ابن چنین آید رود
 نماید نباید دتا تو باشی بار دیگر مشاہدہ ابن صورت نمکنی زیرا چہ عشق عشوہ
 باز است بالہج یکے بد و بار بر یک صورت نہ نماید وجودات حادثات
 ابن جہان را بدین قیاس بر عشق را و رائے و را تصور کن و این اشکال
 و صور را از اعراض او دان اگر محنون از لیلی انچہ یکبار دید ہر بار
 ہمان مہر عشق و امن و وام نغمہ و محنون ہمارہ بسر جہش نیا و یزد
 تو اینجائز سی ابن تو ہماتے و تخیلاتیت کہ واصلان حق دانند۔
 انتم حقیقت کل موجود بددا و سوا حکم فی العالمین توہم

سرمچیل و سوم

محب از محبوب ہواے طلبید و محبوب با محب گوید کہ برضائے
 تو خواہم رفت ترا مردمان چنین و چنین ملامت کنند از ایشان باک مدار
 و جواب ایشان چنین و چنین باشد ہرچہ مطلوب و مراد محبوب باشد
 محبوب باوے آن در میان نہد کہ ہمہ عیوب ازوے بدر شود و غ
 طعن از جان بکلی شوید محبون با کاسہ گداسے چند کاسہ خود را فرستاد
 لیلی در کاسہ ہر یکے آتشے کرد کاسہ محبون را شکست محبون شنود و چند دور
 رقص کرد و مطلوب او اکمال لذت او بود و تمیز او از مردم دیگر شخصے
 را شنستہ بر حال محبون شد لیلی را گفت چہ کم آیدت و ترا چہ نقصان ^{ففت}
 پذیرد اگر شفتے بر حال بیچارہ کنی گاہ گاہے ہم از دور بنظرے آسود
 ماند و بجان خود قرار گیرد لیلی گفت ازین طرف شفتے نیست اما اوقات
 دیدار من ندارد احرقت سبحات و جہدہ بہین زخمے را نشان دادہ
 اند شخص بر محنون آمد و گفت کار ترا ساختہ کردہ ام تو بصوابا بیت او
 از ورای حجاب بردزے و برازے کند ہم درین حکایت گرد
 از سراچہ لیلی خاست محنون نعرہ زد دوازہ ہوش رفت مرد پرید
 افتاد گفت دانم لیلی از مقام خود جنبید مرد گفت بیچارہ تو بیلائے
 گرفتاری کہ تاب گرد رفتار او نداری دیدار او چگونہ توانی
 دید نظارہ جلال در تاب محب نیست - تحفہ دیگر - جلال در او
 ولہ عن جلال است باز ماندن طالب از دیدار نہ آئندہ آن شفتے
 و نخل مہت اما ربوبیت این تقاضا کردہ وَ كَوَّ بَسَطَ اللَّهُ
 الشَّرْقَ لِعِبَادِهِمْ لَبَعُوا فِي الْأَرْضِ وَلَكِنْ يَنْزِلُ بِقُدْرِهِ

مَایَشَاءُ اگر بر خور داری کشتن مطلوب بود بارانے کہ بین
 الافراط والتفریط بود بروز دل کند بسیار انرا تجلی جلال شد ہم
 در اول و پلہ نیت و نا بود از جائے گشتند و از بسیاری مواہب و
 مطالب محروم مانندند و آنکہ گفتہ اند مرید بجائے رسد کہ احتیاج
 بہ پیر نہ اند آرسے۔

بلیت

چوں رسد عشق را ازین حالہ سرد شد گفت و گوئے دلالہ

سمرچیل و چہارم

قوله عز من قائل فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَلَفَعْتُ فِيهِ مِنْ تَرْوِجٍ
 اے عدلتہ حتی صابر معتدل لا قابلا للنفع آنحضرت اوجیات است
 عین حیات در مجوف قابل شکل نافع لفعی کردہ ہر آئینکہ اثر آن عین
 حیات دروے درآمد متصف بصفت او شد ہر آئینہ مستحق سجود ملائکہ
 گشت وجود را دو معنی است یکے الطلاق برداری و اقدام کنند و
 بر حادث زایل ہم ہم ازان اَحْلَ مَسْمُومِ برے اوقین شد عاریت
 بود اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُوْذُواْ الْاٰمَانَتِ اِلٰى اَهْلِهَا ضروری شد
 ودیعت و عاریت قریب الماخذ اند العاریت تعارض ہم گفته اند
 و موت عبارت جز از باز شدن آن عاریت نیست کہ با او نہادہ اند
 لمحہ زندیق چنین گوید جزءنا فخر عند النفع فی المنفوخ لا بدیست
 گویم ہیہات لا بدی نیست اما تاثیر ضروری است اوسریان مگناید ما سریان
 فی گوئیم تعلق و تاثیر مگوئیم مقید مطلق گفتن معنی ندارد اما تعلق فیض روح
 ورہ دین را مستقیم میرد ہم بیک فیض بیک تاثیر تعلق کل وجودات را بیک
 وجوبست دہ قہر را بالطف و خل کن و لطف را با قہر یا میر شاعر
 ففی کل شیء لہ اٰیۃ تدل علی انہ واحد

دہم ازین جا است ہیچ چیزے نیست کہ اورا معبود ساخته اند
 حتی المفرد و الذکر و النحشی و الروث ہر جا کہ کسے است عناصر
 اربعہ را پرستد آتش را پرستد ہوا را پرستد سنگ و گل را پرستد
 سید الاولیا امام العارفین ازین نشان دہد گوید شعر
 و اصدق کلمۃ قالہا العرب الاکل شیء ما خلد اللہ باطل

فیض او این عمل کرد که گمان رب الوہیت شد بیت
 غیر فتم بلا شد بوی زلفت خواب اندر پئے آن بوی فتم
 عافان کبود اندر محزون عاشق لیلی بنود اما در چہرہ لیلی روی جماع
 دید ہر آئینہ متبلا و عاشق گشت آزانچہ آن جماع است کہ با خیال و جمال جنون
 اتحادے دار دآن بزرگوار عین الاشیاء ہم از بن گمان برد این بیت را اولیٰ نظر کن

بیت بحق آن خداے کان بعالم ندیدم جز وجودش ہیچ دیگر
 کمن طعنہ مرا از بت پرستی کہ فرقتے نے میان بت و بتگر
 خذہ ابراہیم بت شکن و آذرت تراش بیت
 در جام جهان نمائی می بین سر دو جهان وے کمن فاش

دیگر ہم از بن میگوید بیت
 خواہی بوصول کوش خواہی بفرق من فارغ ازین ہر دو عاشق تو بس

من روحی دلیل کرد کہ فیض نافع در منفوخ آمد تا تاثیر حیات کرد و اگر برآ
 ابتدا و غایت گوئی ابتداے کم و از عین الحیات شد و انتہاے او باصل مسمیٰ رفت
 تبغیض ہم راست آمد کہ بعض حیات عین جواہ در منفوخ آمد۔ اِذَا اجَاءَ اَجَلُهُمْ
 فَلَا یَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا یَسْتَقْدِرُونَ ہمین حکایت گفت در سوانح خواجہ
 احمد غزالی میگوید او عاشق خود راست معشوق خود راست عشق خود راست مصمصام

خود است الی آخر الکلام بدین بیت تمام میکند۔ بدیت

صیاد ہمو صید ہمو دانہ ہمو ساقی و میخانہ ہمو حراب و پیمانہ ہمو

از عین شنبہ کہ صورت طارے از گل ساختہ و نفع کردے او طار شدہ

در طیران شدے خداوند بجانہ همان مثال را اور دنیا اظہار کرد۔ فہم من فہم

سرچهل و پنجم

مرض عرض است و آن عرض بعضی را عین غرض است خصوص مخفی که
 او حمایت دارد اگر کافر را بگرمی خویشتن گیرد و تخفیف عقوبات شود و اگر با نجا
 و فساد باز و تمحیص و تکفیر سیات او کند و اگر با مومنان صالح اندوز و تکثیر
 مشوبات او کند و اگر با اولیاد رسا و ترقی درجات و قربات کند
 و اگر با انبیاء هم نشینی کند کثوفات و تجلیات ایشان را آبپزی و آجلی نماید و
 اگر اتصال و اعتناق رسل و اولوالعزم پر دازد نشان بے خویشی و کمی با
 ایشان در میان نهد گنج بے رنج نیابد آواز آهنگ بر ساز بے زدن
 حلق قوت کرده دست نهد لطفه قهره قهره لطفه جلالة جماله
 جلالة جلالة جمال لطف و قهرمند رج است و قهر جلال در جمال و لطف
 مندرج نشنیدی رسول الله صلی الله علیه وسلم کاسه پر آب کرده و
 برابر دست بر آب میزد و بر سینه می مالید و میفرمود الا ان للموت
 سکرات بدان ماند شبلی لب خود بمقراض می برید پرسیدند گفت
 بصورتی نمایی کرده است که تاب آن ندارم محمد را از غوث لغوث
 لغوث می برند از لذت اند مال جمال با جلال و لطف از قهر محروم میشود
 ابن مال بدن پیاله می آشامد و این نواله در کام او میدهند و میگویند
 هر چند که تلخ است فرو برد و اضطراب میکند که از افراد به از و او
 میروم افوس -

بیت

نیک فوس که هر دم هزار بار فوس نیک و رنج که هر دم هزار بار رنج
 عتاب عبس و قوتی منقطع میشود و طعن و کوششنا لا یتناحل
 نفس هدنها اند مال می پذیرد و نقیص و تذلیل و کوششنا لبغنا

فِي كُلِّ قَرْيَةٍ نَذِيرًا استفرغ می باید وقتی عشقے باخته تا بدانی -

بیت

ہجران خواہم ضاومل خواہم من تجربہ کردہ ام کہ ہجران خوشتر
نہ آنحضرت عجب از یہا تمام میشود و گفت و شنید ہا سرسبز تا خرمیرسد
ناسخ منسوخ را ورق می پیچد در دشتکتن دندان و رخسارہ بدرمان میشود
مشوقہ بہم کار ہا بازمی آید و عاشق را بکار میسازد و نمیدانی و در سوز
ہجران چہ ذوق است و در بکاے دوری چہ بود و قلب است لاجول

و لا قوت الا باللہ ضرورت شد بیت

اے دوست بیا و لغتہ جانم بستان مستم کن و از ہر دو جہانم بستان

این نذر خوان بِنِ الْمَلِكِ الْيَوْمَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

من و تو چہ کنیم عاریت داوہ خود را باز ایستید فرستادہ خود را باز بخود

گردانید اکنون این بجا رہ را چہ چارہ جز این چہ گوید بیت

خواہی ہوصال کوش خواہی لفراق من فارغم از ہر دو مراعتق تو بس

اما یک امید واریست ہر چند کہ تفصیل شود داغ تفصیلی و نام

اختلاف باقی ماند برین امید طالب گوید اللَّهُمَّ زِدْ نِي حَرَقًا

اَللّٰهُمَّ زِدْ نِي اَرْقًا اَللّٰهُمَّ زِدْ نِي قَلَقًا اَللّٰهُمَّ زِدْ نِي

حَقَقًا اے دیوانہ در افسانہ مانیکو نظر کن انشا اللہ خدا ترانہ دہ

بیت

ہر گد اے مرد سلطان کے شود پشہ آخر سلیمان کے شود

ہر العجب کاریت بس طرفہ رہی این چو عین آن بود آن کے شود

میہات فہیہات ایہا العرفا ایہا السادات -

لے اے حق باغچین بنی خشم و شدت خشم - منہی الارب

سجل و ششم

قوله تعالى - سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّهُمْ عَن قِبَلِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلِ اللَّهُ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ○ سرانجام بعضی مردم جاہل بہ ارادت باری و بافعال و مشیت او گویند چہ موجب و چہ سبب برائے چہ و یکدام غرض توجہ بقبلہ کہ داشتند از ان بگردند آن جاہلان نادان را اے محمد تو این جواب بگو قُلِ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ مرخص ایراست مشرق و مغرب بنا بر خدا است مشرق و مغرب ہر کرا خواہ بدین فہم رہے راستے نماید۔

د
جہ

مقصود توجہ اوست کلاً و جلاً تعین جہت امرے تقبلیت جہتیکہ کردند در ان مضائقے نباشد زیرا چہ توجہ الی اللہ متقیم است اگر و شب منیم و نظم در زمین صحرا جہت کعبہ معلوم نشود بہر جہتیکہ تحریر شود ہمان قبلہ باشد زیرا چہ اصل مقصود بر بنیاد است عارض را بحقیقت عبرتے نیست اگر بضرورت ساقط شود لاینبائی بہ حصول اصل الغرض و اگر پس آن بجزیرے تحقق شود کہ تحریر بر غیر جہت بود نماز باز بگردد اند۔

ہمدان موجبیکہ گفتیم معرفت و توحید اطلاق اجمال تقاضا کرد و تعین تعقید و انحصار روئے نمود ہم ازینجا است چہ در صحرا نماز گذارند سترہ در پیش دارند زیرا چہ صحرا دلیل بر اطلاق کرد و مثلاً و تعین جہت دلیل بر تعقید برائے نشان آن را سترہ کردند شیخ بر کہ پیر قاضی مین القضاۃ نماز دیگر را نیست میکرد و در نیست گفت کا فر شدم زنا رہم بتم اللہ اکبر مگر در ان حالت در فضاے توحید گم بود و در غرقا

دریائے وحدت غوطہ خوردہ برائے اقامت شرع باز آمد و ازان جهان
نشانے داد کا فر شدم ز ناربتم اللہ اکبر۔ عارف و محراب غلطیہ
و پا بر سمت قبلہ کردہ ازان حالت پرسید ند گفت از جتے بجتے تفرقه
ندیدم آیت وَ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فرو خواندم ندانتم کبدا
سمت پا دراز شد آینما تَوَلَّوْا قِسْمَ وَجْهِ اللّٰهِ از حالت اخبار
کرده است بلیت

اگر در کعبہ نشینی مجاور کعبہ من بشم و اگر در میکده آئی غلام می فرو شام
اگر صوفی شوی یا را لباس شوم در پوشم اگر زار بر بندی من آن قیس رہبانم
فکونج رکنی گویم و آن جز اشارت به شش جهت نباشد پیش خواجہ
خویش از واقعہ آن عالم بیانے میکردم و در آن حالت خود را متوجہ
شیخ دیدم و شیخ را بہ سمت غیاث پور سمدران وقت پرسیدمش
فَقَسَمَ وَجْهَهُ اللّٰهِ - محیط ہمہ جہات شد چه معنی باشد توجہ من لبوے
خواجہ و توجہ خواجہ لبوے غیاث پور گفت سوال زیاد تے است
اندیشہ کن ہمہ جہت را یکرو باشد فعلے ہذا ہرچہ رو آر م بدو آورده
باشم کُلُّ شَيْءٍ هَآلِکٌ اِلَّا وَجْهَهُ حکایت ہم از اسماء ارفائے
کل اشیا کرد و جز اثبات وجہ آن شے نشد وجہ آن شے ہمان است
کہ او بدان قائم و موجود است آن باقی ثابت ازلی و این وہمی و خیالی
وہمی بوسہم رفت حق بحقیقت ثابت ماند و صورتے اشکالے را شبہہ گری
کرد جو آن شعوہ ہم بہ بازی رفت شخص شغول بر جا و قرار خویش ماند مردم
با تجربہ را معلوم شد کہ این ہمہ نمایش بیش نبوده است کہ آن شخص فرد تنہا
است ابن ہمہ نمود اے یکرو دیکس الیبرآن تَوَلَّوْا وَجْهَکُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ بیان مارا با شباع با تمام رسانیدہ است وَلَکِنَّ الْبِرَّ مَنْ

ولكن بر همین تقوی است و متقی آنست که از خیالات و دوهویات و ارسته
و به اعتقاد درست بر حقیقت قرار گرفت قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مَشْرِق
را بر مغرب مقدم داشت زیرا چه مشرق و جلا بحقیقت است و استتار
و اغیار و دهمی و خیالی مشرق مغرب اول بر آید بعد از آن فرد درود
من قبل آنکه قولیت قبله شود مقدم با محمد گفتند سَيَقُولُ الْمُسْتَفْهَلُ
قَدْ نَسَرَيْتُ قَلْبَ وَجْهِكَ مِی نَمِیم ما تردد و انتظار تو که امر من الله
آید رو قبله ابراهیم و اسمعیل آورم مقدم تعلیم شد همان بیان افتاد
برای رضای ترا قبله که مرضی تست خواهم کرد و مردمان تحقیق چنین خواهند
گفت جواب ایشان تو چنین گوئی لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ گفتار ماست
ایشان اظهار کرد و جواب تعلیم شد.

سچمل و ہفتم

داؤ و صلواة اللہ علیہم از حضرت تعالیٰ پرسید یاد بلساذا
 خلقت الخلق اے پروردگار من چه حکمت بود چه سر بود چه مصلحت
 بود که خلق را آفریدی جواب شنید گنت کثر انخفيا فاجبت ان
 اعرف کجے نہانی بودہ ام دوست داشتیم کہ مرا بشناسند خود را
 گنج خواند یعنی ذات ام با تنوع صفات با اختلاف اعتبارات -
 جمال من دارم جلال من دارم قہراز من بر آید لطف از طرف من
 روعے نماید قدرت مرا علم مرا سمیع را بصر مرا ہم بین نافع ام واقع شود
 شرور از ان و سرور الی باقی صفات لایتناہی حصر باین اعتبار گنج
 نام نہاد این ہمہ در من بالقوت بود خواستم از حجرہ قوت بصواعف فعل
 آید همچو خواستن مجھے محبوب خود را بنا برین مصلحت و بنا برین حکمت خلق را
 آفریدم انواع ذوات را مخلوق کردم ہر ذاتے منظر صفتے باشد شمس
 آفریدم قمر را آفریدم زہرہ و مشتری و عطارد و زحل و مریخ و کذک
 الباقیات ہر یکے را منظر صفتے کردم کذک الجبال والاشجار والدواب
 کالفرس والبقر والاسد والنمل والحیہ والعقرب وعلی ہذا القیاس کل الوجود
 چندین وجودات پیدا کردہ ام و ہر یکے را منظر صفتے ساختم این ہمہ
 شد آنکس می بایست کہ مظاہر مرا بعین العیان بحس الظہور والبیان شناسا
 باشد مجلس است را افکار حکمتی واضعاً الراس بغض عینی
 متفکراً و متفحصاً ایۃ صورۃ دایۃ بینت تعرفنی بهذا المظاہر
 وتدرکنی بتلك المنافذ فبقیت علی هذا کذا لو فسنۃ
 فلم تخلص لی صورۃ ولم تعبرنی بنیۃ الا صورۃ الانسا ذہبہ فلمذہ المصلحت

ولهذه الحكمة خمرت طينته ادم بیدتی اربعین صباحاً
 فیکون خلیفه فی ارضی و خلاصة فی سماعی و یجب ان تكون
 تلك الصورة مجموعة للظاهر كلها و مجموعة اضاف
 الوجودات و انواع الکائنات بجملتها لیعرف فی نفسه
 و یدرک فی شخصه تا شخص شئ را در نفس خود احساس کند و
 ذائق شود چنانچه آن چیز است او را بچنان نشا شد لیس العیان
 کالبیان و لیس الفهم کا لذوق بالاطمینان بر آئینه حکم این
 تقاضا کرد که همه موجودات در بنیه انسان مرکب باشد او با همه صفات
 خود با انسان یا بد باشد و این همه مظاهر بالفعل در وجود یابند و هر یک
 بوقت و بفرقه و صفت ظاهر شوند و لراقتبیه کنند این همه موجودات در وجود
 یابند و او تعالی با آن دل و هر یک از عکس پر تو او فیض و نصیب
 شده چنانکه حکما گویند الانسان عالم صغیر کما ان العالم انسان
 کبیر و آنچه سفر کنند تا قطع قتیجا و سرائر نظاره شود و بدان از دباد
 ایمان بآیات او بود محققان این سخن را جمع آرند و گویند سفر و حضر
 کن و خلوت در انجمن جو کائنات در عین وجود او باشد و خود سفر کند
 همه شایده شود و این که گویند ان فی جسد ابن ادم لمضغته
 اذا صلحت صلح بها سائر الجسد و اذا فسدت فسدت بها
 سائر الجسد الا و هی القلب عبارت هم ازین است المبار
 گویند القلب رئیس الاعضاء و ملک البدن هم ازین عنایت
 است اجماع یونانیان است معراج لقلب نیست معراج لقلب یعنی
 دل بکبر و به نظر صائب دانست حقیقت سموات و مرامها
 و حقیقت تخوم الاسرار و ما فیها و تحتها معراج عبارت جز این
 نیست با ایشان کار نمی گذاریم ایشان دانند و مقتدان ایشان اما

سخن در خلاصگی و لطافت فہم دل میرود آن اباسہ و شیا طین بنز مطافت
این مضغہ قابل اند و یَحْنُ أَقْرَبُ اِکْبَهُ مِنْ حَبْلِ اَلْوَرِّ یُدْرِید
رگ گردن است و این متصل بل است اقرب از دور یعنی بدل۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم از بیان سابق و از کلام
وائق و از تحقیق فائق ابن محقق شد کہ اگر فلذ اخلقت الخلق انسان را
دارند شاید بے فلذ اخلقت الانسان و ازین انسان انسان کامل
مراد باشد زیرا چہ الانسان مطلق است و المطلق ینصرف الی
الکامل و الخلق ہم مطلق است از وہم ہیں انسان کامل مراد باشد
و ازینجا تحقیق شود اکمل الکمل و افضل المرسل محمد سید الکمل
والاسد خاتم الانبیاء صل اللہ علیہ والہ وسلم بالمہتد و امر سل

ن بے

ازین عبارت محقق شود فلذ اخلقت محمد اخاتم المرسل برائے ختم
را بر تو شائے گویم کہے ہمت کہ او تنگے و اندکے عرصہ پہنچے دارد و قدرے
حلاوتے دروے کو دکان آفرای بخشند و سرسید اور انجائید فرو و در بند
سبب اند کہ شیرینی کہ دروے ہمت اور ترتیب کرد و ندنا مرتبہ نیشکر سید
اصل نمثل درین است معلوم است کہ نیشکر تخمے نذر د شیرہ نیشکر کشید ندیم
جوشانید ندشکر کردند و اوصاف ترک کردند و اوجانید نہبات کردند
و نہبات را مراتب است تو احساس کن از نہباتے تا بہ نہباتے چہاں
پہنم مرتبہ کا رجاے کشد کہ از ان مزید تر نباشد آن مثال محمد و ان
جلہ مخلوقات را بنمیتند آدم و حملہ انبیاء صحتند و ایشان ہمہ را بنمیتند خلاصہ
ایشان را سند محمد را صحتند حدیث خلقت انا و علی من نور واحد
قبل ان یخلق اللہ ۱۱۰ مر بار بعة الاف سنة فلما نزل فی
شیء واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب دلیل برین
کرد کمالے کہ در آدم بود در محمد است کہ لک کمال نوح و موسیٰ
لے کہ بنی کاہ

کلیم اللہ و خلیل اللہ و روح اللہ در محمد یہ نقد موجود بود و خلقت عالم و آدم
جز برائے محمد نشد اناسید ولد آدم بہرین حکایت کرد لو کلاک
لما خلقت الا فلاک ہمین اشارت بود واللہ لو کان موسیٰ
حنیا لما وسعه (لا اتباعی اتباع ناقص بکامل لابی آدم الماحی)
للملل والادیان بہرین بیان ارتباط یافت مظہر جملہ وجودات
علیٰ نزد محمد باشد گوید این محمد کیست و با محمد چیست و در محمد کدام کس است
من اطاعتی فقد اطاع اللہ بیان ظاہرے کردہ است و من
یطع الرسول فقد اطاع اللہ اشارتے صریحے کردہ است۔

ابن عبد کہ گھنیم بیان تکلم معمول بود کنون بنخواہم بیان تکلم معرون
کنیم ان اعرف خلقی را آفریدم تا خود را شناسم علیم بود خواست چنین
شو۔ قبل وجود الاشیاء بہ اشیا علیم بود خیر گشت بر اشیا بعد وجود الاشیا
خود را خود نتواند دید آئینہ باید ساخت تا عکس تو در ان آئینہ پدید
آید و تو شخص خود را مشاہدہ کن جال تو در و نظارہ شود۔ بلیت

یار بستان داوہن از جان سکندر کو آئینہ ساخت کہ در دے نگری تو
لیلی جال خود را در آئینہ نظارہ کرد گفت اے محبوب دیوانہ
کنون نظارہ کن اور ہمہ باشد با ہمہ باشد ہمہ از و باشد دیکہ و باشد
او خود را خود می بیند و خود باز و بغیر نپردازد۔ فاجبت ان اعرف
حائل کلام چہ آمد اصل خلقت را اس حکمت ہمین محبت و معرفت آمد نشیندہ
گر عشق نبودے فلک نگزدیدے و گر عشق نبودے دریا نوریدے و گر
عشق نبودے باران نہاں نہ دیدے گر عشق نبودے سبزہ خرویدے و گر
عشق نبودے حیوان نہ آئیدے گر عشق نبودے انسان بعد بلاغت
زمیدے گر عشق نبودے خدا را کہ نہ رسیدے گر عشق نبودے جال
اللہ کہے نہ دیدے من نمیدانم ازین گفتار من تو چہ فہم میکنی ولایت

است و نبوت است و ولایت تمام گفتم ولایت نبوت، و ابراهیم همچنین باشد چنانچه
 خصصام مر نیام را ولایت را نبوت پوشیده است و ولایت را ولایت
 آشکار کرده است از ولایت به نبوت رسید و از نبوت ولایت را
 احاطت کنند.

محمد حسینی بس کن چند خود نمای و چند شیرین غنی و چرب زبانی
 کنی اقطع لسانك و قصر بیا نك -

سمرچہل و ہشتم

قوله تعالى وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ
 هَذِهِ الشَّجَرَةُ يَا اِثَارَتِ بَعْضُ بَاشِدِ اِثَارَةُ شَجَرِ مِثْنِ
 گویند سطرے باز گونہ خوانند مگر متوی کردند اے اقرباً ہذا
 الشَّجَرَةُ بِالْبَلِيسِ چنانچہ این تبیس رفت گفت اُنْجَبْدَا كُفْتُ
 وَلَا تَنْجَبْدَا ظاہر و باطن جمع شود بیچارہ بلیس درین تبیس شیطان
 گشت با آدم و حوا عکس متوی رفتہ بود و با این ممکن عکس تبیس شد
 اگر سیدہ کند گویند دعوی دوستی میکردی چگونه بدیگرے سر فرو داد
 و اگر کند فضاے طمن بدے زند کہ امر مرا بجا نیاوردی این را
 گفتند ابی و استکبر اورا گفتند وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى اِذَا رَوَّضْتُمَا
 عَلَيْهِمُ الرِّاعِضَ بَرَاتِي رَفَعْتُمُوهُ اِذَا رَمَجَ بِهِ اُفْمُ بُدَّ كَيْ تَقَرَّ
 عَلَيْهِمَا دَرَسَتْ كُفْتُ فَرَعُونَ اِذَا فَرَعُونَ بَرُودُ ورنہ امان در میان
 نینتادے ادمگوید لَعَلِّي اُجِدُّ عَلَى النَّارِ وَهْدِي و این بگوید -
 لَعَلِّي اُطْلِقُ اِلَى اِلَهِ الْمُؤْمِنِي مَكُوتِ جَبْرُوتِ لَاهُوتِ رَابِیْ
 ربان برنجی غایت مانی الباب گوئی -
 مصرع

زین سوہد مجزا آمدوز ان سوہد ناز

ناز بے نیاز باشد چون ہر دو سطرہ را بجا کنی لایذ می این
 طر فافا ہا شود پس عابدین مستحق جہنم از چہ شود و آن بت شکن از بت
 تراش چہا باومن آید فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ و اگر این بودے
 ہمہ بیکار بودے اختلاف آمد شد و درون بیرون ہجوم سکون و آدم
 و قرار نبات یافتے ما اختلف الملوان و تعاقب العصمان و

قرآن کریم کی
 ایت انا عبد علی
 ہی ہے

تکررا جلیدان ازین غوغا فارغ گشتی قهر بر که لطف بر که ...
 فضل بر که عدل بر که ... میرزے قلمبه و فصل آلمن بر سر کرده سبے پر گل
 پست گرفته و با کمر چسانیده و بدست گرد آورده و به تحذیق عینین و تحریک
 شفتین تنبول و زودین کورده و دود و چشم کشیده خنده کنان انگشته به بنی نهاده
 که گردانیده سرین پیچیده با من میگوید پیشین درین رنگداز من نفسی بطیب
 عیش گذرانیم و انستم او نه ابد مطلوب مگر نصیحتی من و رواج کار خود رواج
 اورا تاج و دو راج نور کیم و افصح من به افصح و اشباع گفتیم لا حول
 ولا قوه الا بالله من بدر و تدار گرفته ام و نعم دل سپرده آموخته و نهفته
 بقیامت نقد من است در ضوآن و حور و چنان همه در خیمه وجود دارم
 هم با آن ساخته ام با غیره نه داخته ام آن همه بازی این بود که به آدم
 و حوا باختند و ذراری صلب و لطن بدین مصلحت پیدا کردند و نه چه باشد
 آدم با الیمین بجای آمده گوی تو امان نداده اند بدیت -
 دل در میان پونته نکوشد که نشد جز بر تو فرو نشد نخوشد که نشد
 گفتی که بر نعم از بخوشد که نشد ویدی که نکوشد بخوشد که نشد

سرچھل و لہم

بکر و زچیں اتفاق افتادو آکے طول و عرض او ماشار اللہ تاجہ قدر
 باشد اما عشق اذکر زیادہ نیست جمع سرودہ یکے دزدان میان من نیز
 ہستم یک دختر کے سامنے پانزدہے اونیز میان آب سرود و نغمہ این
 مائیدہ تاکر گاہ بر ہنہ انیم دخترک را جانیے است کہ اگر از عکس پر تو غفلت
 حوزا باشد حوزا جز دعوی خدا کی نغند رنگ رخسار و قد و بالائے اوزا
 امیدو شاب و از احسن صفتے رفزے میفراید بیان من و او یک
 فرشتکے باشد مرا بخود و عیون کر د چنانچہ شے در آید بر دے عروسی با جہلم
 پرند در آن آب بقیاس یک فرنگ مرا باوے اتصال و او نہ شخصے
 از غضب الغیب شاد شد جامہ بر ما انداخت چنانکہ کسے مر کے را
 پوشد در آن حالت خود را مہبدان جمال و مہبدان حسن و مہبدان
 لطفت عین آن دختر و دیدم او عاشق من شد من عاشق او ہم در آن
 میان از من و از ان دختر بہتر عیسی سر بر کرد فریاد بر آورد اذنا ابن اللہ
 میان ماہر دو دعوی افتاد من میگویم عیسی پہر من است او میگوید پہر
 من عیسی فریاد میکند و میجدد از ماہر دو تبریٰ مینماید او میگوید نہ
 اذنا تو ام نہ از ان او من از آن خود ام و خود بخود ام و آن
 دخترک بعد از انکہ میگوید عیسی از آن من است من خود را عین ادی
 یا ہم و آن آب سر بر کہتا تو گفتہ بودم ہمہ منم واللہ علیہم حکیم

سرنچاھم

صوفی کنارہ دریا نشسته از خدا ہے تعالیٰ التماس طول عمر میکرد
 جوانی از دریا بدون آمد یک قدم کرد غوطه خورد صد سال در میان
 آب دریا داشت بعد از صد سال در کنارہ آمد قیہ کرد از شکم بیرون
 انداخت آن جوان صوفی را گفت سہارکت باد آنچه از خدا طلبیدی
 یافتی گفت این خواستہ بودم کہ در ظلمات و شورستان باشم و از معاش
 دنیا نصیب نگیرم گفت اسے مرونا دان از تجربہ میگویم صد سال در تاریکی
 و تنگی و شوری بسر بردی یک ساعتی کہ بخت دنیا روے آوردی بغالبہ
 این آن محنت نبود۔

سہرینجاہ ویکہ

خداوند بجانہ و تہالی باداؤد علیہ السلام گفت یاد اؤد کذب
 من ادعی محبتی فاذا اجهنہ اللیل بنام علی الیس کل حبیب یحب
 خلوة حبیبہ اے داؤد دروغ گفت کسی کہ دعوی دوستی من
 میکند و چون شب شود بخت بد نہ آنکہ ہر دوستی کہ ہمت خواہد بادوست
 خود نفسی مخلوت باشد از آنچہ عاشق محبوب باشد مضطرب و در علق در
 خلق و ارق بود خواب را از سکون و قرار و آرام گیرند و این
 خلاف حال عاشق مبتلا باشد مگر آنکہ معشوق را در بریابد و نیز چنان
 لذت و ذوق مشغول باشد مگر در خواب بخود و حال او این بود کہ خوا
 گرد او نیگر و دو این رسد را اشتغال لذت و ہوائے غیش است کہ چنان
 خواب نہ آرد

اقام خواب نبشتہ اللہ النوم فی اللہ النوم
 باللہ النوم مع اللہ النوم علی اللہ النوم عن اللہ -
 النوم اللہ طالبی را باشد کہ او قائمہ خود را تقسیم کند قدرے
 بخسید تا بوقتے دیگر بغیر محنت بغیر مزاحمت بکار بار مشغول تواند شد -
 النوم فی اللہ اورا گویند کہ با اختیار خود بخسید نوم را اشتغال
 نیک و بہ نیت اعتبار بغیر نیکند تا آنکہ خواب اورا بر باید بہر وضعیکہ
 بنظر آید بطلد -

و دیگر النوم یا اللہ اورا گویند چشم می بندد و استقبال خواب
 میکند و خواب را آرزو میرود و خیال محبوب را در سبب و درست میدارد
 تا خواہش میرساند مگر در خواب خیال جمال محبوب شاہدہ افتد شنیدہ است

رویت اللہ فی المناجر جائزۃ این تدبیرات در عین اضطراب
و قلق است جنوں نے را خواب چہ گذرا یا مبتل۔

۱۶ جنوی

النوم علی اللہ اگر علی اللہ را بہنی میں میگوی خواب آید و
آرامیدہ است و باو سکون و قرار گرفتہ است علم الیقین و عین الیقین
و حق الیقین نقد در گرہ بتہ و آسودگی و خلی غیبہ و حمد و اورا مال ساختہ است
مرد مسافر در منزل مقصد رسیدہ است نعلین طلب از پا بیرون کشیدہ است
عصای طلب در گوشہ تحمید کردہ است خرق و جود را با نشانہ است
و بگوشہ آدبختہ است ماندگی و کوفتگی سالہا از برش فردا فتادہ است
و پنے کیکہ چندین دیدہ است و پویدہ است با خود در کنار آمدہ است
و بدن صفت عمرے برآمدہ است این بیت مناسب حال اوشدہ۔

را کذر

بلیت

من ستی عشقم ہوشیار نخواہم شد خفتہ بہ مشوقم بیدار نخواہم شد
و ہان ماندکم مصطفیٰ بامر تفسیخ گفت و کان الا لسان الکثیر
شیء جلد لا نبی اللہ خواہ ہمہ احوال عبودیت و ہجرای خویش رود در
سید العرفان حق الحقیقت نشان میدہد و صورتیکہ مصطفیٰ او مرتضیٰ را
در بن کشید و بر و قلب و آرام دل در بنی ایشان چکاند جز بر عایت
ظاہر و استنبات شرع بازگشت نباشد۔

النوم عن اللہ من اسبح اقسامہ واقع الذاعلم این
منام قریبے است کہ ایشان اذ لکک کا لا نغامر بل ہم اصلا
خواند۔ اللهم کسے ہم باشد کہ وہم وجود را و خیال انیت را نظیر خویش
از دل بدر بردہ بود پایے راحت و فراغت بر بر تریافت مراد خود را از
کردہ باشد و دست از تصرفات و ہمت مضیلات و جہانی کونہا کردہ
بعیرت دل ادا از تنہا عینای و لا ینا مر قلبی اشارتے فرماید این

چنین کیراگوئی نامر عن الله شاید از و غافل نیست اما چنان بدو متفرق است
از بود و ناپود او چنانست که فایز است نمک را در آب انداخته اند
تمام گداخته و آب گشته جز آنکه شوری با دمانده است اگر گوید نمک
که این آب فارغم برنج صواب سخن نموده باشد

سایه از شبلی پرسید ای الصبر اشد شبلی و نه بود الصبر لله
سائل گفت لا باز شبلی گفت اصبر لله الله باز سائل نفی کرد باز گفت
الصبر علی الله سائل باز همان نفی را عادت کرد و فضا ب المشبلی و لا
و یحک فایس فقال السائل الصبر عن الله فزعق المشبلی و کلام
یتلف روحه - صبر عن الله بزرگه منی فرموده است بریکه
تجلی و کشف جلال شود و او خود را بشرط محبکه عزت معشوق در دلش قرار
گرفته است خواه چشم بصیرت را از دس بردوزد و خود را متحق و لایق
نداند گوید مرا بین و بصیرت مرا بین و نظاره مرا بین و جلال آنحضرت را
اندیشه کن چه لائق و استحقاق باشد فحلاً و ذوباً ناعین بصیرت را نفی کند
خود را به تنم ازان و دیدار باز دارد چیتیم و کیتیم و کلام کسم این حدیث
با خود گوید این الماء و سرب الاسباب و این الماد الطین من
حدیث سرب العالمین - نیکو سخنی است برسد و سداوت اما چون الفلاح
بصیرت شود سرب امکان مانند تجلیات را اختیارات نه او تجلی میکند
این را قابل بصیرت نه فعلی نه آن کلام بزرگوار در فهم این طائفه
دشوار باشد اما قسمی قسمی که در صبر عن الله گفتیم حرف آن کلام همبران
نظر درین مرام شود اهدنا الصراط المستقیم هر شرط شهو خود
استقامت یابد - و دیگر صبر عن الله تجلی بر صورت کمره است و شود
او بطرف خویش دعوت کند مثلاً در خمری یا در شاه بازی و این مرد
شیع سنی رعایت اقبال و حفظ سنت شرع را بریای دارد و آن طرف

و تجلیات بصیرت میکند
او

اقدامے نچد خود را ازان باز دارد و ایم افند این سخت ترین صبر است
والله اعلم۔

سمرنجاہ و دوم

طالب
مترشدے رشیدے (علیہ السلام) سدیدے جو انے بیباکے چالاکے خدمت
ابو تراب بخشی بود ابو تراب از راه اشفاق و الطاف فرمودے بدین
استعدادیکہ توئی باید کہ در نظر بایزید باشی فلما کثر کلاہہ یومًا
من الا یا مر قال الشاب چه خواہم دید بایزید را این جانشستہ خدا
بایزید را می بینم ابو تراب گفت کیبار کہ بایزید را بینی بہ از آنکہ مفتلا
بار خداے را بینی جو ان بر سطح شعل برآمد بہ استعجاب و استعکار گفت
کیف یكون ابو تراب فرمود ہرچہ بینی اندازہ خوبی و ہرچہ در بایزید
بینی اندازہ بایزید باشد طالب را اشتیاق غالب شد ابو تراب
خدمت بایزید برد بایزید در وثاق نبود بر لب آبے شدہ بود استقبال
کردند برہ گذرایتادند بایزید چرمے فرود دچرمے بردوش بستہ
آب برکت نہادہ می آمد پیش شدند جو ان را در نظر او داشت یک
نظر یکہ بایزید طرقت او کرد جو ان مکین خرمیتًا بایزید بوقت خوش
گذشت ابو تراب با اصحاب و غسل و نماز و در دفن و کنن او مشغول
شد خدمت بایزید آمد عرض پوست ایتھا الشیخ قتلته بنظرہ
دیدنی و گشتی بایزید فرمود او مستعد بود من بوقت بودہ ام ہمہ بیک بار
شراب نفط سرچوشے و برچوشے در کام او ریختم بچارہ تاب نیاورد۔
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

درین حکایت چند اشکال باشد چه معنی دارد کہ گوید اینجاست خدا
بایزید را می بینم و چه معنی دارد کہ ابو تراب گوید کہ یکبار بینی بایزید را
بہ از آئینہ ہفتاد بار نداسے را بینی و چه صورت دارد این معنی ہرچہ در
خود بینی بر اندازہ خود بینی و ہرچہ در بایزید بینی بر اندازہ او بینی و کلام فہم رود کہ مستعد قابل بود من بوقت
خود بودہ ام ہم یکبار شراب پر ریختم او طافت آن نہ داشت ۔

فردا آئینہ و صمد قناد در مقام رضوان جمال رب رحمن بنید
بینندگان در مکان باشند و مرئی بلامکان ہرچہ با خود بینی اندازہ خود بینی
و در بایزید اندازہ او ہر یکے را فردا آئینہ و صمد قناد دیت با اندازہ
او باشد کسے ہجو ہمہ بنید و کسے ہجو شارہ و شال زہرہ و مشتری و دیگر تارگا
خورد و خورد و کسے شال برتے و کسے ہجو شرے از نارے فنی ہذا کسے
دیدار او شال شرے از نارے باشد فجاۃ و بختہ شمس انورے
ہاں تابے و تابشے کہ اوست بنا بہ نہ آئینہ یکبار دیدن ادبیہ از ہفتاد
بار دیگرے باشد ہلاکت اورا ہمہ برین قضیہ ربط بہ بایزید دے دارد
کہ در آئینہ اش او تعالی با ہمہ صفاتش تجلی کردہ صفاتش دانستہ جمال
و جمال لطف و قہر این دیدار در تجلی کہ باشد مگر کسے کہ پختہ ابن راہ بود
وانک اندک باران باروزمین را مستعد کند آئینہ نہایتے از دور وید
مستمر افتد اما اگر بارانے پر زورے چنانچہ ابام فوح شد نہ آنچہ جازا
فرد بلا دند ۔ بایزید سبحانی ما اعظم شانی گفت خود را بشال دوز
در شعل آفتاب گرم گشتہ یافت بہ نیابت او بزبان خود سخنے را نہ
گفت سبحانی ما اعظم شانی قولہ سبحانی دلیل کرد با وجود بایزید
اشارتے شافی بوجہ خود کرد و بر بود او نشانے داد و اگر از طیفور چرخ نور
حضور بر آن صفت بر آمدہ باشد جز سبحان اللہ والحمد للہ گوید
قدوسیان جملہ را ہمہ برین قیاس بر و کلمات دیگران را ہمہ برین وزن

نہ گفتار جزا ذکر دار نیست کردار دیدار گفتار همه را بر تختہ نغی فی نفی و طریقی
 و رس فی رس و آیت لمن الملک الیوم **اللہ الواحد القہار**
 برخان کلام او از لے ابدی است سکوت بروے روانیت ازلی گفت
 لمن الملک الیوم **اللہ الواحد القہار** ازل و ابد یکے رشتہ
 تصور کن کہ ہر دو سر آن رشتہ بہم در پیچیدہ باشی یک حلقہ بود و دم
 راہم برین التیام نہ این دم شستہ ام و اما میکنم من و اما من
 درین حلقہ گم اند و او بہ نیت ازل و ابدینو اند لمن الملک الیوم
اللہ الواحد القہار۔

سرینجاه و سوم

قیل فی الخبر علماء امتی کانیا بنی اسرائیل پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود علماء است من همچو پیغامبران بنی اسرائیل اند یعنی چنانچه ایشان را نصیحت و وعظ بود علمای امت من همچون ایشان اند ایشان هم نصیحت و وعظ دارند ہم از سبب این بود کفار و مشرکان ایشان را کشتند و پر دار کردند و پر کاله و پر کاله کردند رسول اللہ گفت انا نبی السیف و الکتاب تیغ و کتاب جز چند پیغامبر را پیش نبود داؤد و سلیمان و موسی و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

باید دانست تحقیق ازین علماء را اللہ مراد اند علماء با اللہ کیا گویند علماء را اللہ چندان معنی باشد یکے آنحضرت معنی آیتے ارادة کلمه و حرفه و حکایت و خبرے از آئینده و گذشته از خداوند سبحانہ تعالیٰ بغیر واسطه بشود خدا تعالیٰ با ایشان گوید بغیر واسطه ازین کلام ازین آیت و حروف مراد من این است و از گذشته و آئینده چنین بود و شود۔ و یا آنحضرت را تعالیٰ تجلی کند مثل و شکل بنینده از ان مثل و شکل فهم معنی کند فهمیکه هرگز در ان خطا نباشد مثلاً شکل بصفت غضب و قهر کرد تعالیٰ را از ان معلوم شود که او سمانہ برین یا بر دیگرے غضب کرد نسبت و صورت قهر

نمود نسبت و دیگر فرشته که غیر جبرئیل است بیايد و از خداوند تعالیٰ حکمے و خبر و معنی رساند و ما کان لبشر ان یکلّمه الله الا وحیا او من وراء حجاب او یؤتیه من شؤلاً و علماء را اللہ معنی علم بذات و صفات او باشد این با صلہ باشد علم به ای علمه و آنحضرت مثل معنی فهم کند از علم به علمه یا فرشته سخن برساند این فهم کلام و را سے حجاب است و آنحضرت بغیر واسطه

سخن بانبندہ گوید آن سخن را بنبندہ از دل خود بشنود و آن چنان بود کہ دل از خدا
 تشنیدہ باشد بدان رہے کہ دل را با ولایت دیا آنکہ گوش ظاہر سخنے بشنود
 از غیب و آن قایل خداوند سبحانہ بودہ باشد و این علم کہ بذات و صفات
 او شود ذات او تجلی کند بصفاتے کہ با ولایت تجلی را بدان اطلاع شود علم
 باللہ این را نامند یا آنکہ در دل الہام شود چنانکہ مردم را در دہا و سوسہ
 بہت ہم بچنان دل و سوسہ کند آن و سوسہ بر اہل تحقیق الہام باشد
 علماء امتی کا نبیاء ببنی اسرائیل یعنی انبیاء بنی اسرائیل
 را بمعجزہ ہو و علمے است مراد او لیاے پس روان مرا بکرامت باشد کرامت
 خارق عادت مستمرہ است اگر بردست نبی ظاہر شود معجزہ نامند و اگر بر دست
 دلی باشد کرامت طوائف لیکن نبی را وقت تحدی انہا بمعجزہ فرض باشد و ولی
 را وقت ادعائے کرامت واجب بود انبیاء بنی اسرائیل احیاء امانت کردہ
 اند علماء امت محمد راصلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نیز یحیی و یسیت باشد بدین معنی گویند۔
 یحیی بالعلو و یسیت عن الجہل و احیاء امانت صورے نیز باشد چنانچہ
 عیسیٰ را بود حکایت ازین کردن حیثیت وین وغیرت شریعت اجازت نمیدہد
 خواجہ من فرمود بدیختی بر نیک بختان خصم شد بر باد شاہ آن وقت افرا
 ساوی ایشان کرد ضابطہ آن زمانہ حکم بجلا کرد ایشان گفتند ما را التفردہ
 میکنی یک التماس داریم بجا آر ما جہانگاہ ہر ولایتے رویم اما اسماعیل شوکان
 پس آن و داعی باشد صوفیان اولیاے خدا در رقص بودند پسر بادشاہ
 بہ نظارہ اکثر اندام خود از غرغزہ کشیدہ میدید پاہ از عجب بر آمد قطرہ قطرہ
 شد صوفیان السیاحی نہ بستند و در میان آوردند و گرد بر گرد او محصور یکدیگر
 رقصہ زدند پسر بادشاہ حیاً و شیطاً برخاست این احیاء بصورت و معنی باشد
 بانہ اگر ازین جنس حکایت بگویم مہلکات شود مہنوز بانہ تہا سیدہ باشد۔
 یارے پیش خواجہ من ایستادہ بود خبر بد و رسانیدند کہ دختر آں یار برد

خواجہ فرمود در خانہ روحب نباشد کہ دیر اخداے تعالیٰ جان نودہد
در خانہ آمد و دختر را با حیات وصحت یافت علماء امتی کا نبیاء
بنی اسرائیل و ما من بنی الا ولہ نظیر فی امتی ہم بر بن بیائے
کہ گفتم موبد باشد۔ در میان اولیائے خداے عزوجل ہجو عیسیٰ باشد ہجو موسیٰ
باشد ایکے راجامہ برود انداختند و مردم نوحہ میکردند درویشے درآمد
گفت این را چرا جامہ انداختہ اند کہ این زندہ است دست گرفتہ
ایستادہ کرد ملک الموت را گفت تو باز گرد اجل او پیشتر است۔

و آنکہ حدیثے دیگر نقل کنند کہ علماء امتی افضل من انبیاء
بنی اسرائیل بدو معنی باشد یکے حکم تبعیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و
وسلم محمد را ہمانی کردند بگو و ہیکہ در تبع او بودند ہر چہ محمد را نصیب شد
متابعان نیز از ان برخوردارند۔ محمد علیہ السلام بمخلص مخصوص است کہ جزو برا
نباشد پس آن متابعان نیز افضل از ان انبیاء باشند بدین معنی و آنکہ موسیٰ
گوید اَللّٰهُمَّ اجعلنی من امت محمد علیہ السلام ہم بدین معنی
باشد و آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ما صبی اللہ فی صلاتہ فی الاوصیہ فی
ابی بکر ہم بدین اشارت است۔ و آنکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بامدادے گذارد ہمہ را گفت روے من بنیید ہمہ دیدند مگر علی رضی اللہ عنہ
روز دیگر علیؑ ہمین گفت ہمہ روے او دیدند جز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بصیرتہ ہمین معنی دارد۔ و اعتبار دیگر ازین البیابنیان نبی اسرائیل مرا
باشد کہ از حجت رسل انبائے میکہ دند بر ایشان وحی و رسالت نبود
مومنان مخلص بودند از حجت انبیاء چیزے انبیائے میکہ دند ہر کہ اولیاء
امت محمد را اقرار کرد و ایمان آورد و ہمہ انبیاء ایمان آورد و بالعکس
علی عکس نہا و السلام

سمرنجاہ وچھلہ

وقتے از کنبایت در شہرِ حجرات میر تقم آن سال اندکے اساک باران
 بود از سبب کم آبی و بے گماہی مویشی بسیار تعطیشد و یدم بزیر درختے
 مردارے افتادہ است ز اغان و مردار خواران بہ ان افتادہ میکند
 و منور و ند زانے بر شاخے نشنہ میگفت اللهم واسع المغفرت
 وسعت علینا رزقا بفضلک یا رحیم یا وھاب یا کریم یا
 یا قوۃ عظیم شکوے شفتن این کلمہ در نفس من آمد بعجب و تعجب اندم
 کہ اہل وہبہ را مصیبت زدہ ایشان را جزا استرجاع و قسبرہ و ردے
 نماندہ و ز اغان را از فراخی نعمت شکرت و محمت زیادت شد با خود گفتیم
 یک غنی را امیر اندھمانے چند فقیرے تازہ شود حصار کہ حضرة گورش میکند
 گر شکی کوزش کردہ تا بر زمین خپانیدہ نیم دانگے مزدوریش دادہ کالم
 نانے خرید خور و چشمش کشود و حمد و ثنائے خداے عز و جل بجا آورد۔
 قہر لطفہ لطفہ قہرہ جمالہ جلالہ جلالہ جمالہ مرا و
 معقان از بن گفتار تجرید نوحید و تفرید وحدت باشد ایشان گویند کونہ
 وجودہ وجود بر ماہیت زیادہ نیست و اگر بدین اعتبار گویم ہماں قہر
 و رباب یکے شد اہل دولہ و اوقارب و عشار و مصیبت زدہ شد
 و ہماں قہر سبب نازگی و بگریے بدین اعتبار قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ
 شود۔ جلالہ جمالہ جمالہ جلالہ جمالہ ادل و لمہ جلال و جلال
 باعتبار جمال و ہماں تابش آفتاب میوہ را پختہ کند و دیگری را گندہ سازد
 موسی گفت رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ نہ چنین بود جاء موسی بلا موسی
 ولم یکن شیء بموسى من موسی اگر چنین بودے موسی ادنی
 ملہ یعنی بشنیدن ش

أَنْظُرْ إِلَيْكَ بَحْتَةً وَبَتَحْلِي أَوْ خَرْمُوسِي صَعِيقًا نَشَدَ وَ دَكَّ جَبَلٍ
ہم نشدے زیراکہ ہمان یک تجلی بود کہ موسی را بیہوش کرد و کوہ را پرکالہ پرکالہ
کہ خَرْمُوسِي صَعِيقًا اِز بَس لَذت فُودُوقِ یا اِز بَس ہیت و خوف موسی
نذانت کہ کوہ وجود او سبز شہود او شدہ است خود را نخت فانی بایستے
بود آنکہ شہود وجود موجود بودے - لا حول و لا قوۃ الا باللہ - چہ میگویم
موسی در جمع بود آنکہ گفت اَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ اگر در جمع الجمع بودے گفتا
را حاجت نبودے بعینہ در عین وجود محو آثار شہودشست ابو بکر گفت یسمع
من انابحی یکے در جمع بود و دوم در تفرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از
جمع الجمع اشارت کرد یکے را گفت لذت از آہنگ خود گیر دوم را گفت
گران شک مشو -

وصفات اللہ حقیقی است اضافی نسبت اگر سخن از جمع گویم اضافی بڑے
و اگر از جمع الجمع گویم حقیقی باشد قہرہ لطفہ لطفہ قہرہ اثبات شدیانہ بین اعتبار
کہ بیان رفت اما حقیقت سخن ہمان است صفات اللہ حقیقی است نہ اضافی
جز یک وجود را وجود اضافی گفتن شرک جلی باشد ہو ہوا ہوا لا ہو
حکایت ازین میکند کہ وجود زاید بر ما ہیت نیست سبحان من لا یعلم ما
ہوا لا ہو سخن زیا دتے است فکذا لک ابن ہو و کیف ہو - و اللہ
اعلم کہ نقطہ بغیر صورتے و حرفے و اعتبار جہتے تصور کن و آنرا بعینہ حقیقت
وان - والسلام

سمرنجاہ و پنجم

منصور کیے از ابدال است و او از میان ایشان آزاد است یعنی
تخلیفاتی کہ بر ایشان است از دے برگرفته اند عمر او واللہ اعلم تاجہ قدر
باشد او گوید حسین علی رضی اللہ عنہا را اتابکی کردہ ام حسین را زادند و
در کنار من دادند روزے چنین میگفت عارفے در غمارہ می آید می شود
و متانہ برون شود در خانہ عورات آن کارہ در آید بدان کار مباشر
شود و بیج از معرفت و تجلیات و کثوفات او نقصانے نہ پذیرد او
مردے آتش مزاج بردے او گفتار چون و چرا میرنہ شنوندہ راجز نکو
با او چارہ نہ۔

این سخن را محملے است محملے سدیدے اعتدالے صحیحے یکے چنین مبین
است کہ از قبیل و ما قتلوہ و ما جملبوہ و لکن شبہ لہم
باشد یکے میان ایشان در مینانہ شیند کہ شاہد و ساقی و حریف و مطرب
با دے باشد می میان چند نفر بود او آشامد و کارہے کہ در ان مجلس باشد
کند و در حقیقت امر نہ او دہے نہ حریف نہ چیزے دیگر نمودارے بش
بنود۔ یکے از بن طالیفہ بایستد ہزار در ہزار مرد اور اور حلقہ کردہ باشد
ہر یکے اور بصورتے دیگر بند و ہر یکے اور ابہ نشانے و میائے دیگر
گوید ابن چنین کسے ہر چہ کند کند اعتما در انشايد۔

محملے دیگرے را عمل سازد و عورت آن کارہ را از عالم غیب
بصورت او متمثل آرد چنانچہ

ۛ

مے عمل گردد بہستش میکدہ مسجد شود

این نیز واقع است از خواجہ من مولانا فخر الملت والدین بھوری

حکایت میگفت سوگندان غلاما و شاد و مولانا شهاب الدین کنوری را
 سوگندان میداد اگر من نوع دیگر میگویم گواهی بدهی شبی مولانا محمود یعنی
 خواجہ من نقدے بدست داد و گفت برو از خار خانہ شرابے پر کن پیوچ
 بیار آور و دم مرا فرمودند قدھے پر کن مرا بدہ سپس آن گفت یکے تو بخور
 سوگندان غلاما شد او گفت شہد سے ہو و خالص و خوشبو کہ در پیچ
 مشک و عود و عنبر و گلاب نیافتہ۔

و اگر فرض کنیم چنین بود کہ مے را بعینہ خوردہ است و این کار را
 بر عورت است بیگانہ بفعلاً و حسہ کردہ است و عرفان و تجلی اش کم نہ گذشت
 چنانچہ گویند و گفتہ اند معصیت در مقام ولایت دلیل بر مراجعت
 کند و در مقام محبت دلیل بر منفعت کند و در مقام معرفت دلیل بر کمال
 کند۔ محمد حبیبی بن حقیقت بعلم یقین و فہم لایزین میگوید کہ دوزخی اند انا و
 اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نہفتہ اند ہر چند نفس ایشان
 نقاضا کردہ است از گفتار و کردار کم بخودہ اند ایشان را در دوزخ
 اند اند با ایشان گویند آرسے ہر چہ کہ دم من کردم ہر چہ کہ من کنم
 اینک منم نہ گفت و فہم بر تجلی ام چنانچہ در دنیا بودم مرا بدہ ایند بہ بند
 بناسید بسوزید۔

اے عزیز این سخن بر تو شکل شود امروز عرفان را سر در مے
 میباشند شکم در مے میباشند و جے و عجز و عرفان و تجلی ہمہ باقی بہ این سہ در دامن
 عارف پیوچ و در میوز و با و جاع گرفتار شد اینست و چینیہ میکند آہے و گرتگی
 دارد البتہ متوجہ رنج نصبت مبدل گردد و کذا لک فردا آسنا و صدقنا۔ روح
 ابو علی سینا ہر چند فرمان شد از رہ محمد آمدہ است یا خود میخواد بہا پیوند
 گفت خود بخود آمدہ است فرمان شد کہ بعد بعثت محمد ہمارا رہ نیست جز رہ
 محمد باز گردانید و در حاویہ کمال و غلاب بدارید و عرفان او باقی است

لے درویش درین جهان و دران جهان بل من الانزل الی الابد
 آرام و قرار و پر خور داری و آسودگی جز بہ اتباع محمدیت و گفته اند
 الطريق الی الله بعد و انفا س الخلاق و المقصود واحد
 آسم چنبن است ثانی گوید

بدیت

کفر و دین هر دو در رهت پویان و حده کلا مشرک له گویان
 مستند و لے نہ آسوده اند و نا بر خور دارند از شہو و مقصود و خوش
 چنانچہ مقصود ایشان است بر نخورده اند فرض کردیم یکے را شب گذشت
 تاریکی شب نما ند صبح دمید آفتاب بر آمد چاشت شد عجب و استار از
 وے رفت اما چه میگوئی روز مغرب باشد هر طرفیکہ چشم میکشاید خاک و چشم
 می افتد سخن خج ابد گوید دہانش پر غبار گردد اگر غبار قوی باشد رہ سبیلے
 نہ بیند - جز سبیل در و بیل نباشد آنچنان کس را شب خوش است از روز
 را بدیل سارہ و ہمے رہ میرفت و او را نجا گم گشته است و بیلے سبیلے نمی بیند و نمی تواند و آسے -
 مصطفیٰ اندر جهان و آنکے گوید زرہ مبت آفتاب اندر فلک و آنکے گوید بہا
 یوسف تجلیات و کشفات خود را مغشوش و ممتزج بملک دید ہر آئینہ
 بہ عرضداشت پیوست بعجز و حاج و زاری دست بر آورده گفت
 رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمَلِكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اے
 مشاغل عن عین الحقیقت قاطر السموات و الأرض ابن ہرگز
 تست درین جهان و دران جهان جز تو و تکیہ نہ آنت ولی فی اللہینا
 فالأخرة - بترسد نیاید زر خالص منشوش گردد و روز روشن منبر و کوش
 شود میگوید تَوَقَّيْتُ مُسْلِمًا مَرَّاصًا کن و صاف بر آوریکی از آنہا گردان
 کہ لائق محبت و مجلس تواند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را اعتبار
 دادند می مانی یا بازمی گردی گفت الترفیق الہی علی الحسب الاوفی
 مراہین تو باشی بس - والسلام
 ۱۰ دلیل مبنی ہلکی از وبال ہش -

سرینجاه و ششم

اجماع اهل عقل و اتفاق اهل فضل است که درجه نبوت بلندتر از تصور ولایت است اگر ولایت عبارت از قربت و معرفت و اطلاع بر اسرار وحدت است و نبوت از دعوت و رسالت باشد شد ولایت بدان ماند یکجے در ہر باشد و نبوت بدان نسبت دار و کسے بر و ر بود اکنون مگر کجا بر در و کجا در بر۔

اما محقق است و معلوم بحق حقیقت کہ نبی نخست درجہ ولایت را بہ تمام و کمال رسانیدہ باشد و بدان محظوظ و فایز پس آن ہدایت نبوت باشد ابو یزید ہمدانی اشارت کند اول در جہت النبوت اخروہ جہت المولایت و انحضرت صوفی متالہ بر عکس این سخن گویند مگر ازین قضیہ غافل اند کہ تبع محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاصل و الہیہ ظہرے باشد و یکجے را در خطرہ نظیرے نبود و افضل من انبیاء بنی اسرائیل سفینش گفتہ ام اینجا ہمان اثبات است ہذا باب اندیشہ را پیش سازو از مبثہ شیر آشیان بردار کہ نبی گوید یا لیت رب محمد لہم خلق محمد ازیرا جہانم نشینی ہر بانی فرستادہ اند و از بر برداریتادہ کردہ اند اینجا دو بلا است خلق را بہ محبوب دعوت کردن عاشق از چشم خود بر غیرت است او چگونه تواند دید کہ دیدہ و یکجے نگردد۔ و یکجے از یکجائی پرداختہ بہ یکجائی اشارت نمودہ

ایہما الشیوخ انتم قلتہما بالثبوت والمرسوخ کہ مروثہ فارغ ہوت خود بہجاد و صلت تجیہ منہ بہتر استغفر اللہ
مرا بخانہ غار بزد و بسپار و گر مرا بنم روزگار سپاری

بیز چند مراد برائے منی را کہ سیر شتم ازین زیر کی ہناری
 نہمیری تو مرارہ خویش گیر و بر ترا سحوت بار امرا نگوں ساری
 اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اِنَّا نَا اَكْبَلُ سَاجِدًا اَوْ قَانِيًا يَحْدُرُ الْاٰخِرَةَ
 وَيَرْجُو رَحْمَةً رَبِّهِ مَا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا
 يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ه اَمَّنْ هُوَ
 قَانِتٌ اشارت خلوت خانہ ایت کہ جز محب و محبوب را نگہبایش نیست
 مَسَاجِدًا اَوْ قَانِيًا در افتادگی است کہ میان عاشق و معشوق برود و
 گمانی از حالتی است کہ عارفان کار نشانند و دامنان یار دامنند -
 يَحْدُرُ الْاٰخِرَةَ چہ ہر یکے ترس است کہ نباید آخر کار ازین خلوت
 خانہ بروز و برازشویم و از بر بردارایتم۔ وَيَرْجُو رَحْمَةً رَبِّهِ و ہر یکے
 امید دارد کہ این حالت بر صفت استدام خیرین باشد و خیرین بود
 از پنجا نامہ کند۔

بلیت

نزد عشقت راست می باز منی ترسم از آنکہ کعبتیں چشم غلطائے مرا بازی دهد
 قل۔ بگو اے محمد کہ واقف اسرار سے و عارف حالت خلوتی و قوی کہ
 پیشوائے مقربان منی در ہنما سے توحید و وحدتی ہرگز برابر نشوند انا نگو
 برا سرے و را بر الودا واقف اند نہ آن مردم کہ در اسفل اصغین
 گرفتار اند۔

این عبارات و این مناجات و ازین خرابات کسے پند بخیر و مگر
 خداوند انیکہ از سکر صبح آمدہ اند و در بہن حالت صحو بالذات سکرانہ یشنیہ کان
 ہر سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در ایما الحزن و البکا آہ چگونہ در
 بکا و نال نباشد ہر چند محبوبش۔ و بر است اما در خلوت معاملتے است کہ
 در خلوت نیست الیس کل حبیب یرید ان یخلو بحبیبہ رمزے ازین است
 و آنکہ گویند خلوت خلوت یکے باشد ولیکن فضلے است نامحمد و چنانکہ اہل کرا

اگر امت نفع است تا محدود اگر سهم الغیب افتد آن نفعی است محمود و اگر
بعضی افتد تا محدود چند در چند است بیچاره ابوسعید در شمار بزرگ درختان
مانده است

آرے آرے محمد حسینی هر چه گفتمی برسد او رسد بود اما محبت اگر ره
محبوب در دوری بیند آن دور بودن به از حضور باشد رخسار پستی کار دیگر
است و رضا جوئی کار دیگر - همان و مان نفع انبیا را بر یک اولیا سخن ایشان
غیش را بر ضایع او در داده اند ایشان گویند -

بیت

اگر دید وصاله و برید هجری فامر کما ارید لما یرید

بیت

اگر مراد تو ای دوست نامروی است مراد خویش و گراز تو من نخواهم خواست
اتفاق اهل عشق است در خوشتر از در مان است و سوز بهتر از بوی
در بمان است گفتار ایشان است

بیت

پیران خواهم ضاملا نخواهم من تجربه کرده ام که پیران خوشتر
همان دمان محقق شد که درجه انبیا بدان مبنی است که با صره بصیرت
اولیا هر چند نیز نرسند احساس تواند کرد و آنچه گوید رَبِّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ
الصَّالُونَ و دیگر گوید تَوْفِئْنِي مُسْلِمًا و الْحَقِيقِي بِالصَّالِحِينَ
این هم حکایت از جمع الجمع و جمع نسبت به جمع الجمع علی است و آنچه محبت
آرند یغبط الانبیاء آرے هماره اهل در در این صورت کالحب
علی المقلی - و ایشان هم بدین آسوده اند دانسته سمندر در آتش که
ابراهیم چه مبارک دانسته امی در قدر دیا که مبارک اللهم الهنا
مستند است

سمرنچاہ و ہفتم

طرفے از شب قضا مگر گزشتہ بود و مرا از گوشہ احزان عبور میر نہ بادے
 ہچو زلفت مہر و یان پریشان و جانے ہچو عاشقان بے سیم ناخوشان درون
 راگداز مسجد فرمود منارہ ایستادہ در گذار بحقیقت نہ مجاز امر دے اجر دے صورت
 لا موت را نمونہ و جمال ملکوت را گلگونہ از سمت سما فصول نزول بر خواند
 فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا مثلے نمود و از امر و شاب ققط بالقطع بیانے
 کرد و در اعضا تمایلی فرود از کرشمہ و ناز خیالی ز راند و بخود وجود آمد گزشت
 اعضا و از قضیۃ العالم تنبیر و کئی متغیر محادثہ شکل نشانی داد
 کہ اکبر و اصغر بر جائے متقیم و کبریا و صغیرت بباقی چنانچہ مطلوب است
 من کہ بر مثال حد مکرر بودہ ام از میان کئی ساقط باین کہ نتیجہ بدیہی ظاہر
 گشت فالعالم حادث کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ - بیان او
 تمامتر کرد و در عجیب و یکرنگ با آن شدت طلب بآن کمال رغب و رمن نیاز
 و بیزاری سرفرازی بنداری داز دے ترحم و لطف و نزوف و دلداری
 خدہ خود را از لباس بیکانگی و از پردہ یگانگی برہنہ گشت مرا بہ ستم و تمسک
 و از پیر من ہستی من تجرید کرد و خود بہ ستم و تمسکاری و خود بزور و زاری در
 من نشست آہ آہ چہ گویم با تو تحریر جنای نماید تقریر و فانی کند کہ چہ
 ذوق و شکنجہ و چہ راحت و برآمدگی و چہ منی و چہ ذوق درستی و رونہ
 مرا محفوظ کرد و ایم اللہ و بحرمت النبی المصطفیٰ و بحرمت العلی المرتضیٰ
 کہ ازین واقعہ ہفتاد ہفت بار برتر برآمدہ باشد الی ساعتانہ غرض
 دریغ و زخم و عجب از دُر دجوا ہر کہ آنجا ظفر افتد - حاصل حدیث این
 حادثہ و فلک قصہ این غصہ جز بہین بیت فرو اتوان خواند -

بیت

وقد جاء في قميص الليل مستترا حفظا عن الاغيار والنظر
فكان ما كان مما لست اذكره فظن خيرا ولا تسأل عن الخبر
همبرين قريب ايام خديتے بدین منی گفتے بودم۔

بیت

المنت لئلا شمس راسحه بود کا مرو ز مرا برخ آن مه نظرے بود
درو صف نیاید که چشیرین و لیج است این است کز د جان دو عالم خبرے بود
من بودم او و دیگران جمله درو محو حاشاک تو ان گفت که خبر او در گریے بود



سرنجاء و ہشتم

شبے با ماہ روے ہلال ابروے چہ نور شیدے گلنزارے لالہ
رخسارے مہافروزے خفتہ بودم قدش بلند ہچو سروے جہدش دراز ہچو
سیاہ مارے کرش باریک ہچو میا زرموے سرنیش ہچو سنگ کوہے باشکوہے
دستوہے یارے وفادارے مشوقہ جہا جوئے بالوسہ و کنارے ہمہ
شب بہر شد وقت آمدن صورت وصال و اتصال مقنعہ حجاب از صورت
بیگانگی برگیرد۔ الحیا من الایمان را سرنگین سازد یکے در یکے پیچے
گرد و وجد جمال خود تمام پیوند و نجات و بختہ آن خروس محوے گردش
بریدہ بہ آوازے ہرچہ سبج تر و مل تر بر آورد و آن موذن صبا حی بہ
آوازے بے سازے بجزام و برص گر فقار شدہ نداے حی علی
الفلاح در داد و دوی ظاہر گشت بیگانگی آشکارا شد تفرقہ در میان
افتاد و اقامت شریعت کہ بعثت علی السحہ السملۃ البیضاء بیدار
کرد و بر قیام داشت چہ ہم ازین در دنیا لید شیخ برکہ پیر عین القضاۃ و
نماز و یگرے لصبوق نیت برائے تحریمہ دستان برداشت و بحق گفت
کافر شمع زنا رستم اللہ اکبر ہانچہ اورا وقت عصر ہمان روز مارا
وقت فجر پیش آمد بابلے غلگین و نفیسے حزین بزیارت شیخ مشی قدمے شد
جمعے از کنیزانے سبوعے آب بہر گرفتہ دو چار خوردند یکے از میان ایشان
ہمان شبانہ نمود ہمان فسانہ بر خواند طرف من گو شہ حشم نگرید خندنی زد کہ
احیاء موتی و حشر اجساد بدان باشد و این سخن گفت بہندوی ترجمہ
اش نیست آنخہ اورا بخیاں واقعہ در بر کشیدی بان و بان نظارہ شو کہ
آشکارا بروز روشن ترا غمزہ زد و از ناز و کرشمہ اشارتے فرمود تا

این جان مبتلا دین دل پر درد بر بلا دین نفس پر اندوہ و عنایت تر
 احساس کند از خود بخود نمود بود تمامی مرا بر بود جمع کنیزان نیز با خود میگفتند
 کہ این نامش دلبری است میان مانا گہاں بروزے برازے کرد گفتش
 تو از ان کیستی و از کجای این سخن بسیار باو گفتم او ساکت بود پس آن
 گفت قصہ کوتاہ کنید کہ من از آن سید محمد گویو در از ام اکنون نمیدانم
 او از میان ما چہ شد او کہ بود و چہ بود دیو بود پری بود حورا بود۔
 اللہ اعلم تا چہ بلا بود جان من فریاد بر آورد نہ کہ ہلاک جان میکن محمد
 حسینی مبتلا بود آہ آہ ۔

بابت

ہزار محنت و درد بلا و نامش عشق ہزار رنجش و جور و جفا و نامش یار
 می نالد می زارد ۔ اللہمَّ اَلْهِنَّا شَدَادَ اِمْرَاقِ اِتِّبَاعِ
 نبیل و حبیبک بفضلک یا کریم یا و ہاب یا رحیم یا
 ثواب ۔ و السلام ۔

سمر پنجاه و نهم

قوله تعالى يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ إِنْ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ
 چه فرماید عرفا سے اسرار و مطلقان مطلع انوار از روی تحقیق چه
 توفیق باشد میان این چند اشارات اشارات و اختلاف عبارات کلمات
 که در ماثوره آمده است۔ اللهم اِنِّ اعوذ بك من الفقر و دیگر
 الفقر سواد الوجه فی الدارین۔ نیز گویند مروی است کاد
 الفقر ان یکون کفرا رسول الله صلی الله علیه و سلم نهض الی الفقر فخری و
 تمهید این کلمات چه معنی باشد گفتار مشایخ طبقات اذ انما الفقر فهو الله
 گوئیم و بالله التوفیق و نستعین منه فقریہ ازان استغاثه
 حبت فقرے باشد بشکایت و این و به اعتراض که الفقر سواد الوجه
 فی الدارین ہمہرین ارتباط یابد۔ درین جهان خوار و خجل و سیر و
 از ہمہ کس مانده و دران جهان بلامت و عذاب و دوزخ در مانده۔
 کاد الفقر ان یکون کفرا ہمہرین مربوط است چون با اعتراض
 پیش آید و رضانہ تقدیر نباشد۔ و آنچه رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمود
 الفقر فخری۔ در کتب سابقہ در تورات و صحف ابراہیم و موسی علیہما السلام
 بود کہ علامت آن نبی فقیری بود۔ چو فقر و لیل صدق نبوت او باشد ہر
 آنکہ الفقر فخری گوید و دیگر ہموگفتہ است الفقراء المصبراء جلساء
 الله یوم المقیمۃ فقیر صابر رضا بحکم قادر و چو رضا بحکم قادر است
 ساعت فاعثہ در ذکر فکر است انا جلس من ذکر فی ہمہرین ربط
 ثبت شد وافرمودہ است فقراء امتی یدخلون الجنة قبل

الاغنیاء بنصف يوم وهو خمس مائة سنة الدنيا - بقاءہ
 این درجات و فوز مشروبات مجلس حق تعالی ہر آئینہ گوید - الفقر مخزی
 دیگر ہم گوئیم از فقر استاذہ باشد کہ طالبے در رہ قدم ہنہا و عمری
 درین بسر برد و بیچ از ان سود ریافتے نہ ہنجان باشد بایستہ را نور آمد نا بایستہ
 را دو دوا زین مقصود ہر و رافقا و فقیرے حکے آن در و این نہ کہ بجائے
 درمان شینہ آن سوزنکہ محل روح و ربان باشد این چنین بچارہ گرفتارے
 و این چنین و اماندہ پر افکارے را رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم
 میکند ازین چنین افتقارے کہ بگویند اعوذ بک من الفقر الفقر سواد
 الوجه فی الدارین معنی سواد یکے ہاں است کہ بالا گتیم و دیگر سواد
 عبارت از بقا و قوام کسے باشد و از روشنی و از جمال او بود - و را ثورہ
 خواندہ باشی مسجد لک سواد سی و خیالی این سواد بقی بنیہ و قوام این
 شخص است - سواد العین از بصر و روشنی عنایت کنند آنحضرت بفقیر و صبر
 متصف شدہ اورا جلالیت و کمالے دین جہان و دران جہان باشد - سواد
 الارض گویند عبارت از صفا و روح آن مقام باشد و بزرگی و بلند ہستی
 بود شاعر گوید -

شعر

ولست بنظاری الجانب الغنی اذ اکانت العليا فی جانب الفقر

آذ بجز از سر فرازی کن گردن بے طبع بلند بود

چون یکے از خانہ ہستی خود بدر شد و جہ و جہہ جالے تہنہ اورا روی
 نور الفقر سواد الوجه فی الدارین مرد بحقیقت نیستی پیوست
 و بجمال وجود حقیقی یکے گشت بہت بلند او بران آورد کہ از حقیقت خود و
 حقیقت حق اورا اورا کے شود باز گشت بہت نگذار د کہ باز گرد و
 بوجد خود آید و بیشتر بدورہ نما ندہ یاہ روشناس رایتادہ و الشفیع و
 ترا دست تنہا ماندہ بیشتر نہ باز گشت را روے شہود نہ این چنین

ہم سواد الوجهہ گویند پس فقیر جمع مناقب و مناصب بود۔ کاد
 القرآن یكون کفر کفر استرا گویند زراع را کافر خوانند لکنہ یستر
 الحب کا رفق بجائے کشد و فقیر بجلے رسد کہ ستر او را ضروری است
 ولا یقطع تقطیعاً و یقتل تقتیلاد ابو ہریرہ میگوید حفظت من رسول
 اللہ صلی اللہ وسلم و عاين من العلم و عاء فقد نثتہ و وعاء
 لو نثتہ لقطع منی ہذا البلعوم و بلعوم ملعوم را گویند کاد الفقر
 ان یكون کفر الدخول فی الکفر الحقیقی و الخروج عن الاسلام
 المجازی و ان لا تلفقت الا بما کان و ساء الشخوص الثلاثة۔ این
 کفرے است کہ مومنان محققان دانند و ایشان را در بن محل مدخلے بودہ باشد
 کاد الفقر ان یكون کفر ازان کفر این دو بیت حکایت کنند۔ بیت
 تاملہ و منارہ ویران نشود احوال قلندر ی بامان نشود
 تا ایمان کفر کفر ایمان نشود یک بندہ حق بحق مملان نشود
 کاد الفقر ان یكون کفر ای یار عزیز و اے رفیق شفیق و اے دوست
 محرم میان عاشق و معشوق و محب و محبوب حالتے باشد کہ معشوق محبوب
 جویاں وصال بود محب و عاشق ناز و کرشمہ کند و غنچ دلال نماید و اعراض
 و اغماض فرماید۔ اکنون اے برادر من و اے صدیق ہمقدم من چہ گوئی
 این اعراض و اغماض کفر باشد یا نہ۔ ہجران خواہیم اے احقر نہ آنحضرت
 ارادت ہجران کفرے غلطے است و خواستے نامہوارے اما عاشقان دانند
 ازین حالت ایشان خبر دهند و ایشان شناسند این رباعی سنائی از رہ
 خود را ئی میگوید

بیت

بر کنگرہ عرش چہ خورشید چہ ماہ رخسارہ عاشقان چہ روشن چہ بیاہ
 دروین قلندر ی چہ ایمان چہ کفر در راہ یگانگی چہ طاعت چہ گناہ
 و انہ اللہ کفرے محضے است اما محققانرا ذوقے کامل و راحتے وافر

با خطی است و فرید عطار هم بوسے ازین تنسمے کرده و در مشام او قرار گرفته آنخه میگوید

بلیت

کفر کافرا و دین و نیندار را ذرہ در دوت دل عطار را
 اذ اتما الفقرفهو الله این ترکیب بدان نسبت دارد که تو گوئی
 اذ اتما البحر فهو مملکة یعنی چون دریا عبره کردی باطل رسیدی و برکه
 آمدی چو داد فقر کجماں دادی و به انتہا را و رسیدی پس بدان بخدا رسیدی
 و دیگر فقر عبارت از لاشیء و لا سبب بود و خداوند سبحان به
 شئی متعلق و به سبب متوجه نہ حاصل کلام این باشد الفقیر هذا موصوف
 باوصاف الله

و دیگر ما را دو سخن است فنا و بقا اذ اتما الفقرا ی کمال
 الفقر بحقیقتہ فهو البقاء بنفسہ و ذاتہ الفنا و البقاء حاثان قبل
 کما فنی بقی و کما بقی فنی پس چون فنا کجماں شد بقا به صحت آمد مجلسی
 بود خواجہ من در بیان این سخن اذ اتما الفقرفهو الله بوده است
 در آن مجلس سالار معین و نصیر علوی و زین صوفی و محمود بقایا و رجب
 الماس حاضر بودند و بندہ خواجہ محمد حسینی ہم در تبع ایشان نشستہ خواجہ
 من برآمدہ سخن میگفت فهو الله اینما گفتم استغنی عن الله کاریجا
 کشید اگر خواہد آسمان را بر زمین زند و زمین را بصف تَبَدُّلُ الْأَرْضِ
 غَيْرَ الْأَرْضِ سازد قیامت و روقت اقامت کند استغنی عن الله
 فقیہ این سخن را کفر فوسد آری گفتار معقنان و عارفان دیگر است
 و دانش حال فقیہان دیگر ایشان را ازین چه خبر کہ فقیر منہ ببینہ شدہ
 است فقیہ در مقام برمال کلب نبیہ باشد اذ اتما الفقرفهو الله
 این سخن را ازین بیت شمرے میدہد

بلیت

لہ بینی گک بانگ کنندہ ش -

تو ادنیٰ گزشتہ معلومت ان روز کہ آہن بودہ او بودی

رباعی

چشمی دارم ہمہ پر از صورت دوست بادیدہ مرا خوش است چون دوست است
از دیدہ و دوست فرق کردن نہ بخوا یا دوست بجائے دیدہ یا دیدہ بہو
الفقیہ الذی لا یحتاج الی بنفسہ ولا الی ربہ از بیان خود
من نشانے دادہ است - اینہا چون دانستی اکنون معنی این ایت بیان
یا ایہا الناس یا اہل الانس والاسدیناس و اہل النسیان من الرجال
والسوان انتم الفقراء الی اللہ شامیتید نیستی شامتہی بدوست قسبحن
الذی یدیدہ ملکوت کل شیء و الیہ ترجعون ہمیں بیان دار دکل شیء
ہالک الا وجہہ ہر شے کہ ہست از اعراض و اعیان بملکتہا بصفت ہلاکت
استمرار دارند مگر ذات او تعالیٰ کہ او استمرار بقادار دہر جا کہ شے ہست ہلاکت
دارد مگر وجہ آن شے کہ ہر شے بدوست صفت می نماید وجہ منہ الیہ و آنرا
استمرار ہلاکت آب برستہ بود ڈالہ نودہ بود ڈالہ از صورت خود گداخت
این صورت وہم دونی آب مینود عین آب گشت گشت چہ باشد او
خود ہمان بودہ است لبس فی الدار بن غیر اللہ در دنیا و آخرت عرش
کرسی جز خداوند تعالیٰ و یگنہ فوق و تحت خلق و قدام ہمیں و یار نیست بروز
تو دار و خداے تعالیٰ ازین نسبت و اضافات بیزار و ہوا لغنی الحمید
چون فقر نیستی نامنی حقیقی اثبات یافت غنا بحقیقت و بہ صدق ثبات
از ازل وابد و دوام ہمور باشد - سوار کان آبی صورتی نمودند ہم در ست
واحدیت و نابود شدند ان یشاء یدھبکم و یات بحلق جدید اگر او
خواہد صورتے نماید و آنرا در ساعت بر باید اگر او خواہد بصورتے دیگر پیدا
ار و یات بحلق جدید لا یتجلی اللہ فی صورہ متین ولا یتجلی فی سورۃ
الاکتین من الانزال الی الابد یکس (مجلی) بد صورتے نبودہ است ہر ساعت

کارے بارے ہفتے ہیساتے نمودارے عجب تخمے است تخم انسان بدان
ماند بر زمینے بکارے سب و انار بار و ہر وزینے دیگر دہاتورہ و ز تو نیا بآیہ
يُسْقٰى بِمَاءٍ وَّاحِدٍ قَدْ تَفَضَّلَ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاَكْلِ طَيِّبٌ
تخم ہزار نوع بر آمد بار دیگر مزہ دیگر ہمین انسان مومن باشد کافر پو دگدا
باشد سلطان باشد کناس باشد میدانی چہ میگویم کَیْسَ فِي الدَّارِ مِنْ غَيْرِ اللَّهِ
آفتاب را اگر ذرہ ذرہ کنی ہر ذرہ دعوی خورشیدی کند شنیدی فرعون
لین بدخت چہ گفت اَنَا سَرُّكُمْ الْاَعْلٰى اے بدخت دو بین گوی اَنَا
سَرُّكُمْ الْاَعْلٰى بگو ہوا الْعِلٰى الْاَعْلٰى موز نے بر منارہ بر آگفت
اللہ اکبر اللہ اکبر حین منصور گفت کَذَبْتَ يَا مَلْعُون -

درین مقال بسیار سخن تجاوز از مقام و مقروءہ کردہ است اما ترا میگویم ^{از غار کردہ آ}
زینہار ہزار زینہار این سخنان را بدیشان بسیار اگر نیک بختی در لیل و نہار
از خداے تعالی میخواہ ترا خداوند تعالی مگر ازین حدیث فہمے بخشد

بیت

ہر گدائے مود سلطان کے شود پشہ آخر سلیمان کے شود
بوالعجب کاریت بس طرفہ بحر این جو عین آن بود آن کے شود

سمر ششم

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان للملك لمسة وللشيطان لمسة صوفيان چا خطرہ کہ خطره رحمان خطرہ ملک خطرہ شیطان خطرہ نفس چا خطرہ رحمان نزدیک ایشان جز بخیر نباشد و کذلک خطرہ الملك پس مردوران بیک نام گفت وللملك لمسة شیطان اضلال کند و نفس پس روان ہم ہمان کار است بدین ^{نفس را شیطان} الحاق کرد پس حقیقت خطره ہمان دوا شد چنانکہ پیامبر فرمود و دیگر میان کہ خطره عمومی مجموعہ ہست کہ اتصالی و ماسے تقاضا کند و خطره عام تر ازین - خطره ہمین و سوسہ است کلمای تخیل طرف النفس فهو خطرة و ما خطره چہارم گویم خطرة الرحمن ابتلاء منه تكون خیر لو شتر او خطرة الملك عبادت و طاعت و خطرة الشيطان اضلال و ابعاد و خطرة النفس طلب حظ و لذت خطرة الرحمن ابتلاء من الله سبحانه و تعالی - بندہ را طالب و مبتلا و عاشق خویش گرداند و خطرة الملك عبادت و طاعت باشد کہ موصل تجی شود و موجب طلب باشد و خطره شیطان گفتیم اضلال است ہرگز نخواہد کہ کسی بدو تعالی رہ بر دبیارتدبیر ہا است اورا کہ بندہ را از طلب خدا باز دارد تزویج لذتے کند طلب ہوائے شریک کند بسیار ہوا است عد آن در انحصار نیاید لطیف ترین خطرات و آخر با این است کہ گوید این رہ رہے خوف است بسیار ان این جاقدم نہادہ اند و از پا در افتادہ اند و بسر بندہ بہ الحاد و زندقہ گرفتار گشتہ رہو حدیث وقفہ رہے ہوا رہے کا رہے بر جادہ مردم را بہ ان نجلتے و مشیت روزگار اسلم الطرق و احفظ الامور است و این طریق است کہ استاد و بار و مادر و پدر و دین معین و بدین داعی و ہمہ درین گفتار و دیگر تو کہ و چہ و کیستی و حیثیتی ترا با این خطره چکار

وچ نسبت - ابن العبد المہین المخلوق من الماء والطين وابن حدیث
رب العالمین -

بدیت

زہے طعن جاوید خورشید را کہ گویند مشوق نیلو فرست

باز گرد کہ بسیاران درین باد بہ سفر کردہ اند و ہلاک گشتہ اند تا آنکہ
پیرو استاد و مسلم فرماید بابا برائے خداے را سخنے میگویم رہے بگری کہ از سر و
داز دین بر بنفستی طالب بیچارہ التبتہ از تردے و تاملے خالی نباشد ہمہ را
در رہے و کارے می بیند و خود را از ایشان ممتاز

بدیت

را ہزن نماند دل زند راہ بہ نزوی کی منزل زند

اول ازین گفتار و سخنان بے ہنجار خود را باز آور حثانی حال ثنائی
بببارنے و تلامذتے یا کعبے دکارے مشغول شد و را ہمہ ان مگر قار می بیند
و ہم نیز بنجیر آن خطرہ اسیر می یابد بروز بد خویش مے گرید و آہے سر دے
بر سببہ گری میزند بنالہ و امنین با و از حنین این بیت را با خود میگذا
و دید گافش چو ابر بہاری باران دُر ر بار بار اند و میگوید

بیت

دل را ز عشق چند ملامت کنم کہ بیچ این بت پرست کہنہ مسلمان نمی شود
اے عزیز این بیت خانہ ذوق است ہر دو مصرع او کشادہ سزے

نمودہ اند کہ گئے این رباعی ہم د شگیر ادیب باشد رباعی

از درد منال چون دواے تو نمم بیگانہ مشک آشنائے تو نمم

گر بر سر کھوکوے عشق باکش تھوی شکوانہ بہ کہ خون بہائے تو نمم

ابن جادلے و د لربائے میباید اگر مرشدے د شگیرے کند بائے درے

در حق او نماید اور اقدے ثابت دطلبے را سخ شود آچنان گرد کہ التبت
محبت آشنایان و نمانان ورہ زنان ببائے پس نیاید -

دیک مزاحمتے دیگر است و مردم معقول با او گویند محدث را با
قدیم چہ نسبت برائے محبت را جنسیت می یاید را او چہ جنسیت پس ہم

گنہگار این طالب غنوں و خیالات باشد مرد عاقل کا رش منبت غافل نباشد
و آنرا کہ جتنے نبود تو از کہ ام جیت آنرا دریا بی خیالے را مجال ندو عیون
لمنون نہ مرشد تعلیمش کند مرغ طالب پرندہ است و رائے شش جیت
پر د در فضل عشق تبین جتنے وجود ندارد و گفته اند بیت

عقل گویش جیت مدیت بیرون را نیست عشق گوید بہت را ہے رفتہ ام من بارہا
شعرا

العقل يقول لا يخاطر والعشق يقول لا يبالي
العقل عقیلة الرجال والعشق محلل العقال
بے شبہ گفتہ اند فمنہم ظالم لنفسہ طالب ظالم نفس خویش است
العارف کما عالم و عادل و الطالب ظالم و جاہل - خاطر
نفسانی جز این نمی خواہد مخلوط فانی و لذائذ شہوانی ہمارہ محظوظ و تسلذ و باشد
او کے خواہد کہ اور روزگار کے پیش آید کہ اولیٰ بن ہمہ و اما نہ محرومی و
مفلوک کے گرد و از دائرہ دع و ذس گریزان است در حلقہ طس فی
طس در مس فی رس چگونہ سرد رآر و کہ بند بمانہ روزگار اوست از جستن
و از بند اورستن دشوار باشد این شکلی شکلی است نا آنجہ اہل ارشاد جنس فرمود
خلاص از نفس جز بہ التجا الی اللہ ساعتہ فاعثہ نباشد -

و التميز بين الخطرات عسير - قیہر و کس را باشد تمیز مہر حاکم را
را دلائل نیز جاہل جوئے را یا غریق معارف حقانی را چنانچہ فاضل عین الفضل
از پیرویش شیخ بر کہ حکایت کرد کہ او گفتہ است سالہا میان لمات و خطرات
تفرقہ کردہ ام امروز بچند گاہ است کہ کارم بجمع آمدہ است لکن جمع الجمع تفرقہ
رخت خود را بر بستہ و طبل رحیل زدہ -

محمد حسنی عمرے بقال و قبل بود اکنون نظارہ میان آن جہل آمدہ کہ
تفرقہ و جمع را تجلی گم کردہ اند لیس عند اللہ صباح و لا مساء تاریکی بر شنی

پیدا شده است و دقیق سخنی است حقیق کلامی است این را عارفان دانند
و غم شده گان نشاند. شبلی گوید التصون شر و حکذا لک المراقبه
و المحاصره و المسامرة این هم از منقول است التوحید شر فلیتصو
وجود غیر الواحد فلیتوحد عین اشراق بالله باشد و این گان بر
ترا تفرقه کردن حاجت نیست آری آری حاجت نیست مرد فانی
و مطبوس را۔

و دیگر طالب بجن طلب قرار گرفته است شیطان را با و مدخلی ندارد
است نفس هوای غمی بند جز طاعت و عبادت از و چیزی دیگر نمی آید
ابتلا من الله برد غالب شده است او نیز ازین تمیز فارغ و بے غم باشد
ازین جا گوید۔

بدیت

زمین و آسمان هر دو شریف اند قلندر را درین هر دو مکان نیست
نظر در دید با ناقص فساد است و گردن یار من از کس نهان نیست
اطفاء المصباح فقد طلع الصباح۔

سمر شست و یکم

مفنعہ از روئے عروسے بر میگیم و ستر نہانی آشکارا می نمایم بخت
 کہ محول روزگار را بخونابه دست ندادست ہر گز برین ظفر یافتہ است البتہ پرودہ
 عبارت را در میان فرومشتہ و از منتہای کار او خبر ندادہ کارے بہ نہانی
 گذشتہ است من ذاق عرف و من لم یذق لم یعرف ہاں وہاں
 بگوش دل و جان بسر فہم و بدرقہ علم نیکوتر بشنو و بہتر بدان عالم تمثیل
 بعبید النور است و قیصر القعر است بیشتر روندگان و اکثر ساکنان کہ
 خود را از اضلال شمرده اند مزلۃ الاقدام است و لتعلم فلتعلم فثم
 اعلم تمثیل بہ صورتے و ہیبتے کہ شود ہرچہ از تمثیل بہ متوقع باشد از د
 آید و او آن کند ازین سخن زیادت گفتن اجازت نمی یابم اگر ترا فہمے
 کثودہ است و ر غور این دریا غواصی کن بہ اندازہ قدر خود جہا ہر و
 زو اہر را بیرون کش کہ من اشارتے بعبارتے کردہ ام کہ قریب الفہم
 و سہل الاتقیاد است ہاں وہاں فافہم و اغتئم۔

سمر شست و دوم

قوله عز من قائل لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ط ترجمہ کلام دد اسمال دارد من باب و احید
یعنی شاہرہ و نفر یک و در دنیا یہ ہر یکے در درے دیگر در آید یعقوب
علیہ السلام پسران را فرمودہ ہر دہ در یک در دنیا یہ ہر یکے در درے
دیگر در آید خوفا لاصابت العین زیرا چہ پسران یعقوب علیہ السلام
ہر یکے جاملے حسینے داشتند ہر یکے را قدسے و بالائے ممتاز بودنیسگان
سارہ اند البتہ از سارہ حصہ و جاملے گرفتہ اند یوسف از سارہ جاملے کلی یافتہ بود گنتہ اند کان
یوسف اشبہ بسارہ و سارہ کانت اشبہ بجوہ دیگر فرمود لا تَدْخُلُوا مِنْ
بَابٍ وَاحِدٍ برائے رعایت مصلحت را زیرا چہ در شہر بیگانہ می آیند و
مردمان با قد بالا و با جمال اند شاید خداوند شہر را غیر تے و رشکے آید و دیگر
ہر یکے در درے آید یحتمل با یوسف ملاقات شود و فتح تَسْوَمِنْ یوسف و
آخینہ دلیل برین کند۔

ظاہر تفسیر این بود کہ گفتیم اما در اشارت چند سخن گفتہ شود و با اللہ
التوفیق طالب را باید و بر و تبعیت واجب آید تا آنجا کہ ابواب بر است
البتہ قدسے نہد و در آید و درے بگوید نماز بجزارد و روزہ دارد و قمار
و ادعیہ بخواند تا آنجا کہ حقوق است بیا آر حقوق والدین و استاد و عیادت
مریض کند و با اخوان و اقربان بہ تواضع و تخاشع باشد و ہر یکے را از خود بہتر
و بیشتر داند در شست و برخواست و بہرہ رفتن صد نہ طلبد و پیش شدہ نزد
البتہ دلجوئی ہر یکے کند و از ہر یکے برائے وصول مقصود خود استمداد سے
نماید و اگر چہ گربہ و لگ باشد و تواند گرت را طعام دہد و برہنہ را جامہ پوشند

را آب دهد و هیچ وقتی را ضائع نگذارد و هر بابی سر میزند تا از کلام در
فتح البابی باشد و کذک زبانت مشائخ اعیان و اموات اگر پیش زنده
است از ظاهر و باطن او استمداد طلبد و همچنین بقلع بستر که چنانچه مکہ و مدینه و
بیت المقدس آنکه این درها کوفت و در هر درے آمده ام سو که خداوند
سما و تعالی نظر رحمت بر دے کند کسیر بر دے گمارد و از مرشدان طریقت او
را ره نماید که بغرض اصلی و مقصد کلی رسد و این طریق جز بندگی و مراقبت
افکار و مراقبات بیارند اما میان ایشان ذکرے و مراقبت است که اقرب
الطرق الی اللہ باشد و تعلم و تعلیم نیز یکی از ابواب بت و طرق حیات است
و من الاشارات شخص متجلی و عارف را واجب باشد از هر چه
و از هر درے او را تجلی بحسب آن باشد و مناسب آن نماید این جمله ابواب
سز که گفتیم مرد عارف متجلی در هر درے و هر چه و هر کارے در آید و هر
رے و هر کارے او را تجلی و کشف باشد غازی گذارد و در نماز الصلوة
معراج المؤمنین نقد وقت او باشد بحسب آن تجلی و کشف حاصل روزگار
او باشد روزه میدارد الصوم ملی دانا اجزای به جمع آورده و غنیه
خوش می بیند للصائم فرحتان فرحة عند الافطار و فرحة عند لقاء
الحبیب قرن وقت او باشد تلاوت میکند لقد تجلی اللہ فی کلامہ فی کل
حرف و کلمة آشکارا مشاہد می کند و طے حروف و در ذیل دستار خویش بقدر
و تبقی بستی باید و الباقیات الصالحات التجلیات و الکشفات اگر
هریکے را می نویسم سر بطوال مفصل می کشد.

ما را چهار مقام است ملک و ملکوت و جبروت و لاہوت در هر یکے
در آید و بر سر او مطلع شود و بحسب آن صورتے را مشاہد کند لَا تَدَّ خُلُوقًا
مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَ اَدْخُلُو مِنْ اَنْوَاعٍ مُتَفَرِّقَةٍ در مناجات شود و نظر
الطاف و اشفاق کند در عزابات آید مطالعہ صور و اشکال و پریشانی

حالت آن کار اور ایمان و حیران مبدار و بان و طمان مشائے از و بشنو
تجلی جمال مرد صالح و منقطع و منزوی کہ ہمہ روز در مناجات است این را
مناجاتے گویند بدین ماند کہ صورت صالحی مشاہدہ شود سجادہ بردوش سجود
بر دست طاقبہ چہارترکی بر سر و نورے و صفایے در محرابے روے او کہ
ہمان بتجلی داند و ہمان عارف شناسد و نصیحت دہندے گوید و بہ ثبات قدمی
و استقامت کار اشارتے فرماید یا عورتے باشد یا سائے مخدومہ مستورہ
در تعین عزت معجب و کجب اشار و صلاح مستشرق کش نیست جز سجودے
و بیج گرد آوردنی و مصلحتسنی فحشاء بغتہ نقاہ حیا از روے بردارد
مرد بتجلی را در نظارہ اش جز آہ آہ نہ باشد و در این چنین محفلے شاید این
ممکن گرفتار بدین گفتار گراید

بلیت

بسیحہ سر آن باشد کہ مضرب زیبائی یک لحظہ بدلداری با بیان آئی
نے نے نشود حاصل پیوند تو ام زیرا تو شہرہ بستوری من فاسد برہوائی
و آن مرد خرابا قی چو قدمے بجز ابات نہ بتجلیش را چہ مثال گویند
جوانے باشد سر و قدمے بود شمع رخسارے باشد چشمکے زند کہ کائنات
کو بن رافرد ہا لاند غمزہ زند جگر ہا دوز و تیر آن غمزہ را جودل و سینہ
سپر نباشد جہدش کند صید دلہا بود دنا لہ جہدش بر سر سریش ز سپیدہ
گوئی مارے از کوہے سر کشیدہ سینہ کشادہ از حبت الماوی نشان مبد ہر کس
از ربط ابدال باریک تر و تنگ تر تاملش چہالے مار خود آوردہ و رقص
اد جہانے رافرد و بالازدہ سیم ساقبت از زر خالص روشن تر و دبا
تر و قلین در پا دار و جز مزله اقدام انبیا و اولیا نباشد چو گلانے پستش
گرفتہ کہ سرایے سران و سروران گوسے پیاز و یا خود عورتے بود شیوہ
ناکے میباکے لبانش جز از قاب قوسین نشان نہ ہند خندہ اش جز موجب
حشر اجداد نباشد و حشر اجداد را در ذیل آن نہد و دندانلش جز از صین

اللہ غصے و گریہ ناپذیر از عین یقین حکایت بخند بہ ابرو گوید عیشم شنود تہائے
 کند ملکوت و جبروت لاہوت و در عرصہ ناسوت ظہور دہد و ہر یکے ہا و دیگرے
 بہم زندہ بازے و بکوشد بر آید کہ عارفان روزگار را رسیدگان کار را از
 انبیا و اولیا از ہنجار کاو بے ہنجارے وقت فرا دہد و دوپستمانش یکے
 از قبۃ النور اشارت کند و یکے از ظلم البروج خبر دہد اگر ابن خرا باقی
 درے نظارہ کند گوید

در مبداء ساقی شو جویایے عراقی شو
 مے در کش و باقی شو کورا ہمہ اودیم

بیت

یک نقطہ صفائے می تنگ کن
 بن عکس جمال روے بارے
 بر لوح وجودیت نقشے
 جز نسخہ صورتے نگارے

و اما اینجانبیت مناسبتے لَا تَدْخُلُونَهَا بَابًا وَاحِدًا وَادْخُلُوا
 مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَعَدَّةٍ فَتَحْتَسِبُوا مِنْ يَوْمٍ سَافٍ وَآخِيهِ وَلَا تَأْتُوا
 مِنْ تَرْوِجِ اللَّهِ لِأَنَّهُ لَا يَأْتِيَنَّ مِنْ تَرْوِجِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ
 مرد پختہ کہ خام سوخته نباشد و از ہر درے و از ہر رہے نشانے یافتہ نظارہ
 کردہ آن بود کہ ادرین محسبہ علیہ السلام بود و ہمیشہ ادب باشد و البس عین را
 در بانی فرماید و گاہ گاہے شغل قیادت بد و از زانی کند و تاج لعنت بر
 سر او نہد و دوزخ ز عارف این جهانی و آن جهانی در بر او کشد

بیت

ہاں و ہاں اکنون این بیت را در وقت خود ساز و
 تو از ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی
 درے باشد کہ از رحمت بروے خلق بخشائی

سمر شست و سوم

اے اہل دل اے نظر باز محمد حسینی گویو دراز بحق خداے خالق ناز و بے نیاز
 یقول الحق الحق وصدق الصدق بحق الحق کہ نظر برامارد ملاح و بر خدو رخسار
 خالی از شہوت خفیہ نباشد بسیارے ورین دریا غواہی کردم و بہ اسمان نظر بحق
 دیدن دیدم کہ جز شہوت خفیہ نیست امین الدین عاشق ترسا بچہ شود چو غرض
 کہ اور اور نکاح آرد از پے این زنار پوشد از دین بگرد و بدین شال
 بسیار مقال است نہ بدین حجت نہ بدین استدلال اثبات کردم قال علیہ
 السلام ایاکم و المردان فان فیہم لون کلون اللہ ورایشان
 فریبے است کہ آن فریب لبست بخدائی دارد یعنی صفتی است اگر خدا خواہد کیرا
 بہ شرے متلا کند آن صفت در ایشان است و کلمہ محمد بر دلیل بر آنت
 و حدیث دیگر ایاکم و ابناء الملوک فان فیہم شہوت کشموت
 النساء یعنی چنانچہ نفسا را ابتلا بر خوب خوردن و خوب پوشیدن و خود را
 آراستن بہ پیرایہ و جمال نمودن اینا را ملوک را ہمین شہوت است اگر کسے در محبت
 ایشان افتد ہم بدین بلا مبتلا گردد و دیگر ایشان ہمہ شہوت اند زیرا چہ فیہم گفتہ
 است شہوت را مطروف ایشان کردہ است - ہر دو حدیث را از زبان
 مصطفیٰ شنیدہ ام کہ بر تو روایت میکنم صحت این را من ضامن ام - اے
 پیغمبر باز اگر تو رہنما ہے قوم شدہ زمینہا ہزار زینہا را زین گفتار ازین کردار
 رہنما شدہ دے براسے ہی بری کہ دوران رہے آب و جہال و اعماق است
 رہبر شدی رہبر شدی مردمان را بہ اباحت و الحاد گرفتار کردی در طواف
 قشیری استاد ابو القاسم مینویسد کہ قوم لوطا بر بہ قسم اند قسے نظر بازند و تو
 دیگر بمصافحہ و معاذتہ لبندہ کردہ اند و قومے دیگر را شرم می آید کہ چکا

بیزار اند چنانکہ خدا از شرکاء

و این قدر بتحقق از من بدانی از شہود شاہد غیب محروم شد زیرا چہ عوض
گرفت نمی دانی و بنام نہ آخرت است تو ہم بچنبے نمودی بے اسیرماندی بیشتر ترا
رہ نیت مثال نمونہ دنیا این است کہ مخفی نقشہ کند براسے بر آورد و خانہ عمارت
یا رابطے را اکنون بدان این نقش با این تجارت و بار باط چہ نسبت دارد
بچارہ تو زبے حرمان فافهم و اغتصم ان انت الانسان لقد
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ اَزْ اِنْ اَحْسَنَ تَقْوِيْمٍ صَوْرِيْ مَراد
نیت منوی مراد است زیرا چہ معرفت او پیدا است و بدلات عقل
و بہ نظر عکس جز انسان را نیت او در خود بیند و آئینہ دل خود عکس
جمال لاہوت و جبروت را نظارہ شود اما از صورت او حکایت کنم
اگر انسان خود را در تصفیہ و تزکیہ نذر د و ہر ساعتی در تزئین و آرایش خود
نباشد دہن را مضمتہ کند و خلخال نخند و بلغم از بینی بیرون نیندازد و بخار
چشم نشوید و غبارے و اغبارے بر و افتد و در نہ کند و بغل و دو موضع دیگر
ہر ساعتی در شستن ایشان نباشد چہ میگوئی از عملہ حیوانات بدتر باشد یا نہ
روے اسپ را کہ می شوید و دہن او را مضمتہ می کنند و لبہ می خورد و بیچ
بد لبے آید و دہن آدمی گندہ شود ستور د خمر و لبے آید و لبے گند
کہ از آدمی مردہ آید از بیچ چیزے نباید و آنکہ خود را مائل تر و راغب تر بانی
جانب انسان این جنسیت است حاصل سخن ما بدین آمد شرف انسان یعنی
اوست نہ بصورت

شعر

انت مرقحہ حقیقت کل موجودات و سواکم فی العالمین تو ہم

اشارت یعنی است نہ بصورت و آنکہ گویند خلق اللہ آدم علی
صورتہم آن قدر نے دارد و آن علی و دانستہ و حکمتے کہ خداوند تعالیٰ
دارد فیضے از ان نصیبہ انسان است و آنکہ فاکل تبیل اند بایشان گویم ہم

جہاں تیشل اوست مارو کژدم واسپ دستور و انسان و حیوان و بیکر ہمہ تیشل اوست
 نبض تیشل قہرے و بعض تیشل لطفی تیشل از صفات اوست حکایت از ذات ندارد
 گفتیم کہ نمونہ است ہر کہ بدین نمونہ ماند از عین محروم بود بہشت پراز حورا
 و غلمان است و این ہمہ براے انسان راست جزاے اعمال اوست ۔
 باز نظارہ شور ویت و بجلی جز در روضہ رضوان نباشد اما عارفان اند
 کہ روضہ رضوان عرو غلمان و رویت نقد و قت اوست ۔ اے عزیز
 اے فرزند شفیق مارا کار با و راہ الورا است ما عرق آن در بائیم آنجا کہ
 نہ صورت است نہ اشکال است اگر گفتار مارا فہم کردہ باشی زہے مرو
 کہ توئی و اللہ اعلم ۔

سیرت و چهارم

و چنانچه زهره سرای خورشید رنخ روشن تابے از برج فلک تعز زو
 نقالی خود منزل فرمود هر چند که من عمرے بنگلی وزادی و رجز خواری
 بوده ام آرزو بودم داشتم بودم طرف من لطف شود آن شخص عزیز الوجود
 را و آن ذات علیم الشهود را با خود در بساط و بستر خود و مغرش مضطبع دیدم
 بخ طرف من کرد مرا در صفت و طاق و دوران سطح پر شطخ در بر کشید و اشار
 به پور فرمود خود را چنان بک و تنگ داد که مرا اجازت نمود لباسش
 گوسے جلای نبات و دبار و بر بسته است یا خود بسته دامن کشاده است
 دوسه بوسه بکے میسر شد کا ز چه جمال که او بگذاذ آید استیاقی قدم پیشتر کرد
 چاکب دستی نمود دست به پرده سرالاسرار زد و او خود بلطف و راحت و رحمت
 کلیم و رافت برست غیب که اذرا نه انامل است نه انبویه نکفت و نه
 پے و نه قبض است و نه لبط کشود چو از ان طرف لبط و انقباض دیدم
 دست شوخ و دیده شد درون سرالاسرار رفت و ایچم امد هر چند که جبت
 هر چه جبت خانی یافت تخف و یجرا و عاشر آن حکم موجود من
 وجودی آدم و ابلیس تویسی جو شوخ و دیده که در چشم دیدار من برآمده بود
 من نیز همچو او توی از لباس جاکم دم البتة البتة دست تصرف را قدر
 نبود و قوت بشری را اثرے نه فَمَقَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا نه از د
 ناز منعم نه از مریم متحقق مو بود که زاد یکی ازین خبر داد و ولدت
 امی اباها دومی زبان کشاد سرایت ربی فی صورت امی و یجرا
 نظاره شو آن قلند پا از دایره احمد و حیدر بیرون نهاد آنگه زبان کشاد
 ابن سخن در میان آورد.

پیکرے زاد دم از مادر از انم گبر منخوانند
گفتار عطار چه نویسم کہ خایہ کندہ خور است ہر چند روح مطہر مقدس
ادبامن این سخن میگوید

ہرچہ امروز بزم شکم نادان نیست ہرچہ امروز گویم بکنم منہ ورم
اما این اعتذار و در حضرت علی کراہ اعتبار ندارد محمد حسینی از
امثال ابن مزیانے نیز از حالت زار تزار خویش چند بیتے گفتہ -
در دیدہ انسان ماصورت نہ بند و دیگر
جز عکس عین شخص مادر لوزمانو زینے

ابن نیز از مقالات ادب
خورشید ہر روز بنہ را ہر روز دیکھو مطلعے
آن ماتہاب ہر شبہ در ہر مہے بدرے بین
معتوقہ پارینہ را امسال دیدم تازہ تر
در شکل کبرای من است مقصود ہر صغری بہ
اے دوست این مغز را از پوست بیرون بخش زندہ و اباحت و
الحاد را بحرف راست در سطرے درست بے کثر نشستن نشاید رومی از حالت
دومی ابن خیرمی دہد و درست میگوید -

بیت
بنازید بنازید کہ خوبان چہانید بدانید ہانید کہ در عین عیانید

سہرشت پنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نبوت است ولایت است حکمت است اکرام
 براست نظر انجاء عام است نبوت عبارت از آن است کہ انسان از خداوند سبحان و تعالیٰ
 علی و عملی تعلیم یابد و حقیقتی و معرفتی را تعریف شود با این ہمہ تبلیغ آن بر بندگان عجب
 استہدایکہ ایشانراست و آن تعلیمیکہ اورا شود یا بشافہہ باشد خداوند تعالیٰ
 بغیر واسطہ و ترجمانے خود اورا گوید یا سیرے در میان باشد از خدا بیابا بد سخن
 برساند در تواریخ است دکان ۲۰ در یکلمہ اللہ شفاہا الْاَوْخِیَا
 اَوْ مِنْ ذَمِّ اَعْرَاجَابِ اَزَا مَاشَا فَا نَامَ کَرُوْہِ اَیْمِ اَنْ دَر صَدْرِ مَآتَارِ
 وَ حُجَبِ اَسْتِ وَ مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یَّکَلِمَہُ اللّٰهُ اِلَّا وَ حْیًا اَوْ مِنْ ذَمِّ اَعْرَاجِ
 حِجَابِ اَوْ مِنْ مِلِّ سَرِّ سُوْلَا اَمَّا سَخْنِ دَر اَمُوْر نَبِیِّ اَسْتِ رِیَالَتِ نُبُوْتِ
 ہِمَّ بَرَّ اَسْتِ دَعُوْتِ رِیَالَتِ مَقْصُوْدِ اَز دَعُوْتِ اِیْنِ اَسْتِ ہِدَانِ جِہِّ اَوْرِ سَیْدَہِ
 مَرْدَمِ رَا اَز اَنْ اَخْبَارِ کُنْدِ وَا سَبَابِ وَ صُوْلِ رَا تَعْلِیْمِ کُنْدِ فَمِنْ مَنکَرِ و مِنْ مَقَرِ
 بَاشَدِ وَا نَحْوِ مَقْرُوْدِ مَبَاشَرَتِ اَسَابِ ضَرُوْرِیِّ اَوْ بَاشَدِ سَبِّ اَنْ فَضْلِ اللّٰهِ
 و عُنَایَتِ بَاشَدِ کہ اُوہِ مَقْصُوْدِ رَسَدِ۔

و مراد از ولایت اطلاع بر حقائق و معارف خداوند سبحانہ متعالی
 باشد و این نیز مومہب من اللہ بود و اطلاع منہ بغیر واسطہ باشد مرشد مہج
 از رسول اللہ اطلاع یافته است و بر خواص اسباب ہمان تعلیم مرید کند
 او ہم لعنایت پیرو بر برکت اتباع نبی در رعایت اسباب امید بہ آن
 مقصود رسید۔

و حکمت اشارت بدان کند حاصلے کہ نبی و ولی را است سر آزا او
 بیرون آورد۔ و موجب آن را بیان کند و آنرا بکلم قعدیہ بجای دیگر نشا

مثلاً نبی برائے وصول بہ مقصود و بہ صلوٰۃ و بہ صوم دعوت کر دو گفت کہ این اعمال
 بخندارساند و حکیم بیان آن سر کنند گوید کہ جب است کہ صلوٰۃ بخندار
 کَذٰلِكَ الْوَلِيُّ الْمُرْتَدُّ اُدْعٰ اِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
 الْحَسَنَةِ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحُكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا حُكْمَتِ
 عبارت از صواب کلمہ باشد حکمت عبارت از جمع علم و عمل باشد حکمت بیان
 ارتباط مغلی علوی باشد حکمت عبارت از مبداء و معاد بود حکمت اثبات
 خضر ارحام با اجساد کند حکمت اشارت بہ ترکیب انسان باشد کہ ملکوت و
 جہوت و لاموت با او جمع است و با این ہمہ از ہیبت و سب و شیطانی و حیوانت
 و بجز و ہر یک را چنان بیان کند کہ یکے با دیگرے مزج و خلط نباشد و حکمت
 مخدہ داشتن آن مرکب بود از ہلاکت ظاہر و حکمت غایت و حفظ اوقات کند و
 حکمت ولی را تسلیم کند کہ وضع المشیئ موصیئہ باید کرد و انبیاء را بدین اشارت
 و ہ کہ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا و بجلے بہ غلط ہمچنانکہ گفت وَلَقَدْ لَظَّ عَلَيْهِمْ
 و ہم باید دانست ولی و بنی ازین عاری نہ اند اما بعثت ایشان بر
 بیان این را نیست گفتہ اند نبی عالم بخواس اشیاء است ولی عارف بمقائق
 اشیاء است و حکیم مطلق بہ طبائع اشیاء است و انبیاء اولوا العزم را ہر
 جمع است صرف ہر یکے یہ محلہ میبود نبوت تخلی است اما تجلی با تجلی است و
 ولایت تجلی است بعد تجلی یا پس او تجلی و حکمت مراد از تخلی است نبوت عبارت
 از جمع الجمع است ولایت از جمع و حکمت از تفرق حکایت کند اگر کسی جمع الجمع
 قسمتی از نبوت یافتہ باشد تفرق کہ حکیم دارد آن تفرق غواصی است و حقیقت
 ولایت و نبوت - و آنچہ گفتہ اند ولایت بہتر از نبوت است آنرا ہم بیان کردہ
 ام من قبل - نبوت بہ ضیاء شمس ماند ولایت بہ نور قمر حکمت بہ حکمت کہ میان فیضان
 فیض ہر یکے بہ بجزے حکیم چنین گوید - بیت
 زیں سوہمہ عجز آمد و ندان سوہمہ ناز دار دو کس را بن رشتہ یکے مجز و گرناز

ولایت تجلی
 و تجلی

[illegible]

وكتاب الله اشارت ميکنه قبل ادعوا لله أو ادعوا للرحمن ط
آيَاتِ مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى اے عزیز بہ ہرچہ رو آری بدو
آوردہ باشی و ہر کر اخوانی اور اخوانہ باشی این دعا را از ما یاد گیر و این
مدد را بدل یا دودار یا خالق الکل یا رب الکل یا کل الکل

سابعی

ہم مفتی شیعہ را جگر خون گرد
 ہم خواجہ عقل از بان لال شود
 اگر سب از ل طبعہ ابدال شود
 این حلقہ قیل و قال با مال شود
 آ رہے من عرف اللہ کل لسانہ۔

سمر شست و ششم

علقہ ابدال در اثنائے طواف بودند یکے از ایشان گم گشته اجماعاً^۱
 در ذکر احساس کردند کفص میوست معلوم شد کہ یکے فایت شد و ردائے
 اورامیان خود قسمت کردند تا از طواف فارغ شدند و رحبت جوئے آن
 یکے اقدام کردند می بنید جدا در خانہ دو چشم بر در یکہ غرق نہادہ نشستہ است
 پرسیدند اے فلان ترا چه زد شیطان رہ تو زد یا رحمن ترا ازین کار بہت
 گفت سرے است نہانی کارے است این چہانی مراد ابیر کردہ اند گفتند البتہ
 بیا یہ گفت در درامانے باید حسب رنج را شفائے باید طلبید از اخوان
 و غلام پنهان و کشتن شرط کار نباشد و جز پیش طبیب حافظ و حکیم و ائق
 قصہ باز خواندن تا در و صورت و رمان نماید چارہ کار دانست ازمان
 گفتار کثرت و گفت بکار یک فریضہ دارم بدان تن دادہ دل دادہ بشغل^۲
 میر نعم و رین غرق لغارہ شد ازین در یکہ سر بر در کشیدہ یکے ماہ و نوبتہ
 با عذارے چون گل نوشگفتہ و دوا بہ و چون ہلال ہفتہ بے چون مے سر جوش
 گل دل بر آمد و آشفہ دیدم مرغ روحم گوئی فتوح خویش در بر یافتہ گرد
 خود بہد^۳ ہو اے خویش پرواز کرد جینہ ہو اے خود بہد ران پرواز می چید بسکین دل
 من پروا بال گستہ تن بجا پرہ از پا در آمدہ بر جانشست گفتند ہر چہ
 شد شد اکنون بر خیزدین باز یکہ میا میز گفت سبحان اللہ پار و ش کجا دل
 را قدرت کو روح راز و رطیران کجا تا ازین مقام خیزم و بہ مرام خود
 پردازم باران باز گشتند ہر یکے چون ابہر گریان و چون سحاب نعرہ زان
 و چون برق درخشان اسیب زان - نور الدین پاسے زاد کہ اقطب
 اہل است شیخ اوتا و است وسعد الدین فضل سخن و منصور آزاد کہ بلبل

آن چمن است و حضرت شدند التماس پوستند یکے را از میان ما این کار روین
چنین روزگار پیش آمده در باب ادب و فرمان است ادب لغزید از دائرہ این کار
خارج شد از مرکز ہرون افتادند اسے رحمت و دعوت راقت از عالم غیب
بر آمد کہ اسفند یا سوخته طلب حضرت ماست خواستہ ایم تا از جمال کل جمیل من
جہاں اللہ ان اللہ جمیل یحب الجمال شطیہ و ششم قسمتے نصیب حال
او کنیم استکشاف از حال او کنید کہ منتہا و متمناے توہیت پیغام ولداری و فرید
آشنای دوسپاری بدو رسانیدند آن گرفتار گفت یک کنار دلالہ شوق در میان
شد گفت دستان بکشاے و سینہ را کشادہ کن و انتظار کنار در دل و سینہ ہزار
عاشق چنانخو رحم کاراوست ہرچہ اشارت کروند اقبال بنو دوستان ہست
بایستاد سینہ را بکشا و اللہ یجمع بیننا و بینکم فتح الباب بکشا و یکے
لباس ہر جا کہ بید لے است مبتلا و ہر جا کہ جائے است در نوازش و از
انبار زکشمہ بہ آہنگی دستان دادہ سینہ فراز پدہ آمد عاشق را در برگرفت
با خود در بر کشید و بہ نعت تعزیز و تعالی فرمود ای انا اللہ و کم گشت عشق
را نیز گم کرد و ہر دو یکے شدند او ماند نہ امن اما در دے در عاشق سر بر کرد کہ
در مانش را صورتے نیت رنجے پدید شد کہ صحت اورا راہ کارشے

بلیت

جائے خور دم صفنا نداد و بارے کرد دم وفا نداد
ریختے رستہ است بہ بگردد و در دے دارم دو انداد
شخص پریشان گشت بسیارے از نشان حبت چنین گفتند بر فلان شیخ
مرشد برو این درد را دو ابرویست و این زہر را تریاک او دارد و این قصہ
بہ جسم فاش شد و دوی و بگریم از میان ایشان ہو و رغبت کردند کہ اورا پیسے
حاذق می گویند و حکیمے و اثنی میخوانند ما نیز خود را ندیل خرقة او بر بندیم و بطرت
زندہ او پسندے کنیم فخر الدین آمنگر و چو خیاط با اسفند یا رہ پاره دوز

از گدایان در آن شاه گردید عرضه داشتند چنین در دے در سینه است
 جویان در مان او ایسم مکین این بیخ نره زد آہے بر آورد کہ از سردی آہ
 آہ جہانیاں سوخته گردند و از گرمی او کو بن فرود بالا شوند گفت این نہ در دے
 است کہ در مافش را امیدے باشد و این سوزے است کہ در و سکو تے توان
 دید من از شما گرفتار ترم و اسیر تر عجب حالتے تجلی دوبارہ نہ ویر بار کہ
 شد تا این ساعت با آن شخص ماند کہ او را گرفتار و مبتلا و اسیر خود گردانند
 و چنان رفت کہ باز نہ نمود و نہ نماید بدانی آن درختے است ہر برگ او ہر شاخ
 او گل و میوہ جز در و در و دو غم بر غم نیست بہ تمامہ بہن پیوستند ہر آئینہ ہر چہ من
 دارم نصیبہ حال شما کنم اکنون ہاں و ہاں در چشم من در آئید و در محوید بلیت
 محمد را ز حال او چہ پرسی گرفتار است گرفتار است گرفتار

سمر شست و ہفتم

ما را یارے بود برانچو خودے عاشق شد عمرے در عشقش برآمد ہر روز آن
 شور و آن رعب بر مزید تا آنکہ روز شب یکجا در یک بستر وہیمہ مراد ہا کشادہ اما
 عشق ہر روز بر مزید پر سیلش چہ باشد این ترا بر شخص واحد رغبتے افتاد آنہم
 بدام مراد تو آمد چندین گرفتارے صیت تقاضائے قیاس این بود بہ یک دولیت
 تیزی سورت عشق را تسکین بودے ہو گندان غلاظت اشدا و گفت ہر بار کہ دیدمش
 دمی بنیم حسن و نمکے دیگر است و جمالے و کماے دیگر یک سال است کہ چشم برودا
 نظر دارم ہر چند بیش می بنم در و نازے و جمالے و دیگر میابم ترا ازین قصہ عجب
 نمی آید و ازین حدیث شکر فے نیشود شخص واحد زمان زمان حسنی و جمالے و دیگر
 و شبوہ و شکلے و دیگر البسغیہ سر غامض و علم غموض فتعلمہ
 والسلام

سمر شست و هشتم

عشق شغوفه گری میکند باز چو میکند گاه بصورت آدم بر آید گاه جمال حوا
 نماید معلوم نه شد در بد و فطرت تاج مزاج بود تا بکدام وجود شهود کرد -
 اَمَّا سَأَلَ كَرَاؤَ اَمَّا كَفُوْرًا - اما ساکناد اما جمهورا اما
 علما و اما جمولا اما حامللا و اما حملولا - کُلُّ يَوْمٍ هُوَ
 فِي مَثَانٍ اَزِینِ حِلَّةٍ نَاشِیْ نَمُوْد - تُوْرَتِی الْمَلِکُ مِنْ تَشَاءُ وَ تَنْشِیْ عِ
 الْمَلِکُ مِنْ تَشَاءُ وَ تَعِزُّ مِنْ تَشَاءُ وَ تَذِلُّ مِنْ تَشَاءُ
 بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ - بر یک اصل
 وجود کسے را بخود نه و بر ظهور شهود در دونه البقاء فی الفناء و الفناء
 فی البقاء گوی هیچ طرف دیگر سے است حضور به غیبت رفت غیبت به حضور
 آمد مجنون دامن یلے چنان مستحکم گرفته است البتہ سستی را صورت نمی نماید
 مگر آن که ذیل یلے پاره شود یا دست مجنون بریده گردد - عشق در رگ گذر
 پیاده ستاده بود و میخواست در میدان شارستان حقیقت جولان گری
 کند جان آدم را دید در آن بادی به یاده گزی می کند لگامش می بایست
 نهاد و پالانش می بایست کرد عنان گرفته به ره انقیاد اطاعت می بایست
 آورد و تا شایسته سواری آن شاه گردد تا روزگار چاک دست چند تازیانه
 بر پیش فرود آورد تا آفت روزگار هر جنب هر نوع نبشده گامے درست
 به گامے مراد جو لا گری کند مے خورده است شتاق شده است هذیان گوی پیشه
 گرفته است در روز خماران مستی می بایست کشید و دس پیا له دیچر بهم باید
 چشید چنانچه شنیده - شعرا

دَاعِ الْخَمَامِ بِالْخَمْرِ يَدْفَعُ وَلَدُ الْحَدِيدِ بِالْحَدِيدِ يَقْلَعُ

سہرشت و ہم

عشق بر مثال شخص سیمیا شدہ کیمیاگری بکود مس وجودات کائنات
 راہین ز ر ساخته ہر چند کہ ز راند و دود و لیکن از ہر یکے ادعاے انیت
 سر بر زوتا آنکے یکے گوید یا کلی و جزی و یا علمی و یا عظمی و دمی و
 علمی و فہمی خواست تو زنی و تعظمی نماید و بہ عزت و جلالت بروک
 و برازی بر آید سر و قدے قباے بالا و رداور بر کشید کلاہ باریکے بر
 سرواشت تختے از در ساخت مربع بران تخت نشستے کرد شَمَّاءُ سَتَوٰی اَعْلٰی
 الْعَرْشِ میں را صورتے نمود آن وجودات کائنات را ہر یکے را بہ اراد آ
 غیش اسے و بقے نہاد چشمے را بحال نہ کہ طرف او تیز تواند بد تیز فحان کند
 گشتہ اند پا و ران از دست شدہ اند و ہیت و جلالت او آنچنان بر دلہا
 افتادہ است ہر یکے خود را مستحق قتال و قطع می بیند او خود شستہ این کار
 میکند و بدین روزگار میگذراند یکے را چنین بد مہند و دیگر را چنین مکنند و
 سیومی را چنین فرمایند و این ہمہ بہا مضامی پیوند دہ یکے میان ایشان برین
 شعوذہ گری او اطلع یافتہ است ناگہان بر دیگرے اشارتے بہ عبارتے
 کرد قصہ فاش شد ہر یکے بفضب و نقصب برآمدہ بتکل و بہ ضرب او بہا
 او بہ طرد او شمع کردند اورا چارہ نماند جز آنکہ با جان پ حقیقت باز دیا
 بہ توبہ و استغفار پردازد و خود یکے ازین علمے متدین و ازین مشایخ
 و نیدار توبہ و استغفار او قبول نہ باشد از آنکہ اجزائی بہ ہوا ی کردہ است
 و شوخی و بدغوی نمودہ این کار را بدین عزت و عظمت بسر برد خواست استار
 اخفائے نماید نے لیلۃ مظلمۃ دھو اعدا لہمۃ ژندہ در بر کرد
 پر کا لہ مار کہنہ بر سر پیچیدہ نعلین شکستہ لبہ در پائے خود کردہ و چوبے پرست

کچھ بار درخا نہا تجوی میکند شیئاً اللہ ندا ساختہ ورے را فرد گذاشتہ نیکند
 بہر درے صبیحہ و علیلہ شریفی و ذلیلہ میگردد جائے باشد لطیفے کنند پر کالہ و
 کانسہ او نہند جائے بود از عذر گذرانند و اگر ادا از برون در قدمی در دہلیز
 نہد شاید قفائے خور و ہشنامے شود و صد مہ زند اینھا فکرے گمار باشد کیک
 بدانہ این آن مالک الرقاب و ضابطہ ممالک است اینھا الکبریاء مردی
 و العظمت اذا سری را در طرفین اعتباری و رستی کن حجابہ النور
 حکو کشفہ لا حرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ
 و رفہم فکر خویش آرنشیدہ باشی کذا ا لوف حجاب من النور کذا ا لوف
 حجاب من الظلمت و لو جعلنا مملکاً یجعلنا سرجلاً و للبشاً
 علیہم ما یلبثون ہیکے زبان کثود و این مظلوم فرمود بلیت
 آنکو برآمد بہ بزم مجلسیان دست و دست گرچہ غلط میدہد بیت غلط است است
 عارفانہ فرد از زبان درکش من عرف اللہ کل لسانہ یکسو
 بہن است طیفور از غلبہ نور حضور چنین گفت ا لھا آنچہ توئی اگر بجویم ترا کسے پیر
 ندا شنید آنچہ منم اگر تو بجوئی نگ سار کنند حقیقت بہ تمامہ در بیان آمدہ
 است بہ فہم خویش فکرے کن۔ والسلام -

سمر ہفتاد م

دخترے با خطرے مر پارہ شوخے عیارہ شبوہ ناکے مکارہ دولش
 ہجو برگ نبول منیش بلند چو تنج مندی سسل سبہ کشادہ ہچون صحن گلبنان پتانش
 چون سبب نورستہ ہر صاحب دے کہ دیدش سرفرد آورده است جدش دما
 ہجو بار بحر کرش باریک ہجو میان موربہ اتا بکے بادے کہ از مایکے با بچے فہت
 سیاہ جربہ چون تالپش ہجو غدود کا و بیش باریک - دنداش ہجو سرون ^{سیاہی با چہ}
 گاد تار یک چٹمانش مناک گرفته برنگ چشم گرہ دشتی - دور رخا رش کردہ
 ہدستی - سبہ اش از حصی البطحا ربختہ دنداش ہجو زرنیغ گشتہ پتانش ہجو
 مشک آب ربختہ - این قیغ کریمہ سلطانی بران حسن صبیح میراند - گنمش از بن
 مرد پشتر کجا بیروی بایست بش ابن غزل سر اے کن نوازش و نوازی نما آن
 دختر با خطر ایسا دنی ایسا دہر کہ دید از دست رفت از پا در افتاد و غولے
 فرو درخاند سہان اللہ دہرہ فلک بود میرا کید یا نغفہ اوراق سدرہ بود کہ
 مینالید لہر جہانیاں شنوند آن نغفہ و طرب و آہنگ عجب دادا اللہ
 لسا تو اطربا قعجہ و تیرے درمن افتاد و غنم سہان خالق آن قیغ کریمہ را برین
 نطق صبیح حسن طبع آن دسترس و این فرمایش و این سلطانی و این تصرف
 و این فرمان محو من العباب ہاتف غیب آواز داد کینتی بآواز احد
 وَ نَفْصِلُ بَعْضَہَا عَلٰی بَعْضٍ فِي الْاَمْكِیْلِ ^{مروازیک} آب است و ہر
 دو از یک چشمہ است در ہر یکے کمالیت در ہر یکے مرادے و جلالیت
 اندیشہ را پیشہ ساز شیر قفل را در پیشہ فکر آرد بہ تحقیق بدان و بدستی کن
 اعتبار و من قمت بحاسنہ و کملت ہای الاشیاء کا ملتہ للعالم
 مَا تَرٰکَیْ فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفْوِیْثٍ ^{از یک چشمہ} آب بیرون آمد

بہ گردہ مختلف دریکے گندم است در دیگرے جو دریکے شکر و سیبہ و انار
 در دیگرے حنظل و زہروز قونیا است و درخت پر خار عجباً للمعتبر آنجا
 کہ جو بخارند گندم را اعتبار نبودیکے راز قونیا خوراند و اریب و از شکر
 پرہیز فرماید اکنون اینجا ندیشہ است آزا کہ تو بگا نہ نام نہادہ او
 یا او آشنائی ہا دارد و آزا کہ تو آشناسیدانی با او بگا نگہبا است کہ
 از احصیے وعدے نیت و مکر و مکر اللہ واللہ حَبِیرُ
 اَلْمَاکِرِینَ ۵ ازین جملہ حکایتے در سنے کردہ است بیت
 چون ذوق تو کافر زبے مباد مسکین چہ کند کہ بت پسینی بخند
 ابراہیم صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم از صلب آزا اوست شکن و آزر
 بت تراش اکنون اے قلند قلاش اے مولہ او باش اے زائد فرو
 متبد فاش اے دانشمند ہریان گویند نزدیر قلاش کل جزوب نمسا
 کَدِیْهِمْ فَرِحُوْنَ نہ نعم است نہ بلی نہ جید است نہ لاش اما شرعاً و
 مروثاً و عقلاً و عادتاً تفرقہ کنم و این را از جمع بہ جمع الجمع آریم زہر زہر است
 قاتل و مہلک شہد شہد است باطلاوت و لطافت و بازدارندہ از بیا
 مہلک اکنون انما العلاج بالاصدۃ - سخن محقق است تو بہ اعتبار
 دوزخ و بہشت رایکے گوئی در دوزخ حر است تن است حرق است
 حرق است و در بہشت حر قصور باغ و بہتان کشت و سرور و تجلی رب
 غفور اگر اینجا ہم تجلی قہر است اما ہر یکے بہ اثرے مخصوص و معروف
 آنجا آہ است اینجا رخ آنجا شکایت است و این جا شکر است آنجا
 قہر است اینجا لطف است آنجا کبر است این جا فقر است بدانی با آرام
 و قرار بر خوردار جز تبع نبی مختار نیست این سخن محمد حسینی گنبدوراز است یا

سمر هفتاد و یکم

گوبنده گفت که محمد حسینی گویو در روز سه روزش تو کوته تو چرا به ستم بر
خود سبیل طویله اختیار می کنی نظر به فکر و درسته کن بر صورت ناموت
چهره لا هوت به شهود وجود بر عشق مجاز به مجاز کرد به حقیقت دیدم
چیزه الذا و الشبی است و لفریبه جازا بدان قراره سر را بدان آرد
بطبیعت عین ارادت مراد خود را در لباس به پیته در صورتی سینی
آشکارا یافت شاه بازان نیز هم بدان اسرار حکایت میکرد مرد شطار
نیز بدان اشارت فرمود گفتم خه بیت

شب با تو غنودم و ندانستم که توئی روزم بخمار بود ندانستم که توئی

با خود این بیت باز میگروا ندیدم

نابیدیم لب تو سگون است من ازان تو بهایش با نم

جهان دیدم درین تمتع و تفکر مشغول و مستغرق افرویت من

اَلتَّحَدُّ اَلْمَعْدَ هُوَ لَهٗ راجا جانب خود گشته کرد و خاستم بام ازان

دل در کار برم و آسوده و فارغ نشستم بیت

تاستی رندا خرابات بدیدم دیدم به حقیقت که جز این کار مجاز است

خواهی که درون حرم عشق خوامی و یکده پیشین که ره کبدر از است

جام پرست لب کشاده خواست تا به و هم این سزنها فی رانوشه بجا ر

بر و دول و تن را به آسودگی دهد لطف غیب از عالم لاریب که هر چه از عالم

غیب است ندان به آهنگی هر چه دلنوا و با صدق و صفا باشد استماع کرد

و مِرْاجَهٗ مِنْ تَسْلِیْمٍ رَا بَا خُود اَنْدِیشَهٗ بر منج صفصاف صاف چه

نسبت بر دو بینها چه مقابله توان کرد خطاب مستطاب از خداوند رب

نابیدیم لب تو سگون است

بیت
محمد زکریا

الارباب اشارتے اِلَیَّ اِلَیَّ سَوَّیْ خُودِ خُودِ مَوْجِبِ مَوْجِبِ بَاشِی
صاف خود را کہ نہ کنی خود را بہ بچہ بازی و رند ہی کہ اینجا مکر ہا است
عالمہا را فرو کردم پردہ لطیفے پیش ایشان داشتیم طالب آن بہ دسم
آن کہ بہ مقصود رسیدم از من محروم ماندند لیکن حرمانے کہ ہرگز بہ وجہ
باز نگرد و آراءے گرفتہ اند کہ ہرگز از ان در اضطراب و اضطراب آمدنی
ندانند۔ و دوم خُبْرًا لِمَا حَکَرْتُمْ دانستہ کہ این الذ و اشہی
است و آن اجل و اصفیٰ ہر کہ خود را بہ ہوا داد در عین صفا محروم ماند
چند در چند است بچہ را ملامت و دیگرے را کرامت یکے را سلاست
و دیگرے را مذمت تراہیں قدر نصیبی باشد راست است مَا تَرَىٰ فِي
خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِن تَفْوِیْطٍ ط ازین روے وجہ منہ الیہ ہست
بہشت انبیا بر عوام و خواص و اخص خواص است عوام را از بہت
پرستی و ہوا پرستی باز آرند و خواص را از خود پرستی باز آرند و اخص
خواص را از ادوی او و توتوی تو باموسی علیہ السلام گفتند فَاَخْلَعْنَا عَيْنَاكَ
بِئَنِي اَزَادِيْ اَوْ تَوْتُوْنِيْ تُوْ بَرِثُوْهُر دُور از خود خلع کن زیرا چہ تو عینہ بعینہ
ہستی فَاِنَّكَ يَا لُوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوْمَلٰی ۔

السلام عَلَیْكَ اَیُّهَا الْاِخْوَانُ تَفَكَّرُوا فِیْ کَلَامِنَا هَذَا فِی
مِنْ تَحْقِیْقٍ وَ حَقِیْقَتِ الْبَیَانِ حُبِّ نَکُوْنِیْ ظُلَّانِ بَزَرْگِیْ بَدِیْنِ مَبْلَا وَ گَرَنَار
بودہ است محمد حبیبی با توفیق با آن کبارست کہ ردای کبریائی بردوش
گرفتہ اند و ابعداً للہ ندانستہ اند اگر این کارہ و بردارای عرش سربکن نظار
شو و را را لوراجیت اند و سراء کل و سراء ہیہات فہیہات ہنا
فی طمس سراسر فی سراسر -

سمر ہفتاد دوم

شیخ نور الدین پاسے زاد کہ اوسید الاوتا دست در کنارہ رود
 نیل شستہ تماشاے جو اناتیکہ در ان میانہ اند میکہ ماہیے را وید کہ دو
 سردار و با ماہی گفت این دوم سراز کجا است گفت ذوالنون را در بنجا
 آور و نخل و او ندیر میکہ از اندام او جدا شد من چیدم مرادوم سرازان
 زاد گفت حکایت کن ازین دوم سر مزید چہ افتاد گفت این دوم سر
 سربست گفت ترا درین سراز ماہیاں و بگر چہ زیادت است گفت درین
 سران مقدار ماہیا نیکہ درین رود نیل اند من عدو آن را شناسم کہ بد انم
 و آن قدر کہ حیوان اند بود و جوڈ آنرا شناسم آہے بزد گفت مکین این را
 سردانستہ است در آن غرقاب آتشی از دل ماہی سر بزد و باشیخ گفت
 بحق آن خدائے کہ ترا سرا بدال و اوتا دگرد اندیگو سرچہ چیز است کہ من
 درین گرداب حیرت متیجر و متحر گشتہ ام لا بد منہ ولا سبیل الیہ
 حاجت من شدنت نمیدانم این صحبت و بچل قناعت نیشود گفت این
 سر تو ندانی و در چشم تو در نیاید این خاصہ انسان است گفت بلا بر بلا افزود
 و در و در و اندود و دھل من طریق کہ مرارہ روے بدان سر بود گفت
 مگر غذاے انسان گردی گفت چوں غذاے انسان گردم انسان باشم ماہی
 نباشم مرا چہ سود آید باید کہ ماہی باشم و دریں دریا باشم مرا با این آشنائی خود
 رحمے در دل شیخ روی نمود و گرمی دل او را بہ لطف سر دکر و دہن خود را نہا
 تبے ساخت بسیار ی غرقاب دریا درون سببہ برد با آن ماہی بہم ماہی گشت
 و نظارہ درونش میکہ و تا کہ گذرش بر چہان دل شد پرتو از عکس انوار سجوی
 و قدوسی للبح تر دید ماہی را با آن انوار مبسرنہ مرد و چشم جہان بین را کوید

او آب را با ماہی باز گردانید ماہی بفریاد ایناد گفت و او یلا در ظلمات
 آن نورے مشاہدہ شد کہ دل متلائے او گشت در بن عزقاب دریا
 آتش عشق بر افروخت شوق او دو دواز سرمن بر آورد و گفت ایہا الشیخ
 اغثنی اغثنی در میان غرقاب چشم برباد دادم آتش عشق از دل شعلہ زد
 دو داشتیاق در اضطراب و مقلق انداخت میتوانی دستگیری کردن پلے
 مردی نمودن گفت اے ماہی بدین درد بسا زو برین کوری بان کہ درد
 ابن راہ از صد در مان است و کوری حبک شئی اعمی در عین عیان است
 ماہی دم سرد بر زد موج دم سرد او بر آسمان رسید شیخ فرمود مبارکت باد
 بہ سرے رسیدی و بدو تے رسیدی کہ پلے زاد سرگردانست۔ والسلام



سمر ہفتاد و سوم

عشق مرغ ازل است اینجا مسافرانہ آمدہ است و بہارہ حب الوطن من الایمان است روی براعت دارد و فسبحن الذی بیدہ ملکوت کل شیء و قد اکیہہ ترجعون ہ را تذکار و تبحار کند تا کل شیء یرجع الی اصلہ در مقرر خود قرار یابد عشق مرغیت در ہواک خود پرو و بقید دایم صید نہ گردد و بداند و آہے سرفرو و نیار و او مرغیت کہ بے پرو و بال پرو ہو اے آشیانے ندارد و او صعوہ است کہ نشین مبین ندارد و ہر آشیانے از و نشانے باشد او طار لیست در فضاے لاہوت پرو و جز بد اینجا پرو بال گستراند و خفض الجناح ہما بخاکند در جبروت اورا گشت گلہے گشت تماشای او صحرایے قدس بود ملکوت خود گذر گاہ اوست و خلائق تردد ہما بخاکند با این ہمہ بانیہ انسان کارے دارد ہمین عشق گشت انسان بنیات العرب اگر عشق را صورت بودے جز صورت انسان نبودے ^{و بنین} عشق مشاطہ بر حسان و مداح است عشق قرین بر ساج و صباح است عشق فخر صاف را جام است عشق در دہہ ماندہ را مستی تمام است عشق بت پرستان را پیشوا و رہنما است عشق زاهدان و عابدان را قبلہ گاہ ایشان است عشق مالک و وہبان است ممالک بکثر الذین برائے تفصیل و بیان است عشق سر تسلیم و رضا است عشق طلاب را قدم و روش است عشق شیرینیہ عرفان است عشق خواجہ چہان است عشق سلطان مالک الرقا ضابطہ زمان است عشق پیرایہ رے خوبان است بسیار چو گوئم عشق ہم این است ہم آن است قابل ہو عین الاشیاء ہم از بین بیان مادر گلان است عشق علما را محبت و سلطان است عشق جان است عشق

جان جهان است عشق جان جان است عشق نہ آن است کہ من تو گویم فلان و بہ ہمان است
 عشق تیغ است عشق نیام است عشق صیاد است عشق صید است عشق دم
 است عشق ابلیس را شیطان است عشق آدم و ارحیم و رحمن است عشق
 بے نشان است عشق را ہر جا کہ جوی چہ میکہ چہ مصطبہ چہ کعبہ عریان است
 عشق شیدار تیغ بران است عشق گردش سان است عشق بر رخ آزاد سوار
 چالاک جان است عشق صورتے مد اردو در ہر صورتے و میشتے پیدا و نہان است
 اِنَّمَا تَوَلَّوْا قَوْمًا وَّحِبُّہُمُ اللّٰہُ ط - عشق را عظیم شان است چہ گویم ہر چہ گویم
 عشق ہمان است و بیرون ازان است عشق ہمان افسانہ فیل و غمان است
 مبداء الدین لہدای از راہ دیوانگی و سرفرازی از عشق بازی خوش اشارتے
 فرمودہ و اشارہ او ما را بر دیدہ و جان است - بہت

گر سرائی لمحہ ابدال شود این حلقہ قیل و قال باآل شود

ہم مفتی شرع را جگر خون گرد ہم خواجہ عقل را زبان لال شود

عشق را سداے و معادے نیست قرار گاہ او کان اللہ و لم یکن
 معہ شیء ہم از آنجا آید و ہم بدانجا باز گردد - مبداء و معاد چہ معنی دارد
 راست گفتہ اند الممکنات لا یتناہی زیرا چہ ممکنات این جهانی و آنجہانی
 را انحصار و تحدید نیست اگر پرسند ت ھَلْ یَعْلَمُ اللّٰہُ سُبْحٰنَہُ
 عدد ۱ نفاس ۱ اھل الجنۃ و ۱ النار ترا جواب چہ باشد ان اللہ
 لا یوصف بالاحمال الا انسان ستی و صل بی عاشق مشوق عشق را
 یکہ خائے شطرنج بادی کردہ است باشد کہ عشق ابلیس و فرعون گردد
 شاہ ابلیس و آدم نماید و شاید یزید و حسین بود شاید محمد و ابو جہل گردد
 آرزو ابراہیم را از یک قل بیرون آرد عشق بت شدہ است عشق بت پرست
 شدہ است عشق بت شکن شدہ است محمد حسینی با عشق بیارکشتی گرفتہ
 است عشق اورا بسیار بار بر زمین زدہ است اما شوخی اش ہر باب گرفتہ

است و دستے کشیدہ است عشق تلاش است او باش است عشق بت شکن است
 و بت تراش است عشق از خدا جدا نیست اے عزیزان اے عارفان فہم
 کنید کہ محمد حینی چه بیان کردہ اندا میں نیز تحقیق دانید ہر چه گفت گفت عشق ^{بہ} بیانید
 در بیان نیادہ و السلام

سر هفتاد و چهارم

کَلَيْحَصَّ خُطَابُ بِمُحَمَّدٍ شَدَّ دَعَا نَفْسِكَ فَتَعَالَ خُطَابُ مَوْئِي شَدَّ
 فِتْنَانُ بَيْنِ الْخُطَابَيْنِ فَلَيْتَ فِكْرُكُمْ بَيْنَهُمَا الْقَمَرُ مُحَمَّدًا بَنِيكَندَ الْآزَلُ
 هُوَ وَالْأَبَدُ هُوَ وَالْوَسْطُ هُوَ تَعْرِيفٌ مِيدِدُ ارْغَلَبْتَ الرُّؤْمَ وَ
 غُلِبْتَ الرُّؤْمُ سَيُغْلِبُونَ چه تفاوت کند اهل طریقت اینجا اشارتے گفته اند اگر ترا دیکھ
 شد که قدم بر خلاف نفس نهادی به قہر و غلبہ بروسلے یافتی فلا یا من مکرہ
 کمر او نیست و نابود نشود از مکر او امان نباشد تا شہرے از آتش باقی
 است ایمن شو گفته اند آن بقی شرارے تحرق عالمات احق بہ حقیقت
 تجلی بخند در رسوم و عادات و مولات و مستلزمات محو نشوند از نفس اماران
 نباشد اگر این چنین اتفاق افتاد کہ او بر تو قوتے تسلط و غلبہ گرفته است
 اسیر او ماندہ نشاید کہ تا امید شوی و خود را تمام بہست او دہی تا منقہ
 وجود تو بہو گردد و تو در مجاہدہ و ریاضت باش و ساعتہ فضاءتہ التجاہت کن
 لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثَ بَعْدَ ذَٰلِكَ لَأَمْرًا این ہر دو معنی بر اختلاف
 قرین رفتہ است تَا وَالْقَكَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ تحریر را تقریر میکند
 و حیب خود را کہ ہمارہ در بساط قربت بصفت وحدت اتحاد است با ہمہ
 موجب سکر تو در صحو می ہرگز نباشد ماہی کہ از دریا تو گیری و از دست
 تو جہد قمر دریا گیرد و تو غواص آن قمری تو غرقابی آشنائی کہ جز در
 شین در مقلب خود گرد نیاری چون تو درین دریا بمثال نہرے بحرے
 شدہ نعمت ترا نہایت کجا دولت ترا غایت کجا کہ تو ہموی ممنون و ومعنی دار
 یکے مقطوع گفتم دوم معنی منت باشد چون من و تو ہمارہ یکے اہم این دلی
 وہی بیش نبود امنت برکے و اِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ سبحان اللہ با

اویکی دہمہ اوصاف او نصف بذات او متحد و بہ وحدت ملتزم شرائط
ارکان بندگی بجای آر و بحق و حقیقت تا آنکہ متوہمان و منرسان گمان بردند
کہ مگر ادبر اے رے و نظامی وضع شرع کردہ است ہیہات ^{بہ حقیقت} فہیات
کردہ است ہمہ او باشد شریعت ہم ہمہ باشد گفتار و درست من است

مشعر

الغافل والسامع والیا صرہ والعالی والباطن والظاہر
الغائب سواہ والحاضرہ الاول والاخر والداہر

سمر هفتاد و پنجم

از گمیتص ترا چه شعور و از این حضور ترا که خبر داد که برور اے
وجود تو به صفت تغز و تقالی برآمده و بر سطح عرش نشسته بر تو فرماندهی کرد
و بدان هر ترا که اشارت کرده هر که او چه غمزه می زند آن الله خلق
جهنم بسوطا یسوط به عبارت الی الجنة ترا بر ابراه مقصود میبرد
و این ی که ترا به طرف خود خوانده و با تو ره دوستی نموده و این ع
که دیده کشاده بر تو چشمک زده و خود را بتو بخود ببیند عیانی کرده و این ص
که ترا صفات صفات پوشانید و از لباس دوئی برهنه شده ترا به صفت
اشارت داده و این پانزده حرف را که بچه از ده شمرده و آزار به حساب
اججد در شمار آورده و با آن اججد عددی درسته باز آورده
حکم عشق عین الحیوة را تو چه دانی تا به مستمهای هر سی مبدأ
و معاد را که به جمع آورده ترا به یک سر رشته بست نموده و از سع عشق عین
که نمود عین الاشیار که گفته این مس ترا به سلاطین که رسانید به رجه سمو که
بر کرد - سموات که علین اند و غلی ارضی که به سخن است که امتزاج داد
که با هم در بست و از کجا پیچیده شدند و این ق قیام قیامت قامت
اورا که برقرار داشت ذکری رحمت ربک عبدک ذکریا
این مجموع اشارت آسان که گفتم ذکری رحمت ربک جمع الجمع در
یک نقطه نهاد عجب کارے و اگر سر رشته دراز کرد ذکری ربک
بنداء خفیا ظهیر و کشف را آشکارا نمود قهقهه است اینجا عارفان را چه هر
بازی میکند چه شیوه بازی می نماید و هنر العظمی فاشتعلال التراب
سر حقیقت به چه بازی میکند کذالک یوحی الیک رسی سمر و کار رسی سمر

مہرہ بازی تمہا باتو نہ کر وہ ایم با ہمہ خواص و اخص ہمین رفتہ است مبنی بنیہ
 کے تواند بود تا ازین جہان نشانے تواند نمود ورنہ بعثت انبیاء بعثت باشد
 اَللّٰہُ قَضِیَہ لَشَدَات ظہورہ خفی را چون بر آوردہ است و چگو نہ
 آشکارا تر نمودہ است مَن یَطِیْعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰہَ خوش پڑ
 دری کردہ اَللّٰہُ سفل و علو را بر ہم نہ فرش و عرش را بر یک قدم
 دار بہشت و دوزخ کردہ اَللّٰہُ را یک شخص انکار بیچارہ محمد حسینی افتادہ
 ماندہ درین پندار ہیبہات نفیہات۔

وہی ہے است زمن باقی و باقی ہمہ اوست



سہر ہفتاد و ششم

الفاق ارباب طریقت و اصحاب حقیقت است کہ رہروان دین
 بہ چہار صفت است اند سالک مجذوب یعنی سالک متدارک مجذبہ دیگر
 مجذوب سالک یعنی مجذوب متدارک سلوک دیگر مجذوب مجرب چہارم
 سالک واقف سلوک بے جذبہ نیست اما بعد جذبہ سلوک جذبہ دیگر باشد
 برائے چیزے کہ سلوک بود بدان رساند و آنکہ اور انخت جذبہ شد پس
 متدارک سلوک گشت سرے کشف شد اطلاع بر حقیقت شد اور اگر گفتہ ہرچہ
 خواہی بکن خواست او این افتاد کہ البتہ تعب و صلاح پیشہ کرد اوسم شام
 شئی من الا شیار برو کشف کردند آنرا جذبہ گفتند خواست این کار بہ
 کمال و انتہا رساند ہے آن سلوک کرد تا آنکہ جذبہ بہ پیر مرشد خواست قبح
 شود سلوک فرمود این مرد سالک متدارک بہ جذبہ و مجذوب متدارک
 بہ سلوک ارشاد و ہدایت را شایند و ہر دو نصیب باشند برائے امامت
 و خلافت را کہ بجز پائے ایشان مرتبہ رفیع رسیدہ است و البتہ از خفص و
 کسرا میں گشتہ اند و تاشیخ قدم در دارالمان نہ نہادہ باشد و از دائرہ
 مراجعت برون نہ شدہ حرام بودش کہ خود را بہ پیشوائی و رہنمائی شہرہ کند
 و این را بچہ دانند حقیقت کشف شد کار بجائے است اگر پر سد کہ خدا قادر
 است برین کہ اورا از انجہ اوست باز گرداند جواب گویند محال تحت قدرت
 نیست ان الله لا یوصف بالحوال و ما من بنی الا و لاہ نظیر فی
 امتی دیگر چہ معنی دارد مرتبہ انبیاء و دیگر صیت عصمت از مراجعت اولیا
 حفظ از بازگشت چنانچہ ذوالنون میفرماید من وصل لا یرجع و
 من رجع رجع عن الطریق و سرحد م مراجعت گفتم عیانی شد عجیب و

را
گرورا
انبیاء دیگر

استار در میان نماذج و استعار در حجب عیان غایب شد وقت صبح محال است
 کہ از شام نشانی یابی و آنکہ گفتہ اند ہر چہ خوش آید کند بہین شخص است چنانچہ
 مرلانا گوید۔

بیت
 باز آدم چون عید نو تا قفل زندان بشکنم
 ابن چرخ مردم خوارہ را پہلو و دندان بشکنم
 گر پاسبان گوید کہ ہے بروے بریزم جام مے
 دستم اگر در بان کشد من دست در بان بشکنم
 ہر گہ کہ من بدست را در خانہ خود رہی
 پس می ندانی این قدر این بشکنم آن بشکنم
 مرقعی ہم ازین جهان نشانی دادہ است۔

لو کشف الغطاء ما انزلت یقینا

یَوْمَ تَبْدَلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَ زَيْنَ زَيْنٍ نَّامِدُ زَمِينٍ بِرُؤُفِ غَيْرِ
 یقین غیر گئے شود و استملوات مَطْلُوبَاتٍ لِّکَمِینِہِمْ چون پیچیدہ بہین او شد
 دران بین بہین یکے گشتند مرقعی لکچونہ فرماید ما انزلت ددت یقینا
 ہمہ را یکے دیدہ یکے دانستہ یکے شناختہ صورت و اشکالی از میان برو د
 از ویاد چو بود ہانچہ حق است ظہور پذیرد سخن ما ہم می کنی اگر می کنی
 نہ مے مرد کہ قوی۔

و آنکہ گویند میان ابن دو مدارک بہ جذبہ بامدارک بہ سلوک
 تفرقہ نہند گویند آنرا چہ جذبہ بہ مقدم است او اعلی و اولی است لاجول
 دلا قوۃ الا باللہ ہر دو را اخوان تو امان دان کہ از شکم بجا بریون
 آمدہ اند۔

ساکب واقعت دوسہ معنی دارد یکے آنکہ واقف است کہ چہ ہے
 ادراک شد قدمش بیشتر نہرود یا ساکبہ است مرشد بر سر مدار و یا ساکب

است ہواے گرفتار شدہ است بہ تقبیل اقدام و دست بوس انا مہ بہ واقعہ
خواہی کمی بندگی تحمل درست میباشد سہو راں غرور است و اندک حضور کہ
دست میدہ بدن سرور دارد یا در آشنای سلوک لذت طاعت یافت استعلاء
الطاعة پابند وقت ادشہ یا ہمتے بلند ندارد ہم بہ تخیل و تشکل کہ اورا پیش
آمدہ بہ نظارہ ماند شاہد را بجائے غائب نہا و از شاہد غیب محروم ماند

و اتفق ابن جنین کہ ہم باشد کہ عشاق و شداید نمی تواند برخود نہاد و از بسیارے
بہ اندک قرار گرفت و دیگر ہر جا کہ متباعد و متفردے است بدانکہ واقعتاً
او میگوید مرا چیزی نمی باید توفیق عبادت مرا کافی است۔

۱۱) مجذوب مجرب جنین کہ ہم باشد کہ در باب ادب بیت خوانی - بلیت
زبادہ چون گفت ساقی تہی نمی گردد کجا دماغ لطیفم زمستی آید باز
پر برمی بماند و فرجہ شعورے نمیدہند و ہر نفسے مست میدارند
نیکو دوست ابن عظیم دوست و سعادتمست ابن آن دوستی کہ گفتیم احیاناً
بل ساعتاً و از مانتا متناے این دولت کنند ہمہ پیران طالب مقام مریدان اند
و ہمہ مریدان مشتاق احوال پیران مریدان میگویند زمانے
مارا از ما برند و پیران میگویند ساعتے مارا بامدہند۔

ہر چند کہ مجذوب مجرب دلائق شیخوخت و دعوت نیست آتش نیکوہ در خانہ دعوت
زن و ہدایت در سیلاب ضلالت روان دارد۔ بلیت

مرا بہ خانہ خمار بر بد و بسپار دگر مرا بہ غم روزگار بسپارید
اشارت بحالت مروے است کہ ایشانرا لو کشف سر الرجب
لبطلت النبوت مرد در قلم و وحدت غرق است فرصت آن ندارد کہ
سر بر آورد و در غرقاے افتادہ است البتہ ساحلش را پایان پیدا نیست
پنیا بر دعوت کر اکنہ نبوت بر کہ ارسال شود و از قآب قوسین آد
آدنی در گذشتہ است ثانی را بحال نماندہ است۔

بیت

چوں رسد عشق را چنین لحاظ سرودش گفت گوی دلاله

دلاله از حالت شه و عروس پرسان باشد هیهات او خود محرم
کازیت و استوقاء الی لقاء اخوانی بین شهباز فرماید مرا برادران
واقاربان اند که هم کاسه هم پیاله هم نواله او بند چه میگویم کجا افتاده
ام مردمان مے خوروند مشتاق شدند دیوانه شدی یا وه میگوی -

مجدوب مجذوب این چنین کسے هم باشد بر توست از عکس لاهوت برو
زود ماغش سبک شد لقمان سرخی پرند گفت در بند گیت پیر شدم رسم بندگان
است که درین حالت آزاد کنند آزادی میطلبم شعاعی از پر تو لاهوت برو
زد مجنون صفت گشت مجرد و مجذوب چنین هم باشد بر سترے اطلاع یا بد
قیه شرع را از پا گسته بیند مهار بندگی شکسته یا بد - عنان عبودیت از
دست رفته بیند هر چه خوش آید کند و از مزید باز ماند کجا آن حالت
که محمد و خدای محمد سر بر و کجا آن بوجمل جفا کند و دندان و رخساره
شکند و به سنگ بزند حالت واعیان و لم دیان این است روز بدلیت
ابن مرشد انرا هم ایشان دانند بس بیچاره طبعی که علاج دیوانگان
کند مینویسد اگر یکے به رتبه دعوت رسد شاید بغیر اجازت پیر دعوت کند
لا حول ولا قوه الا بالله چه گویم آن مردمان را با خدا میتواند
گفت شنیدی در میان نهادن اما بے پیر و پیغامبر نمی باید کرد آمد هر چه
آمد اینجا چنین فی منماید -

بیت

اگر مراد تو آید دست نامرادی است مرا در محویش ازین پس دگر نخواهم خواست
امریده و صالیه و یرید و بحبری فائز آنک ما امرید لما یرید
آه پیرا سوختی سوختی سوختی -

بلیت
حاصل عشقت مدمن بن نیست
سو ختم و سو ختم و سو ختم

سلہ اور اپرندہ ازان گویند کہ چون د سماع شدے قوت طہیران درست دادیے
از یک طاق خانہ برد دم طاق می پرید " از تبصرۃ الاصطلاحات
۹۔ در شرح اسرار بعد از لفظ "نہادن" و قبل از لفظ "آمد ہرچ آمد" عبارت
این چنین است :- اما با پیرو پیغامبر میرنیت ضرورت است اورا بلای باید کشید
دجنای مای کشید و از پیرو پیغامبر نی باید گردید" و در کتاب مظفر حسین صاحب و
در تبصرۃ الاصطلاحات نیز عبارت ہمچنین است ۔

سرفہنہ و ہفتم

دیگ سوداے ہوس بردگدان سوداے دیے بسیار جو شیدتا
 خیالے را بختہ کرد با این ہمہ ہواے آن سوختہ خام بہ اتمام نرید کا حاجت
 علی المقلی ماند چہ باشد کہ فرد حقیقی بہمہ اعتبارات و حیات احد صمد ^{لے} المقلی بالکسر
 باشد و از و گویند صور مختلف و اشکال متضاد از چیز امکان و در مکان ظہور ^{لے} تا بہ کہ قلبہ بیان
 بروز کند ہمدربن در طرات و ہم در بن خطرات متفرق بود خود را در قدس
 دیدہ نظارہ اش شد کہ از ان مکان لامکان قدسی خالق انس و جان صورتے
 بہی رویے نمود کبرے زالے ولیکن با جالے دندان را خضاب سودا
 کردہ پردہ حیا از پیش دور کردہ خند فی میکند پرستے پیوند و دیگرے
 پیدا آمد گندم گونے کہ موجب لغزش آدم باشد قناعہ کبریائی بر سر
 گوشوارہ ازل و رگوش طوق احاطت گرد گردن ہوا قدرت بر ساعد
 خلیل ابدیم ساق را بر پا خواست از دستکشانی و استفسارے کند
 دخترے دیگر پیدا آمد سارے چارے پنجے را سہبدان پیرایہ آراستہ حیرت
 اندر حیرت افزود در و برد و اند و غم بر غم رویے نمود از عالم غیب
 ندائے لیدیٰ ہینے کہ موجب قرب دلہا باشد و سبب مستی جانہا بود و عار ^{لے}
 را در رقص آرو عاشقان را در ہمیں انداز و کلاے فصیحے بلینے ^{لے} فصیحے
 و رگوش آمد و بدل القاشدایے نادان تو کیستی و کہ امے و چہ کس باشی ^{لے} ہوس ہنر و
 بر بن سر ہوا استطلاعے کنی ندانستی کہ خلیل ما ابراہیم گفت و از ما بہمہ مجزود
 زاری التماس پوست و گفت سبب ابراہیم فی کیف اُتُحی الموتی بدین التماس
 نقد سرزنش کردیم گفتیم اَدَکُمُ ثَوْبٌ مِّنْ کَفِّتِ اَیْمَانِ دارم بھقیقت میدنم
 ابن کا رکنی و توانی کر و ما ہوس مشاہدہ کیفیت دارم کیفیت زلمودہ ام

بدان اطلاق می نمودیم که آن در حیز محال قرار گرفته است و او در مکان
ممکن دارد گفتند لائق حال تو نیست از حرص و هواد از شهوت و آراستگی مبتد
خود بدر شو آنچه خارج مطلوب او بود در اعتقاد داخل کرد چهار پرده
گشت و هر یک گفت با دیگر در آورد و هر یک را جدا گانه کرد
این به بند که چگونه یکی از دیگر جدا شد و جز هر یک چگونه باز شد
بجز خود پیوست ازین جا اشارت کرد که محال باشد کسی مطلع برین شود
که در گره پیاز کشاده باشد منفری ندارد و همه پوست در پوست است که
خواهم برین اطلاع یابد چرا چنین است خلیفه عمر غریب از خویش بخوده باشد بجا
یجادی نقد دارد و نگار است بیشتر جبریل به صورت وجه کلبی از غیب بر
رسول الله شاهد شد ثابین چنین بود که از صورت خود گشتی بدین صورت
شد و نه این بود که این صورت غیر آن بودی اختلاف اعتبار را
اتفاق افتاده است علی الاطلاق این سخن را که مطلق در خارج وجود ندارد
میدان و چنین هم میگویند که جبریل عقل محمد است که صورته تمثیل کردی
و وضع اشیا مواضع تعلیم شد هر چند که جبار اخلاف عقل گفته اند اما نه
یعنی معنی است فلک افلاک عقل کل را این جایاید شاید ترا ظفری
بدان بود و نظری بران داری بسیار اسرار در فهم تو آید همین که
خُلِقْتُ اَنَا وَعَلَىٰ مِنْ نَوْسٍ و احد هم ازین جا که علی الخ نبی
است آخرین کل نو عین و تکلیف همه معنی داشت نفی اللبوت و فیه
المخلاف همین اشارت کرد انت منی نکهارون من موسی همین نفی
را حدیث میبند که لا انا اشرار و عند من فهم عبارت و السلام

سہ ہفتاد و ہشتم

بزرگے طعامے بدست مرید داد گفت دران بر آب درویشے است
 بدودہ عرضہ داشت کہ آب عمیق است کشتی نیست و مرا با آب آشنائی نہ
 گفت کرانہ آب بایست و گویو بجزمت آن فلان نام خود گرفتہ کہ وقتے بزن
 نزدیکیے نخوردہ است مرارہ وہ آب دوشق شد مرد گذشت طعام بدرو
 رسانید او خورد وقت باز گشت مرد گفت وقت آمدن چنین آمدہ ہوم ^{مرید}
 وقت رفتن چہ کنم چگونہ روم گفت برو بر آب گویو بجزمت آن فلان نام خود
 گرفت کہ وقتے طعام نخوردہ است آب رہ داد مرید را دوا شکالے مشکل
 پیش افتادیکے آنخہ این پیر چندین بچگان زادہ و آن درویش بھنو طعام
 خوردہ دو دروغ بر آب گفتیم ہر دوا اثرے عجوبہ داد از پیر پر سید محل
 این کلام چہ باشد و روغے را چنین اثرے شود گفت من بہو اے خود نزدیک زن
 زرقہ ام و او بہو اے خود طعامے نخوردہ است اما صدق کلام برین رفتہ
 است اکھل و ماکول ناکھ و منکوح یکے بودہ است چنانخہ یکے گوید مادر خود را
 من زادہ ام و چنانخہ گفت سمعی دلالت امی ابا ہد یگرے گفتہ ہرانت
 مہربانی فی صورت احمی از زبان مبارک رسول اللہ گویند ^{صلی اللہ علیہ وسلم}
 شعرا انی وان کنت ابن آدم صورۃ فلی فیہ معنی شہا ہد یا بونی
 دیوانہ از سرد پوانگی و خود کامی این سخن گفتہ بیت

قلندر را نواز شہا ہدای را گداز شہا خدا اندر قلندر دان قلندر را خدا خود بین
 بد بخت لہم ز ندیق کافر درین مقام الحما و خود را بختے ساز و ز ندقہ
 خود را بر ہانے گویند اند کہ این حکایت فیض اقدس است مدبر محرک فاعل ^{قدس}
 قائل جزا و نبت اورا روح الروح نامند اورا روح اعظم خوانند و صف

اوچین گویند الموجود لا یصیر معدوما بل ینتقل من صورت الی
صورت ومن مادۃ الی مادۃ ومن ہیئت الی ہیئت بل الحقیقت
کالکرہ ہر جا کہ انکشت نہی حاق وسط او باشد اینجا فرمے واصلیت
ابن را محمد اصل نہادہ و حرکات خود را ازان متفرع کر وہ لا حول ولا
قوۃ الا با اللہ

توصنا وضوا الغیب ان کنت ذا سِر
ولا تیمم بالصعیذ علی الصخر
وقدم اماما کنت انت امامہ
وصل صلوۃ الفجر فی اول العصر
این نیز بیان آن جملہ است کہ بیان کردیم۔

سہ ہفتاد و ہفتم

امشب دیدم شخصی برہنہ را روئے کف ہر دو پا با ہم نہادہ از
ہر دو ران او شعاعی ولعے پیدا بود کہ روشنی آن باصرہ خیرہ می شد
و حقیقت آن اوراک نمی شد معلوم نبود کہ شخص ذکر است یا انشی علالتے
و بدہ نشد و معلوم نشد کہ پیر است یا کھل جوان است یا امر داند عالم کائنات
شیخ از او آوازے می خواست از من سوائے می پیوست کہ مرید را بر پیر چہ
اعتقاد باشد و اندازہ آن کار تا کجا باشد گفتش اقل من کل قلیل ابن بود کہ
مستقدمید آن باشد کہ ہر چہ پیر میکند باذن من اللہ و امر منہ باشد و بدین
خبر خضر علیہ السلام نشان داد گفت وَمَا فَعَلْتُمْ عَنْ اَمْرِی من اللہ مامور
بودہ ام و اگر نہ کردے عاصی شدے و اگر ازین قضیہ خلاصے و نقصے در
خاطر گذر و مرید از دائرہ ارادت خارجی شود و اگر آن پیر کارے من عند
نفسہ کند بجب حال خود بقدر وقت خود مرتکب کبیرہ شدہ بود ملام و معاقب
گردد قصہ ذوالنون شنودہ باشی کہ بر قوم نینوی مبعوث شد چند گہے دعوت
کرد کسے بد و نیک و ید و ناخوش شد بغیر امر باری تعالی از ایشان اعراض کرد در
دریا سوار شد ماہیش لقمہ ساخت چند گہے در شکم ماہی بود معرفت خدا و شگیش
شد عذر خواست کہ دعوت من و انکار ایشان از مرکز وحدت و از حلقہ
توحید بیرون نبود پس بیرون آمدن من بصفہ غضب از قدم وحدت و توحید
تجاوز باشد آن را عذرے خواست بجب معرفت خود کہ ہم در عین و ہم ظن
بودہ اند من و او و دعوت من و انکار ایشان ہمہ یک نقطہ بود کلا لا اله
الا انت ہذا چون غضب او از عالم جمع بود و عرفان او از جمع الجمع چہ
جمع الجمع آمد ہر آئینہ رہنمونی خلاص روئے نمود پرسیدندش کہ در ان

بندی خانہ نظلمات خوش بودی یا بدین خلاص و یا وہ گذاشتن گفت اگر است
پرسی دران بند خوش بوده ام صورتی دلبند جان ربائے و لغریب را در
لبن الحوت داشتند من بہ نظارہ و عشق او خوش بودم آن دیدار و بند
و انکار ایشان را سبب کشیدم امروز کہ در فضاے کشادگی ام آن صورت
با من نیست کاشکے اہد الہ آباد آنجا بودے وادبا من بودے ۔

الغرض پیرے کہ بغیر از من و امر باری قدم مغرور ہند متلا بہ بلائے گرد
و از عتاب و عقاب خالی نباشد آن مرید کہ پیر را ماذون و مامور دانستہ است
گرہ عقیدہ او ہر چند سست تر مینماید زیرا چہ پیر مرید را آئینہ است کہ مرید
خداے را در آئینہ پیری بند و پیر خود را در مرید اگر مرید درین را بطا برسد
خود را با پیر در یک سلک منظم یابد در فضیلت با پیر این خیال بازی کند ۔
گفتم کہ پیمبری تو یا پیر
از پیر این شنود ۔

گفتا کہ دوی ز راہ برگیر

مرید بہ نور حضور شعور درست یابد و بعد مقامات اللہ والہ اللہ بدین
دولت رسد و این را در آئینہ دل خود محقق و متصور بیند بضرورت گوید ۔

بیت

چون نیک بدیدم این نحو بود من او پیر ہر سہ او بود
اگر پیر عجب مغالطہ معارف تجاوزے کند مرید بد اعتقاد نشود و
اتباع ہم بکنند کار او را بد و گذار و میان مردم این عذر خواہد فہم من آنجا
نمی رسد کہ پیر است با خود این داند ہر کہ از راہ مغرور و کثر رد و
بلائے آن انحراف و اعمو جائے کشد و از ملامت و غرامتے خالی نباشد
پیر داند کار پیر داند مرا ہر چہ بر آن رہ کردہ است مرا بدان استغاثے
باید کرد و افعال نبی منقص است بے قی و متبع نہ ما خرج الہی صلی اللہ

علیه و آله وسلم عن الدنيا الا وقد خلت له نساء جميع
 العالم پیرا همین مثال داند پیرا در حجابی این بود که گفتیم
 اعلی آن است در جمله اعتیارات با جمله او امر و نواهی اعتبار
 او بدست او داده اند گفته اند افعل ما شئت و دیگر از بن برتر
 و پیشتر و بیشتر آن نمی نویسم از آنچه بر غیرت عشق در کار است و دیگر سوانح
 است که تقریر آغبا و فائمی کند و تحریر شاید آغبا یا رخی ندهد عليك فعليك
 ان تلاترما الصراط المستقیم والسلام

سرہشتادہ

بادے منتقم و جان ہمت مینہ شکستہ منابط گسستہ خطرات نزہات درمباہات
 الہیات ترود و اختلافے میکرو پلاس یاس دربر خود می دید و ازاں یاس میخورد
 کہ عمر بہ نود رسیدہ موضوع نود محمول رود باشد جام مراد بجام من شد
 و مطلوب مودود بدامن مقصود نیامد از سینہ گرم رے سردے برآمد
 و از ستوہ اندوہ لب خشک و چشم تر شد و عبرات چون سیلاب روان تر
 شد تا ناگہان بوسان از مساوات جوآنے امروے اجر دے در بر من
 نزول کرد و جنش از ماہ شب چہار دہم روشن تر ابروے او بہر قبلہ حاجات
 برآمدہ تر چشمش دیدہ کہ چہ فتنہ سحرے است غمزہ اش عمازے است کہ طرفتہ
 العین از حرکت نہ ایستد چشکے میزند کہ علو و سفل را بر ہم میزند و ہر کہ می بیند
 از بالا فرد می افتد لبش تمامی است از قاب تو سین او ادنی ساعتہ فائتہ
 حکایت میکند و چہ شیرین کلامے است گوی جلابی نبات تنک تر بستہ است
 خود ساکت می ماند و اسرار کشادہ می گوید دنداننش گوی سلک مراد است
 ابدار کہ در صدف و چون ظاہر تر مینماید دیا خود اذکار علیے است ہجوں
 آفتاب روشن میدرخشید و بلع نشستے فرمود گفتم کستی جیتی کہ امے از
 کجائے گفت قشعلے از قدس لاہو تم تشکلی از جبروت بصورت ناسو تم
 گفتش لقب تو نام تو چیست گفت در علویات الہ البریات خوانند و
 مرا در سفلیات عشق ابحنان نامند گفتش استغفر اللہ عشق را نزولے و
 وصولے بہوے سقوطے نہ تحتے فوقے نہ ادریسینے یارے بدو نسبت
 نہ برد خلفے قدامے از و حکایت نکنند تو ازین کلمات باز آے بگو لا الہ
 الا اللہ خدنی کرد کہ ارواح انبیاء و اولیاء با اجاد و اشباح خویش

بحیات باز آمدند و ہمکنار عشق نامہ را فرو و خواندند گفت توانا دانی شکل
تمثل شخص متمثل بہر صفتی کہ روئے ننماید بہر صورتی کہ پیدا آید بہر چہ
از متمثل بہ متوقع و منتظر باشد از وہمان باشد این قدر گفت و مرا بکنار کشید
و سخت تر گرفت و بشیلیہ و خنکی و لذتے و راحتے بخشید ہمین کہ دل داند
و من دانم من دانم و دل چون احساس کنم چہ بنم گئے چنین میباشد منم
اونیت و کرتے چنین می شود اوست من نہ ام کہ کسرت و مرات چنین
ہم دیدم نہ منم نہ اوست کہ دیگر است کہ رنگ آمیزی کردہ است

بلیت

بو العجب کای دس طرف ہے گاہ من او باشم او من گئے

و عجب دیگر

نے حال بماند وقت نے ذوق نفاہ نے ماندیم من نہ او ہمہ گشتہ عدم
مہدین حسرت و حیرت صحنے کہ صفت بجئے وارد خس و خاشاک
افتادہ سنگ ریزہ و خاک نارفتہ بر کرسی از چوب ساختہ و بہ این محکم کردہ
از ان قدسی کہ او حکایت کرد و از ان لاہوت کہ او اشارت نمود آن صحنہ و
صحرایہن قدس دیدم و آن کرسی از وسیع کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ بانیے
میکرد و از من بہمن بر من خطاب بر می آید اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنَا۔ بضرورت حکم شریعت و بہ اقبال روندگان طریقت گشتم ایمانے بسر تجدید
کردم کہ این ہمہ خیالات فلذوات است ترا بر جادہ شرع استقامت باید کرد
و در راہ طریقت استواری باید رفت باز گفتم ابن داخل اقلیدس و میزان
منطق نیست موسی عمران را یاد کن کہ از درختے آواز اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ
بر آمد انکار کنخی و اگر از درخت وجود تو بر آمد چہ جائے انکار است ترا باید

الدخول فی الکفر الحقیقی مذہب تو باشد و الخروج عن الاسلام
المجازی مستقر و مہرب تو باشد اکون لمن و لمن یأثمها الدین

۱۱ مَنُوْا اٰیْمٰنَ مَجٰزِیْ رَاوِ السَّلَامِ اَعْتَبَارِیْ رَا پَسْ اَنْدَازِ وَحَقِّ اَحْقِیْقَتِ
را پیش گیر و برخون - مصرع

۱۲ نَا مَن اِهْوٰی وَ مَن اِهْوٰی اَنَا

سرباعی

یار آمد و گفت کرامی طلبی پس سرچہ نہ ان منم چرا طلبی
در خود نگزار برون ز خود آید پس من تو ام تو من کرا طلبی
این دو بیت ہم کئے نگو گفتم است - بیت

تا مدر و منارہ ویران نشود احوال قلندری بہ سامان نشود
ایمان کفر کفر ایمان نشود یک بندہ حق بحق مسلمان نشود

سرہشتادویکم

شاہد عینی باشد کہ بر سر صدر دل او نقطہ عین ہوا و ادا و از کاف
 تا قاف ط دارد و از ب ت ای او راق است زیرا کہ اوص الف دواز
 است او ہم نشینی با آن و را کرده است اندہ لیغان علی قلبی اشارت
 ترقی از ادنی بہ اعلیٰ رود و فیما بین فیہ تفسیہ بر عکس مطلوب است
 حسنات الامیرا سیئات المقربین قل غلام حسہ خضر بود و سیہ
 موسیٰ امتناع از قتل حسہ موسیٰ سید خضر بن انخضر و موسیٰ استوانیاد -
 ابو عثمان مکی بر صوفیان بغداد و پشت اے صوفیان عراق و اے مشائخ
 بغداد ہزار در ہزار خند قہائے آتشین و کوہ ہائے پر خار قطع باید کرد اگر
 کرد پیش تان و اگر نہ در چہ کاراید در چہ مصلحت آید اے فرو ماندگان
 بے مقدار - جنید صوفیان عصر را جمع کرد گفت ازین خند قہائے آتشین
 و کوہ ہائے پر خار چہ عنایت توان کرد اتفاق کردند مراد فنا دارد بہ
 احدیت ہزار در ہزار بار در راہ اوقافی شوند اگر یکبار رہ لبوے
 مقصود برند جنید گفت من ازین کوہ ہا و خندق ہا جز یکے پے سپر نکرده ام
 حریری گفت سنج تو جنید بارے یکے کہے و خندقے قطع کردہ اما سکن
 حریری جز سگامے زلفہ است شبلی نعرہ بزد کہ خوش وقت جنید کہ
 یکے کوہ و خندق قطع کرد و خوش وقت حریری کہ سگامے درین را
 رفت بیچارہ شبلی کہ گرد این راہ ندیدہ است ابن صوفیان اند کہ
 درج را در ذیل خرقة ایشان بستہ اند و ع ص را پیوندے در

گریبان ایشان کردہ تو کہ محمد حبیبی این لادنم خبرے نداری بچہ بازیچہ
مشغولی اے وائے ہزار وائے بر تو باد۔

سرہشتاد و دوم

بجمل کہ عشق در دے نہاں باشد و صاحب دل را از ان نگاہے
ز عشق قوے غائبے عظیمیے اما در کین دل خفتہ فرار گرفتہ است استعار عشق و
ظہور عشق در صورت مجاز است از انجا مرد حقیقت رہ برد بین اشخیں متع
باشد تا آنجہ ہر دو بہو او مراد خود رسد عمرے بہ حب ہواے خود صرف کردہ
تا کار بجائے کشیدہ کہ عاشق خود را فاغ و بنیم می بند ہر مقتضی این فنون و جہاں
غضبہ کرد بارے خصمے در میان نہاد افتراق و ہجران اختیار کرد بہ مجر و یکہ ہجران
شد و بائید وصال پیش آمد عشقے کہ در دل مکن کردہ بود سر بر آوردہ
و بقوت و شوکت خویش پیدا گشت و چندان سوز و درد در سببہ اش نہادہ
بد و عشق آن نبودہ است جز آنچہ نختن بود و ابن باقی اخذ لذت
و صرف ہوا ہا و کامہا بمراد راند بر سر آن منضم شد ابتلائے یکے لصبہ شد
گرفتارے یکے یہ ہزار معشوقہ از دست رفت جز وائے ویلے نہادہ ۔
دیگر گویم جاریہ ملوکہ جا رب زنی میکرد و خوند کارش بہ نظر ملکوش
مبید و نمی دانست کہ مالک دل اوست ناگہان بہ مصلحتے کہ اورا پیش افتا
فروخت در دے ابتلائے غمے سوزے صورت نمود خلاص رہ روی
پیدا نیست

و دیگر عشق بر کسے کہ صورت وصال بینہا ہیچ وجہے بہ سرنیت و دیگر
کسے باشد کہ ہمارہ با او مصاحبت و ملازمت است و یکدگر بر رضا بود

است بہ سبب من الا سباب آفت فرقت افتد آنکھ او بینہا عاشق است
 او داند کہ چہ بلا و چہ ابتلا بر سبب او افتاد و دیگر در جلتے عشق مرکوز است
 و شخص مجبول و مجبول بر آنست و آنکس خبر ندارد در عشق طالب محل حلول
 خود است بمجرب و یکہ ظہور خود را مظہر سے یا بہ از احتجاب استتار بیرون
 افتد پرودہ عزت را از میان برگیرد و اندازہ نشاند اگرچہ گداسے باشد
 کم اصلے باشد و محل لا قابل مثلاً دختر بادشاہے باشد امکان وصول
 صورتے ندارد در مجنون عشق بحال خود و بعیرت مبرو و مغلوب بود ^{نہ}
 و او کو دے بود مہنوز بلوغے در مبلغ عاشقان نشہ لبلی ہمدان محضر
 بہ قرآن خواندن آمد صورتے آئینہ دید کہ نازل از لوح قدس شہ
 جمالے مشاہدہ کرد کہ آن جمال بادل مجنون ارتباطے و اتصالی دارد
 خود مجنون انچہ در خود داشت در لبلی دید آشتاہ آشنا پوست جز بادل
 یکے گشت مجنون و بوانہ لبلی شد۔

تغذہ دیگر است مجنون عاشق جلال لبلی عاشق عشق مجنون اینجا گویند چہن گوید
 ما الکمل مفتقر و ما الکمل مستغنی فحق الیہما خنین الکمل الی الخیر
 عبارت ہمان قایل است ابن عشقے است و رولے کہ مذکور است
 در جانے کہ مجبول است و راصل خلقتش اصم و اعمی است بل الحجر ^{میں} الا
 شنیہہ باشی الجنینہ علت الضم مجنون جمال خود را در لبلی دید آنکھ
 پس حجب لبلی گرفت بہ کوہ و کسار کہ یگشت ہمان مستقر و متعجب راجی جبت
 بدانی ہر کہ عاشق است عاشق خود است بیت

اگر من عاشق خود خود نبودم چرا بر آستان جہہ سودم
 میدانی کہ مردمان ہمہ گویند ہر کہ ہمت چنانچہ خود را دوست میدارد
 کسے راندارد باشد ہم کسے خود را عین عشق یا بہ ازل را از خود
 سابق تر نہ بیند و ہرگز بہ انتہاے ابد نہ رسد عاشق از روید معشوق از

بچد و لیکن بلا کیفیت و ملاقات عشق از ہمہ پیش دستی دارد و قدم
 او از قدم حکایت می کند کہ گئے خود را وجہ اللہ نام می بندد و در حق خود این
 آیت فردی خواند و یقینی و حبہ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
 ادعاے احاطت از کینہ حکایت حرکات اوست ہمہ از و آیند و ہیچ
 کس را با او قرابت نہ اہل قربت دانند کہ پشتہ ام در بن ہشتہا یکے
 مخدولی است اہل دنیا اہل دستگیرند و من عند نفس خیلات ظنونات را
 در کار دارند چیزے گویند شنوند و آنخو رو کنند خدا ایشان را رحمت
 کند و آنخو قبول و استقبال پیش آید اگر مردم محوم است خود زہے کارو
 اگر اعتقاد میکند بہ او ہام و خیلات خویش فساد در فساد است خواہ
 او احمد بچانہ روزگار خود بود نیکو سخن گفتہ است بے آشنائے دارد۔

ادع
 لو غاب
 کرانی -

بلیت

کسان را منجش مشک و عنبر	برخک مہند ز روز پور
گاؤں گ خوشن چہ دانند	گو سال ز کن مکن چہ دانند
یک محوم راز را بچنگ آر	پس جملہ جہان بزیر رنگ آر
براہل بہر چو منج می بار	از خلق سخن در بلغ میدار

سرہشتاد و سوم

ممشوقہ بہ آفتاب ماند عاشق بہ ماہتاب عاشق صفت ممشوقہ را
ابدال آرد میان آفتاب و ماہتاب مثال رقص است کہ دو نفر بحضور
کید یکجہ روند مینود و وزنان ایشان بازے کنند آن را ڈنڈہ بازی خوانند
ہر یکے باچوب و دیگرے سبک میزنند و میگرد و میرود ہم چنین ماہتاب از
آفتاب فین میگرد و جدائی شود عاشق صفات ممشوق را بدل گیرد
از دوام صحبت و از دوام حضور صفت او درو آید کالحیدر یلحما
نارئ و صفاحدینڈ ذاتنا نارصورثا حدید معننا نار
اشرأ حدید حقیقہ نار ظاہرأ حدید باطننا نار
فعلا حدید فاعلا و ما بہ یکون نار حقیقہ حدید
صورثا کذا لک عکس کل مالکونہا لک چندان ابن
را بہ آتش و مند کہ آہن سیاہ عین آتش روشن گردد آہن آہن نہانہ را
ہجو خاکتر بہ پود و ذرات او با ذرات آتش یکے گرد و جنبہ رنگست خاکتر بہر
لون الماء لون الانار ابن سخن دو معنی دارد رنگ آب اورنگ
آوند اورت بنی رنگے کہ آوند دارد آب را همان باشد
چنانچہ در شیشہ صاف آبے اندازے اگر شیشہ زرد آب زرد نماید و اگر
سرخ سرخ نماید کذلک الوان الباقیۃ معنی دوم رنگے کہ آب
دارد آوند را همان باشد در شیشہ سپیدے شفافے آبے سرخ
اندازے شیشہ سرخ نماید کذلک رنگ ہائے دیگر فیما بین فیہ
مقصود این است کہ عاشق برنگ ممشوق باشد این را چند معنی باشد
بنی ہر دینے و نہ ہبے کہ او را باشد ابن را ہم ہمان باشد چنانچہ

گفتہ اند عاشق را مذہب معشوقہ بود و دیگر ہر مزا جیکہ او دارد اور اہل
مزاج طبیعت گردد و دیگر ہر کرا معشوق دوست دارد عاشق ہم دارد و
دشمن اورا دشمن و دیگر ہر خلق کہ اورا باشد ابن را ہمان باشد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید تخلقوا باخلاق اللہ و اتصفوا
بصفاتہ او تعالیٰ کریم است رحیم است حلیم است جمیل است
جلیل است قدیم است علیم است این صفات در طالب آید درین باب
ہمہ صفات ہنوز مرد ناقص باشد این سخن در رسالہ استقامت
نہشتہ ام فخصی از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسید یا رسول
اللہ ترا دوست میدارم اما انچہ تو کنی نمیتوانم کرد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود المرء مع من احب این سخن دو معنی احتمال میرود
یکے آنکہ اگر چہ تو نمی توانی کرد اما ترا با من گیرند بحباب من شمرند معنی دیگر
اگر مرا تو دوست باشی ہمانجا کہ منم ہمانجا باشی میان محب و محبوب تجانس
شرط است گفتہ اند

بیت

روستی با دوستی و قلیتبان با قلیتبان
ز غ باز آغان نشیند با نشیند با بطن
مقصود ما این است کہ عاشق بہ صفت معشوق باشد از کمال او از
جمال او از ناز او از کرشمہ او نصیبہ تمام گیرد ہمارہ در تزلزل و تحمین باشد
در قدسی میگوید انا عند منكسرة قلوبہم لاجلی سہ معنی احتمال
می برد بنا بر من بہر من برائے من میگوید من نزدیک کے ام کہ
دل او بہر من شکستہ است یا برائے من شکستہ است اثبات عنایت
میکند اورا شکستہ است نیت نابود کردہ است خود بجای شدہ است
قولہ عز من قائل قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ
اللَّهُ اگر شما اینید خدا را دوست میدارید و نہا شد دوستی کہ خواہد
کہ محبوب محبوب گردد و فاتَّبِعُوْنِيْ یعنی لزوم صحبت و دوام توجہ و

روستی با دوستی
قلیتبان با
قلیتبان

اومان اصطحاب چنانچه من کرده ام همچنان کنبند یحببکم الله چنانچه
 من محبوب گشته ام شما هم محبوب گردید الا سردا حینو دمحبدة فمیا
 تعارف منها ایلتف همین تعارف تجانس است میان عاشق و معشوق
 از لادابدأ اصطحاب التزام است بلکه اتحاد اعتناق جدای صوری
 است لون الماء لون الاناء صورت اتحاد هم نماید و صورت
 دومی هم چو بر دو یک باشد هر آینه لون اولون او باشد و لون او
 لون او چنانچه گوید
 نوروحی و پنداشتی که بسی تو آبی و پنداشتی سبوی
 بیت

سمر ہشتاد و چہارم

عاشق از شدت اشتیاق و از قوت التیاج بیشتر در ذکر نام مشغول
 و در حضور او بخیال او عشق بازی باخت رحمت حق و فضل من الرب اودا
 در یافت خواب بر بود مشوق را ضلیح و صبیح خویش یافت کنار و بوسہ
 کم نحر دو البتہ جام مراد بجام او پیمان بود ملک ہر دو از لباس خویش تعری
 و غلی کرده بودند عاشق از لباس بشریت مشوق از التباس انسانیت بیرون
 آمدہ بجے در یکے گشتہ عین دیگرے شدہ بہ لذتے و بہجتے غرق ماندہ آن
 خروس سحری گردن بریدہ بانگ بر آورد کہ صبح صادق دیدم مدعاش
 چشم کٹودہمہ خیالات را کاذب و ملمون فاسد دیدننا میبرد و اجہتا د
 کرد کہ چہ بودے اگر آن شب ابدی بودے و آن خیال سرمدی بین
 اندوہ و غمان در زاویہ احزان سر بردوزان و فرد بردہ شکستہ و گسستہ خون
 جگر می آشا مید و دل را بر مثال کبابے پر کالہ پر کالہ گشتہ میدید ہدین
 نا امید ندائے غیب پر خاست ہر چہ از غیب است بے عیب است کہ
 اسے نادان ندانستی دنیا باختر پیوستہ است آخر بہ اول انجا میدہ است
 ازل ابہا ہم آشتی کردہ اند ہر دو سر رشتہ بیک گرہ بستہ اند و آن دو فلک
 و آن شمار روز و شب را در حساب نمی آری و احتساب آن نمی کنی و مَا
 أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ کَلَّمَکَ بِمَا لَبِصَّرْ لیس عند اللہ صباح و لا
 مساء را در گوش تو فرو نخوازدہ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلُ إِذَا سَبَّحْتَہٗ آنخہ
 شب و روز را بجا کردہ است و در یک سلک در کشیدہ این سو گند بہ
 خط و خال دوست ہمان رخ را دوست بر آن رخسارین خال سیاہ کار است
 شب را چہ در حساب می آری و روز را چہ قرار میدہی کہ ہر دو در

لا عاشق

لہ البتہ از
 نوع بمعنی شوق
 درون در رخ و لب
 از عشق - (م-۱)

و راداد الطوار اند والضحی و ایل کفر و اسلام هم باشد بیت

کفری که در روشن معشوقه ما است آن کفریہ از ہزار ایمان و عطاست
وَمَا وَدَّ عَلَکَ دُبُّکَ وَمَا فَتَحَیْکَ بِمَوْجِبِ أَنْ صَوَّرَ أَشْکَالَ وَجِبِ
آنچه بتعلمو اعددک التبتین والْحِسَاب ط خود را بدور دانستی و از تو
صد اما ندہ دیدی دَلَّالًا خِرَّةً حَیْرًا لَّکَ مِنَ الْاُولٰی بَدِین و ہم وطن
خود را آمدہ کہ این صور و اشکال در عبرتے نہ اند کار همان بود کہ امشب با تو
در اعتناق و اعتنام بود ترا اطلاع دہم ہمانچہ بود ہمان است حوادث
را عاقل در اعتقاد نیار و چہ بود آنخہ یتیم بودی در کف حمایت ما و چہ باشد
گمراہ بودی ترارہ نمود چون چنین تحقیق شد مرشد طالب را از درمان و از
بر پدر کن و در دطالب و خواہندہ را در مان نہ تو او ہر دو از لباس پد
شد نہ حقیقت ہر دو محقق شد آنخہ دومی نمود رخسارہ ازان نمائی میکنہ
جبہ و ابرو و نماید کہ ہمہ یکے گشتہ است سر گفندہ اند بہترای لایقہا ل
ولا یحکی عنہ ولا یفشی شہلی اول حال محاسب بود شخصے بر شہلی گفت
چند ہزارے حسابے ہست مراجع کمن بدہ او یکے دو بیت پنج و شش میگفت
شہلی "عقد میگرفتے پس آن شخص پر سید چند شد شہلی گفت یکے شخص گفت
دیوانہ شدی ہزار ہا را یکے میگوئی شہلی "گفت دیوانہ تو ی یکے را ہزار ہا
گمان می بری۔

بلت
سجان غافلے کہ صفاتش زکربا در خاک عجز می کنند عقل و انہیا

سمرهشتاد و پنجم

شخصی افتادہ براہیکہ گذرگہ بادشاہے بود پر کالہ سنگے سرخے یافت
گمان برد کہ لعل بدخشانے است استند و اخفای عن اعدین الناس در لعل
وسینہ گرفت نہانی بر جوہرے کہ استاد طالیفہ است آورد اوراد در گوشہ
حفظ سر راہستم عہد و تاکید گفت این بہ فروشی رہے ترا باشد در گوشہ
رفت کشید بر دستش داد مرد جوہری این کار شناخت کہ سنگ غارہ است
این بیچارہ ازین خبر نہارد چنانچہ پیش من فضیحت شدہ است جاے دیگر
برود رسوا شود عبارت کرد گفت این را کہ شناسد و کہ باشد کہ بہاے
ابن تواند داد تو بر من باش این را نگہداریم تا این را خریدارے
پیدا شود ہم بحضورش چند قوی جامعہ پیچیدہ و در چند صندوق نہاد قفلے
آورد مہرے بدان نہاد و اورا مدتے در صحبت خود داشت جواہر و
نگینہا بحضور او فروختے و اورا تعلیم شناخت جواہر کردے تا آنکہ آن
مرد شناندہ شد عارف این کار شد استاد جوہری با او گفت تو نشانے
جواہر شدہ و خریدارے پیدا شدہ است صندوق پیش نہاد و ازان جاہا
تو بر تو پیچیدہ کشید بدستش داد و گفت بگو بہاے جلت او دست گرفت
بہ استنکار بدون انداخت گفت این سنگ بہ بیچ کار نیاید استاد را عرضہ
داشت مرا همان زمان پرانگفتی گفت میگفتم ترا استوار نیفتادے شفقت
دامن گیر من شد پردہ پوشی جہالت تو کردم سخنواستم براے این سنگ
ریزہ کہ تو ہم آجگسینہ بردہ آبروے تو بریزد و گفتم این را در صحبت
دارم علم این کار بیا موزم تا ہم خود داند کہ چہ بہاے است و چہ می آرد
این حکایت متضمن چند سراسر است علماء ظاہر مغرور بہ افش نخوی و

و صر فی و چند نفی از نظم و نشر امر و اقیس و ذوالرمه یا گیرند و بدین سرایه ریش شان
 کرده سین کشیده و سرفرازیده خرامان و گرازان در ره روند به بخت و وضع
 دلال با خود گویند ما علما ایم قدم در زمین نمی نهیم تا فرشتگان پر پای خود زیر
 قدم ما نمی نهند و اگر خود چند مسکن از حیض و نفاس و تطهیر انجاس حفظ دل
 اوست خود از علمای دین و از مقتابعین گشت و گذار دستاره کاکوه و
 کراس و تقفقت کفشانی سرفشاده و تشددت بحیاه فی گفتار و ناکراس
 بهمانکه آن ویوانه گفت که سخن راست از دیوانه شنو گوید علمای جاہل و پیران
 نامبالغ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ۱۲ حکم منافقین ہذا
 الکامت قہرا ہا ہر لاشے قرار گرفته و آنرا کارے پنداشتہ ہمدان سنگ سرخ ماند
 کہ اصل بدخشی داند امر او ملوک و وزرا و سلاطین بدستگیر و چند درے
 کہ در گروہ ایشان بند و خود را تا بحاجی نہند بادشاہ خود میگوید من خلیفۃ اللہ
 سبحان اللہ او خود نائب بادشاہ خود میگوید باہمہ ظلمے و فسق و تجاوزے کہ در
 دین وارد امر او و زرا خود بدامن او برستہ اند اعوان و انصار چیزے خود را
 تصور کنند کہ مادر پدر ایشان ہرگز نہ داشت حکمے یونان بہ منطقہ و ریختی
 والئی کہ با خود راست گرفته اند و اشکال اقلیدس کہ پابند و اشکال جانانیان
 شدہ است و آن تربیعے و سدیسے کہ ایشان گویند آن خود و عوای خدای
 است مردم دیگر راجہ گویم ہر کہ ہست دون ایشان است مردے متعبد مرد
 و متردد بہ عجبے مبتلا است کہ در مقال در نیاید ہمان است کہ الحایک
 اذا صلیہ رکعتین ینظر الوحی قوم صوفیہ بدان نورے و نارے کہ
 بنیند خود را جزو قربان حق تصور کنند و محققان تجلی کہ بتل و تشکل متلاشتہ اند
 منتہای کار و اند مقید مطلق گویند و خدا را بہ صورت پرستی دانند و جز این
 صور و وجودات وجودے دیگر نگویند و لعمری ظن فاسد و متابع
 کاسد ہمان باشد کہ سنگ سرخ را اصل بدخشی دانستہ اند و ندانند

آن کان کہ اندہ و ساء کل و ساء اگر خوف رخ نبودے ش صورت ک بیحقیقت
 آن کان نمودے ک آخر ڈ رائیگوید او بختارت گرفتار است و انجا اوزین
 ک دال قی رخ منل و اصل و ملوئیہ او باشد نفوذ یا لله من شتر الشیطان و
 نکفایت شر هذه العقاید اے خداوندان مال الاعتبار الاعتبار اے
 ثقات خداوندان قال الاعتذار الاعتذار میتوانی از ب به ح رسی و
 الف را سروران سازی -

محمد حسینی عمرے درین غم ماند و ارجو در آخر حال ابن دولت
 را در و امان گدائے مکنند و این آیت بخواند لَا تَأْتِيكُم مِّن رَّوْحِ اللَّهِ
 إِنَّهُ لَا يَأْتِيكُم مِّن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْمَقُومُ الْكَافِرُونَ ۝

سمرهشتاد و ششم

مستر شے در سماع می رقصید فتوح آن وقت را بمعان الصلے
 و او گفت در حق آن بارش اف ی ع کرده است گفت بدت
 من برے و نظریے و چا بکے شوئے ہمین قدر بتوان گفت نام نتوان گفت
 ساعد خود را میان ہر دو و رکودہ بر آورده رقص میکند و ہر چند ایشان
 قصد بابت دارند البتہ میسر نیست از انچہ او علو گرفتہ است و ایشان را
 سفل انداختہ لقب بلند سرافراشتہ میرفت و این ہر دو میگفتند چہ عجب کارے
 باشد کہ این حالت ابدی و سرمدی گردد۔

و مستر شے دیگر حکایت میکرد زیارت خواجہ رفتم یعنی خواجہ
 ناصر الدین محمود بحضرت شیخ رفتہ تلاوت میکردم دُعا برا و در آئند
 بلند بالان زد و دال بیرون آمدہ ہر دو گوی مروارید شب افروز است
 و فصل تربت نشنند و این حکایت میگفتند محمود و تو خود را چہ ساختی مرد
 می آیند و خاک ترا سرمہ چشم میکنند و اگر دسر تو میگردد و ترسان و لرزان
 نزدیک تربت تو می آیند بگو کند نمود جل خود ازین ق بیرون آرم
 و چون مرد و من این خطیرہ بگردانم شیخ از درون تربت فریاد بر آورد کہ
 آہ حبست ازین دولت بالا تر گفتم اِنَّ سَخْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ
 الْمُحْسِنِينَ و این تاخیر چرا میشود۔

اے یار عزیز داسے برادر شفیق هیچ میدانی چہ گفته بشود اگر دقتی ترا
 دولت و صلۃ دادہ باشد و از حقیقتی نشان یافتہ باشی بدانی چہ میگویم این خوبانے
 و وہماتے و این ظنون ماتے و این جہالتے و این شال تر باتے است کہ دوستان
 خویش را بدین امید و ارکان اذنا الحق و سراء عمر رضی اللہ عنہم دانست

می کند که حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عربی آمد سر کشا ده و موسیٰ سرافراشته
 آوازے داشت چکدوی النحل با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 زافو بر زانوشت تعلیم ایمان و احسان کرد و رفت رسول اللہ فرمود
 دانستید کہ بود گفت جبریل بود کہ تعلیم دین شما آمده بود و جبریل این صوت
 ندارد این شکل مثل جبریل است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود جبریل
 بیشتر بر صورت وحیہ بیادے این ہم صورت جبریل نیست بہ اشکال مختلف
 متکثر میشود این او نیست و غیر او ہم نہ ولیکن ہنکذا یری و فیہ
 مکر و خداع و الحق و ساء کل و ساء اما دوستان خود را بدین
 تعلقات و تعلقات امید واری و آرامی میدہد مرا پرند این حروف تہجیہ
 بر آری و آن را بیا نے نکنی فایدہ چیست گویم دو فائدہ یکے آنجہ یاد
 کردی است مرا و دوم آنجہ یعرفہ اہلہ و دیگر اظہار اسرار
 در صحرا نہادن بہر گفتار رضا کے جلیل جبار نیست . والسلام

سرہشتاد و ہفتم

این نقش را بنویس سرعرا بے و نقطا کن و پیش مردم اختراع و
 اصناف اُنما مروجندی گوید سپر مسافر گوید سیر صوفی گوید سر متعلم گوید
 ریز پرده دار و دربان گوید رستر عاشق گوید سر باغبان گوید سبز ترک گوید
 جال گوید شتر مناج گوید شیر حجام گوید شتر لبان گوید شیر صیاد گوید شیر
 فعلی ہذا ہر یکے انچہ در خزائن خیال او ممکن بود بر حسب اودیان مشغول
 بود ہمان گفت ہمہ بریں قیاس قس الناس فہمہ علی تسمیتہم
 رب الناس قد علّم کلّ اُنّا یس مشربکھم کلّ حزب
 بِمَا لَدَیْہِم فَرَحُونَ ۵ چون جزئی ہم ازین کل باشد او تعالیٰ صورت
 مختلف متضاد را آفریند و فیض خود را بدان تعلق دہد ہر یکے بحسب علم
 فہم خود و اورانامے ہند و بدان متدار و المہنان گیرد مقتضی گوید کلایری
 البتہ و دیگرے گوید خالق شر بنماشد و دیگرے گوید ذات کلا صفت
 و این صفات کہ گویند اصناف است و دیگرے گوید بندہ فاعل فعل خود
 است خداے را و افعال بندہ ایجادے و خلقے نیست فقہہ گوید کلا
 بری نے دار الفانیۃ البتہ و من قال بہ فقد کفر صوفی
 گوید بری بعین القلب کلا ببا صرة الظاہرة ہو رویت
 الیقان کلا رویت العیان و دیگرے گوید چہ با صرہ با بصیرت بجا کرد
 و ہمین با صرہ است کہ در قلب می شود بصیرت بگرد و فحلی ہذا
 یری بالبصیرت و الباصرة دیگرے گوید ہر صورت و اشغال کہ بنم
 گویم ما سرایت شیئا الا ورایت اللہ فیہ و در عقاید نوید بیت
 اللہ تعالیٰ جازیزۃ فی المنام و السکوت فی ہذا الباب احوط

و این سکوت بچند معنی باشد یعنی لایقال و لایفتی و معنی دیگر لایحکمی عنه و دیگرے گوید اینجا کل لسانہ است و دیگرے گوید حکایت از ان نہ کنند کہ چه ویدم و چگونہ ویدم این بدین معنی نیت کہ از چون و چگونگی بیرون است این ویداریت کہ اگر از ان حکایت کند جز سنگار و تفصیل و تفتیق نقد و وقت او نباشد۔

اکنون بان و بان اندیشہ یکے پیش گیر چند منقعات در اکہیات و چند ترہات و طامات ہرچہ بدی و داستی میدان و بدان بباش و قدم را از رہ مزید و قوفے مدہ بازگشتی مکن این دریائے است کہ شخصے در ان غوط خور و تا قعر او یا بدو یا بہ قعرے رسید دانست انتہائے دریار سیدم ہدیرین گمان نظر فرو و قدم خویش کند و ریائے دیگر بیند چند مرتبہ ازین عمیق تر با خود گمان برد کہ قعر این را گیر انتہا ہاں باشد همچنان کرد باز انچہ در اول بار بود و باز ہاں مثال پیش آمد میرین فط اگر صد ہزار سال عمرش و ہند یک ساعتے از غواصی نماند انتہاش نیابد ضرورت حالت این باشد من عرف اللہ کل لسانہ

سرہشتاد و ہشتم

الحکایت الیٰ غن بصد دہا سنائی در الہی نامہ نظم کرد
 است و در احیاء ہم بہت و عبد الغزیز حکیم نفسی در تنزیل آوردہ است
 شہرے بود مردم آن شہر ہمہ کور بودند و ششہندہ بودند کہ در جہان پہلے
 است عظیم کہ ادر اپیل گویند ہمارہ در اشتیاق احساس دیدار او بودہ
 اند اتفاقاً کاروانے پیش در شہر فرو آمد و با آن کاروان پل
 بود و از بس اشتیاق و شدت طلبے کہ بہرادر اک احساس پل داشتند
 شوریدہ تر تا بودند با خود گفتند کہ انیم از دور نتوانیم دید ہمہ حسن و حسن با ذوق یا ششم شام
 چند معتمد کہ میان ما عقل و اصدق باشد و حس تیز تر بود ایشان را خرمینیم
 انجہ ایشان گویند ما عقیدہ بران بنیدیم از ہر محلے یکے را گزیدند عقل و اصدق
 واحد جہا بود اختیار کردہ فرستادند یکے آمد دست بر خرطوم پل نہاد
 دومی برگوش پیل سیومی پرشت چہارمی بر پاسے پل ہر چہار بعد احساس با خود
 مثالے راست گرفتند باز گشتند آنخہ دست بر خرطوم پل نہادہ اہل محلت او
 را پرسیدند چہ دیدی گفت پیل ہچو عمود باشد مردے صادق و از ایشان مقلتر
 احساس کردہ آمد ہمہ بران اعتقاد کردند دومی بر اہل محلت خود گفت ترسی
 باشد گوش پیل مانند ہر است و آنخہ دست پرشت پل نہادہ بود گفت ہچو
 تختے باشد و آنخہ پر پا نہادہ بود گفت ہچو ستونے باشد ہر یکے عقیدہ
 مختلف در دل کرد روزے میان کوران اجتماعے شد حکایت پیل افتا
 یکے گفت ہچو عمودے است سطا کفہ دیگر گفتند غلط میگوئی پیل ہچو حمامے
 یا ترسے یا تختے زیرا کہ بزرگ مصادق گفتہ است ہر یکے بدلیلے جرات
 بر بزرگ خویش کرد اثبات سخن چو لاپدی است یکے اثبات سخن خود

دوم رو دلیل مخالفت مرد منقل گفت معلوم است بواسطہ پیل صفت
می شکند پس همچو بد باشد به سر و ب ستون صفت شکستہ نشود اثبات مذہب خود کرد
و در مذہب خصم و آنکہ ترس گفتہ بود معلوم است پیل را پیش میکنند در
جنبہ اومی ایستند پس همچو سپر باشد تحت و عمود و عماد پیش نکنند و پس او نشود
ثانی ہم پر مثال اول اثباتی و نفی کردہ و آنکہ دست بر پشت نہادہ گفت
عمود و عماد و ترس خطا است زیرا چہ بر پیل چند نفر می نشینند همچو تحت
نہ باشد چگونہ میسر آید ثالث ہمان کرد کہ اول و ثانی کردہ بودند و آنکہ دست بر پائے
نہادہ بود گفت محقق است کہ پیل چندین بار بر میگردد ترس و عمود و تحت
بار بر نشکیرند این نیز ہمان کرد کہ سہ بزرگ گردہ بودند در ان شہر چہار
مذہب شد ہر یکے در اثبات مذہب خود غلو میگوید سبحانہ و تقالی از چشم
یکے پردہ کوری را برگرفت اورفت پیل را چنانکہ بود بدید بدین کوران
گفت اے عزیزان پیل ہین است کہ شما میگوئید و نہ این است کہ شما میند
ہر یکے پیلان غما بہ اعتبارے صواب و بہ حقیقت خطا ہر یکے باوے
باز چہ و قہر بآید ند گفتند پردہ کوری چگونہ رفت پدر ترا رفت و ظان
بزرگ ترا رفت ترا از کجا باشد۔

نمود

معتزلی باہنی اختلاف کند ہر یکے خصم را کافر و نزدیک خواند معتزلی
خوار آمدہ پیل عدل و توحید نامہ و سنی اورا کافر گوید و ہر یکے بدلیلے اثبات
فرمود معتزلی منقولی و منقولی آورد احتجاج بہ کتاب اللہ و حدیث
رسول بکنند متوجہ اشکال اربعہ و قضا یاے منطق را دلیل و برہان خود
سازد و سنی منقول و منقول ادا کہ صریح کتاب اللہ و حدیث رسول
مفسر بہان ناہق است تاویلے گوید و سنی نیز منقولے و منقولے اثبات
کند و انجہ معتزلی منقولی آوردہ باشد تاویلے کند و منقول را بہ قضا یا
و اشکال و بگرد کند مثلاً گوئیم سنی برائے اثبات رد بیت گفت

اللہ سبحانہ فرمود وُجُوہُ یَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ ۝ اِلٰی رَبِّہَا نَاصِرَةٌ ۝ فَظَرَّ النَّاسُ
 ویدن بہ باصرہ۔ باشد معتزلی گوید اِلٰی صواب رتبہا ناظرہ حذف مضاف
 کرد سنی ہم بسیار جا حذف مضاف کند اور مرتب کبیرہ کہ بغیر تو بہ میرد
 کافر خواند تمک کند بہ آیت وَمَنْ یَقْتُلْ مُؤْمِنًا مَّتَّعًا اَفْجَاءًا
 جَهَنَّمَ خَالِدًا ۝ اخلود راتا و دل کند بطول مدت کذلک از ہر مذہب
 اگر حکایت کنیم این سمر مختصر قصہ بوسلم گروہ۔

الفرض این ہمہ کار بدلیل مستقیم آمد و ہر یک مذہب خویش علم الیقین
 نامند اکنون بحث چگونہ پیدا میگردد سنی بچہ برحق شد و معتزلی بچہ باطل
 و ہمچنین مذہب دیگر در اے آن معلوم علی دیگر باید کہ پردہ کور دل
 عقل از میان برخاستہ باشد و حق را چنانچہ حق است بعد کشف
 و تجلی و دیدن ہر چیزے چنانچہ دوست آن را علم الیقین نامند
 بانی دیگر حسابات و ظنونات و خیالات

اما عجیبہ دیگر صوفی کہ پردہ کوری دل بفضل من اللہ و عنایتہ و
 ہر ارشاد شیخ مرشد مذہب رفتہ او بدان دعوی کند بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْظَلَةِ
 الْحَسَنَةِ این مردمان نادان این عالمان جاہل ابن پیران طفلان
 صفت نامبالغ و تکفیر و تضلیل زبان دراز کنند لا حول ولا قوۃ
 ۷۱ بِاللّٰہِ وحق الحق سخن بہ صدق گفتہ شد و دیدہ اش کندہ باو
 نا دیدہ گوید صوفی صین شمس را بہ فیض شمس دیدہ است ہم از و بدو
 حکایت کند حمقی الناس در انکار و اعراض اے مسلمانان گردش
 خود را قرارے طلبید و خداے را شناسید چنانچہ لائق شناخت دوست
 اقبال راہ صوفی کنید و انچہ پیر مرشد فرماید ہر ان روید لَعَلَّی
 ۷۲ اللّٰہُ یُحَدِّثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا تا پردہ کوری از چشم تان
 بر خیزد حق بحق شناخت شناسید و اگر انشاء طلب اجل در یابد

ترا از شناسندگان گیرند و فردا بدرجۀ ایشان سپارند و اگر نه ساکنین شما
محروم مانید از خدا بازمانید تا با شما چه معاملت باشد ^{بدیت}
نصیحت کرد و بکتوسان اگر آزاد و بتان
و گر گویی که ستانم غلام قت بکتوسان

^{شعر}
موقوف تری اذا انجلی النبیاً آفرس تختک امرحماً

^{بدیت}
بوقت صبح شود همچو روز معلومست که با که باخته عشق در شب و بجز

—

سرہشتاد و ہفتم

جائے شترے را کہ بر شال جبال باشد جمال اقبال بر پشت او نہادہ
می برد شتر را مانند گی و شگیر باشد پایش از قدم سیر سلوک بلنزدیکانگی بدرماندگی
پیونڈ شد چون زادہ با و قر و قار و روا دیہ قرار گرفت و دوران وادیہ شستے
فرمود جمال اگرچہ مدبر حیال بود ہر تدبیرے وحیلہ کہ کرد آن شتر کہ در روش
و رفتار باد تند بہ نگ اوز رسیدے البتہ در مقام کہ قار و قرار گرفتہ بود
نہ ایستاد رہ روش پیش نگرفت جمال را صبر جمیل لابی شد محمولہ را
بر پشت شترے و می نہاد با کاروان موافقت کرد شتر در اطراف گردن دران
کرد کہیہ و برگے کہ اطراف او افتادہ بود بخود شکم بقوت مال مال شد۔
قوت یافت بہ ایستاد غایبانہ در دشت گشت میکنند و برگے و کہیہ کہ
آنجا بیشتر و بیشتر است میخورد میگیرد و تا آنکہ خرب و آب و دان شد موشی با
جوشی باوے دو چار خورد و پرسیدش اے شتر از ان کیتی گفت من
از ان کہ باشم کہ من از ان خود ام موش گفت ای شتر گادے و خری
بگذر از ان کسے شو حادث متعاقبہ الوقوع است و ذایب و ہر
متوالی و متواتر شاید ترا روزگارے پیش آید کہ در کار خود دستگیری
کنہ و بامیردی نماید گفت تو بگو کہ شایستہ آن کہ باشد کہ من از ان
او گر دم موش گفت از ان من باش آن جسم معلل خشم کرو خواست
لکدے موش را زند فارہ در سوراخے خزید و رفت شتر روزے بہ عادت
قدیم خویش سرا فراشتہ سینہ کشادہ گردن دراز کردہ برگ کنار میخورد
ریسمان ہمار با غار کنار چنیدہ پیچیدہ ہر چند کہ رہ خلاص جت تدبیرے
نیافت چند روزے شتر را بدین گذشت نہ علف نہ آب خورے و در شرف

تلف افتادہ نزدیک شد پشت زمین را و دایع کند در شکم خاک نزول سازد و چون زاید باقی ماند از او بفرماید بگیر و نگہبان موش را نظر افتاد شتر را چشمش کشادہ بروے آسمان نہادہ همچون زاید بجان متحرک ماندہ موش گفت ہاں دامن شتر نہ گفتم از آن کہ شتر را موش ترا کہ دست گیری کند و از بن بند کہ میراند گفت اکنون از آن کہ موشوم و لہری نہ چو کہ مرا خلاص بدانی فارہ برو دخت سوار شد چہار کہ بر خا چہنیدہ بود برید از آن خوبقہ کار شتر را اصلاح آورد شتر روزگار در جوار آن موش با امن و آمان بسر برد

ایہ مرد عاقل با تجربہ یکے درین سمہ نگر و اندیشہ را بجا برد البتہ از آن کہسے بیاید بود غائبانہ بر مثال عیانت کہ در یاد پیدا شد و ہاوی نہ البتہ مسلک و میرند اند کارش پروزگار ہلاکت کشد اگر مرا پرستہ نگفت کہ اگر گویند گویم آنکہ اودت در دامن رہبرے زندہ و در پے او رود و رکن اصلی طالب دریافت مرشد است و ادراک مرشد صعب المرام اما صاحب دولتی باشد کہ در غیب الغیب دست بردست کہسے زند کہ مرشدے ہادی حقیقی بود چہ دریافت مرشد مشکل است امثال افزان اورا در احتجاب داشتہ و البتہ بحقہ پیدا نہیں شود تا کہ امام صاحب سعادت باشد خود را سر جمعا بالغیب در دامن مرشد انداختہ باشد ہر کہ مرشد یافت خدا را یافت ہر کہ مرشد را دید خدا را دید کہ او یکے از جنہ امیرینا میرا بہت میگوید من اطاع امیری فقط اطاعتی و من اطاعتی فقط اطاعت اللہ و آنکہ بہ نطن و دہم بر یکے پیوست و او نہ لائق آنت او خود رہ منزل ندیدہ رہ نشاختہ است و بگریرا بگویند پیٹوای کند و آنکہ او در غرقاب افتاد شاد رہے باید تا ازان غرقاب کشد و آن غرقبی را باید پر بار خود نہ اندازد و خود را با شاد رہے بازو

اما این قدر نقد وقت باشد هر چند که اولائق نیست و از و کارے نمی ہنزد
 شخص بہ وہم گمان خود متوجہ او باشد بحسب ظنہ و وہمہ آثار و برکات مبینہ
 و مبشرات اور الصورت او نمایند اما فردا آما و صدقنا اورا مقام
 شفاعت نہ و شخص را بہ حب استحقاق بجای داشته فرشتہ را افزان
 شود یا روح نبی را الصورت پیر او شود اورا شفاعتے کند و بدان درجہ
 و قرباتے کہ طلب داشت بدان رساند الغرض بہمہ وجہ زوے
 آوردن و دست بدامن او زدن و قدم بر پے او نهادن کار ہا دارو
 و روزگار ہا سزد چنانچہ گفتہ اند
 دست درد امن مردان زن اند لبتہ ما ہر کہ بالوحشیند چہ عم طوفانہش



سہر خودم

حکما گویند خدا ہستی است نیت نما چنان نیت است ہمت نما چنان
 صورت خدا است یعنی نمودار صورت و اشکال فیض اوست معنی چنان
 خدا است یعنی اوست کہ بدین اشکال و صورت ظاہر شدہ است خدا
 ظاہر بہ چنان است چنان قائم بہ خدا است خدا شخص است چنان
 سببہ آن شخص چنانکہ ہوا و سراب ہوا ہستی است نیت نما سراب
 نیتی است ہمت نما سراب صورت ہوا است ہوا معنی سراب است
 ظہور ہوا بہ سراب است و قیام سراب بہ ہوا است ہوا شخص است
 سراب مکیں اوست ۱۔ السلطان ظل اللہ فی الارض اے عزیزان
 قدر صورت و اشکال را کہ درین چنان مبنی آن ہمہ ظل است مخصوص این
 در عالم علو است ہر حرکت و کفایت غیبت و شہوت و کذلک الباقیات
 من الافعال والجمادات والنباتات ہمہ ظل آن شخص اند شخص لطیف است
 و کل کثیف و کل لطیف کثیف باشد این دم کہ پیش تو نشستہ ام دستے
 و پائے کہ می جنبانم و سخن می گویم بر سر دو زانو بر ہنہا پوشتہ ہم
 ہچنین شخص من در عالم علو ہمان می کند کہ عکس آن من میکنم و لیکن معاً
 معاً لا تفرقہ بینہما زہے حکیمی کہ کلمہ بر سبتہ است و رہبان آن کلمہ
 باتار ہائے کتب ب تعلق دادہ اورا از بالائی جنباند ہر حرکت کہ او
 کرد صورت او در بافتن پیدائی آید ہم ہچنین بیان ما و اشخاصے کہ
 در علو است بیان این مہنود بعتے ہمت از پرکا لہا جاہ کردہ
 دست و پا و کمر اورا بر رہبانہا بر سبتہ و آن رہبانہا را بہ انگشتان خود
 تعلق دادہ چنانچہ انگشتان می گرداند آن صورتہا ہچنان رقص میکنند

جانم طائفہ راقصان ہنود را دیدہ کمر میگردانند سر نیز میگردانند
 انجست بر بنی می نہند وقتے بر جہمی نہند تعالی الرب عن ذلك
 علو اکبیر ارادت و قدرت اور اہین مثال نمونہ باشد قول
 فارس است الناس یحبون بید قبضتہ و آن را ہین نمونہ ^{المجہولون}

است۔
عمر از بے غلغضم بہ گلشن چہ کنم
دیر بگویم کہ مسجد نو برو
عرفت سربہ بقسم العزایم ازین نشانے دادہ است
اگر دوریایے مراقبہ افعال غرق شوی حالے جواہر معارف را در
برکشتی۔

عروس حضرت قرآن نقاب آنگاہ بکشاہ

که دارالملک ایمان را مجرب باد از غوغا
و مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ هـ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اوجز
صورتی نیست که از انبیا حقیقت رسالت حقیقت میرساند بود او
تا بود آن وجود او عین شهود تصور کن قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ورسالت میرساند
انبیا من از خودی خود مخلوداشته اند و از وجود تصویری خود بر بی
بوده اند و مهدین نبی گرامی کردند و سیرت را از او بد و خبر
میدانند و بدان دعوت میکنند و از این گمان می بردند و انبیا
را امرت تیرعن خود می یافتند می گفتند أَجْعَدَ الْإِلَهَةُ إِلَهُاً
وَاحِداً هـ إِنَّ هَذَا الشَّيْءَ عَجَابٌ مِمَّا يَمَاتُ فَضْرِبْ
بَنِيهِمْ بِسَوْرٍ لَهُ بَابٌ ط بِالطِّاءِ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ
مِنْ قَوْلِكَ الْعَذَابُ هـ بیت

دلاتا کے در بن منزل قریب بن آن بینی
کچے زمین جاہ ظلمانی بدوں شوتا جاہ بینی

جہانے کا ندروہر دل دیانی بادشاہیانی
سچا نے کا ندروہر جان کہ بینی شاداں بینی

سرفرد و یکم

جوانے قوی تر کیسے بنند بالاموعے دراز سببہ کشادہ کمر باریک سرین
 گران شکم یکم یکم فراخ سرفرازان کہ آشوب زمان و فتنہ مردان
 باشد بہ مثال طادوس کہ جلوہ کند و کبک رفتار میرفت دختر بادشاہ
 بہ بام ہنچو ماہ بر آمدہ کہ از طلعت رخسار او آفتاب راتابیشے باشد
 نظارہ کرد و فریفتہ و آشفتنہ گشت زار و دست آویزے نہ پائے
 گر بڑے ہنچون پنجہ عارض خود گرفتار ماند سلام را امکان نہ بیغام
 کہ نام برد روزے چند ہواے آن دل بند صبرے نامحمد و ترے غیر
 محمود کرد تا حال بد انجاشید کہ بلغ السیال الترابی و جاد و نالجزام
 الطمیین از ن کنایہ تو اوں کرد ز مام تماک از دست شد و عنان
 عقل گمست نفس صند او فکر صلا قوت روزگار خود ساخت ہمہدان
 نسلی و تولی مکر و تا آنکہ فراش را ضلیع و صنجیع خربش ساخت خیال
 محبوب دیاد مرغوب بجائے نان و آب او گشت قوتش گداخت بہین
 قوت ماوای و مقر خود ساخت مادر و پدر و دوست و برادر و آنکہ
 صدقائے او بودند گرداد و حلقہ کردند چہ شد و چہ زاد چہ افتاد
 ہمانکہ جواب جاہل سکوت و کلام عاشق متبلا کلام مہبت بہ فیلو فی
 و حکیمے و طبیبے پر داختند ہر یکے نبض و دلیلے و فراستے وید رنجے احسا
 کردند کہ از صفرا و سودا و دم و بلغم نباشد ہمہ دست از علاج کشند
 بہ پاپس باز گشتند و در عشق را نشانے نیت جز دے سروے و سببہ
 گرمے بے خشکے چشمے ترے تنے زارے سببہ نگارے سخن نوحکم
 بالظاہر از حالت ادمشاہدہ میثد گفتند این را گرفتارے

دیگر احساس میشود مگر دلو و پری پر تو سے زود باشد طائفہ ازین طبقہ حاضر شدند
 اور از خویش معلوم کردند کہ کتابت حکایت کردند کہ پسر بادشاہے عاشق
 کنیزک حرم پدر شد چنانچہ رسم عاشقان است خواب و خور و آرام و
 فرار از صحبت آن شاہزادہ بوداع پیوستند مادرش تدبیرے ساخت
 تا بود او و ہے بردگر این پسر بجائے دل بہ باد دادہ باشد و آتش عشق ^{نما سو}
 عیش خوشی اورا چون گہ خاشاک سوخته و خاکستر کردہ بود پرودہ تنکے باریکے
 صافے شفافے میان خود و پسر آویخت کہ دلش مگر بہ کسے آویختہ است
 در اے آن حجاب نشست فرمود ہمہ جواریات حرم را فرمان رسانید
 ہر یکے پیش پرودہ من شود گذر و تا از گذشتن کسے حالت پسر را مشاہدہ
 کنم و رنگ روے و ہیئت او نظارہ کنم اگر میان این بتان و بہر و
 میان این خوبان سرافسر کسے کہ دل پسر مرا بہ برگرفتہ است از شہیت
 او و ہیئت معلوم شود کہ پسر کدام اہنگ رفتار است و کدام اشکال
 کارش منکھل شدہ است و پسر را بنیم کہ تنیر بشر او بدین کہ شد کدام
 رفتار است کہ ضیاء او چشم پسر را خیرہ کردہ است کدام سروے بلند
 است کہ پسر را بہت کردہ است کدام شکلے است کہ دل او را پژمردہ ساختہ است
 خارجال او در دلش ممکن شدہ البتہ بر دو از تنیرے خالی نباشد
 آہ مشک و عشق نہاں نہ توان داشت البتہ حالت ایشان تمام دل ایشان
 ایشان را فضیلت ہمان خفیہ ایشان کند لایدخل الجنۃ لہم
 ہر یکے بہرہ خود رفت معشوقہ پا بر زمین می نہد منت بر آسمان مباد
 تبسم میکند آنچہ نظارہ اعجب بہ باشد تجو شہ چشم نظرے میکند
 کہ چنانیان مشتاق گردند و ہر جا کہ دے است رنجور مبتلا گرد و دستے
 میگرداند کہ غنج و دلال است درار ہما شد بہ مجردیکہ ابن آفتاب مطلع ^{نما سو}
 غیب طلوع کرد و این نور کہ بہ نزدیک عاشق در آمد کل اللوف

استار باشد شہودے نو و عاشق چشم تیر کشد ماند و بہ ہر دو دست
 کر جیت گرفت و لب از زبان می چسبید از بسکہ خشک می شد و قطرات
 از چشم بچو ابر بہاری می چکید و سہرے بر آوردہ کہ ملکوت و جیروت را
 بہوز و آچنانخو فرشتگان بر دگر بستند ما و محقق کرد کہ این بتے است کہ
 دلبر بہرمن است پر وہ حیا از میان برگرفت جلبات بے شرعے را و بر
 کرد بہر او دست گرفت بر پائے آن جا دو گرد لغریب انداخت گفت از آن
 تو شدہ است بختاب و امن و رفتار و اشکال تو خود را بر بستہ است یحییٰ
 وَ یَحْيٰی وَ لَکُمْ قَصَصٌ مَّرْمُوعٌ است افتادہ خویش را گرد آرد آرد و کہ
 دل باد دادہ را فرو گذاری القصہ ازین حکایت مردمان خیالے برودہ مگر آن
 دختر را ہم عین خطرہ پیش آمدہ است اتابک و مامک او با او خلوتے
 و گفتند کہ دیکہ گفتند قصہ حال را اعلام باید کرد کہ تدبیر مفاوضہ پیوست گفت گفتار
 را فائدہ کار نمی بینم مرغے بہر اے خویش می پرد و لم را جبینہ حوصلہ خویش
 آستیان آن مرغ ندانم ما و اے او نشاکم نماند چاہان بہار از جہ بہ خیال
 سپردن جان و دل را بہ وہم و خیال او خویش داشتند تا آنکہ عاقبت
 بہ جن عافیت باز گرد و جان بہ جانان وہم دل بہ دلبر سپارم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
 اِلَیْہِ رَاجِعُونَ فرد خاتم خلوتے اختیار کرد و بہ حضور او سرفرد گرفت ساعتے
 و زمانے بلکہ وقتے لطیفے و آنے ز گدازشتے کہ صورے از قدس تمثال اُن
 جہان تشکے و مثل نمودے و گفتے انا من اھوی و من اھوی انا و این فرمودے
 کہ من او را راستہ آم و این منم کہ تو عاشق شدہ مرا الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ خواند
 مرا اَلْکَرِیْمُ الْحَکِیْمُ گویند من را اہلے قفلت دارم الطوبیٰ اِلٰی اللہ بعد
 الفناس الخلاق ہر کسے را بر ہے بر خود آرم۔

این قدر بدانی کہ پیچ طریقے با ذوق آمیختہ و با شوق بخیتہ این
 جہان و آن جہان را پیوند کردہ و با ہم دوختہ از طریقہ عشق نیست اگر خواہ

خواندہ باشی المجاز قنطرۃ الحقیقت معینش جزا این نباشد

غزل

دولت عشق را نہایت نیت عاشقان را بجز ہدایت نیت
ہر کراہل شدہ است مثل عشق او بداند کہ جز این عنایت نیت
عشق جسے است از بردن بشر آب و گل مرور اکفایت نیت
عشق را بوخفیہ مرس نمکد شافعی را درو روایت نیت
بوہج صورتے است صورت عشق چارمعین از ویک آیت نیت
چنانچہ خواجہ سنائی ازین عالم نشان دہد - مثنوی
ای سنائی جہد کن تا بہر سلطان ضمیر از گریبان تلج سازی و از بن واسن سیر
تا از ان تلج و سریر آید ز مہر و یاقینب ہر زمانے نو عروسے نقش بند و ضمیر

لہ زبی بغیم ز اے معجہ فتح با منی رسید بلبا پیہ بمل لبند کہ آغا آب نیرسد - ش
عہ - طبی بغیم کمر سلطان مادیان سباع و خرواسب و ناقہ و جز آن - و فی المثل چاؤ
الحزام الطبعین اے اشتہ الامرو تقا قم - م - ا - جز ام انچہ ہوے بندہ و تنگ سوزم

سمرخود و دوم

اے خوان صفا و اے خلان دفا برا دران کریم اے دوستانِ حمیم
 اے مونسانِ ہمدان اے ہمرمانِ راست وائے رہبرانِ راست گواے
 محرمانِ ہم کار اے مومنانِ روزگار اے ہمنشینانِ موافق اے غمخوارانِ
 صادق بدانید بدانید بدانید خوبانِ باکرشمہ دناز باشند خوبانِ خودنواز
 باشند خوبانِ از انباز بے نیاز باشند خوبانِ جفاکار باشند خوبانِ سرافراز
 باشند خوبانِ تسمکار باشند خوبانِ بے رحم دل آزار باشند خوبانِ ناساز
 وار باشند خوبانِ بے شفقت بے درو باشند خوبانِ ناجور و افسرد باشند
 خوبانِ حدود باشند کبود باشند خوبانِ بے درو باشند خوبانِ قطارِ طریق
 دل اند۔ خوبانِ غارتگر جانہا باشند خوبانِ بے شرم بے مروت باشند
 خوبانِ بخل بے فتوت باشند خوبانِ خود ستا خود نما باشند کیے بادوے
 نخواہند کیے را با دوے نیارند سخت قوے اند دوے نذارند کہ ازو
 خورے و شرے در ایشان باشد خنصے مطلوب محبوب نامند مشوق نامند
 مشوق نامند مرغوب نامند با تو کیے شدہ ایم میان من و تو بیگانگی نیست
 مارضا جوے تو ایم ما ہوخواہ تو ایم میان ما و تو دیگرے گنجہ ما ازان
 ن نابہرسان تو ایم ہمہ آن اند اے کشت ناگہان تا بیوسان نظارہ شود چیزے باوے
 بازند بیچ دشمنے بیچ خصمنے بیچ بلاے بدخواہی بد سگالے آن نخذ شنیہ
 کہ بلیا با مجنون چہ باخت کیے اخس الناس اس ذل الرجال اقبم الاشکال
 را شوہر ساخت ہمہ خود را بد و داد خود را ملوک نامورا و انکاشت بیچ آفرید
 خبر دار دک بر جان آن عاشق مخزون سکین مجنون چہ رفت و چہ گذشت چگونہ
 سخت و چگونہ دوخت و چہ اندوخت و چہ بلا و محنت کشیدہ چہ نخل و شرند

و سرسار ماند - بسمان الله گوی دعوی خدائی دارد هر چه خوش آید بکنند
 با سلیمان و او در رب العزت رحیم غفور و دود چه افضال و اکرام و چه انعام
 و احترام باشد سر حله آن ابن باشد که لا یَنْتَبِعِ الْوَاحِدِ مِنْ بَعْدِی
 و خوش و بد و شیاطین و جن و انس همه به فرمان آورند تا آنکه با دبه
 زمان او و زو کارها همه برد او سوزد با این همه به صد خواری و زاری
 همه شکر و انگشتریش از دست او ستاند و عفریت را بجای او شانند
 در بدر میگردد و در کالانان بخواهد و در زمییل او کسے لقمه نمی اندازد
 محمد دیگر آخر الامر بدین کشت فخر علی وجهه فکوبین الامرین
 بیج فکر می افتد چه اعجوبه کارے است این همه شد - آدم را با د
 یکنی مسجد ملایک سازند بر تحت عزت شانند و ملایک تحت او را بر سر
 گرفته هر جا که خواهد برند و او را آدم معنی نامند یکبار که دانه گندم خورد
 یا بنی با آدم علی اختلاف الاقوال رسواش کند بر منه سازند و زیر درختیکه
 رود درخت فریاد کند تنگی غنی تنگی غنی و در باش از من و از بالا علیین بر
 بر نوده خاک اندازند نفسی که از دبیرون آید فرشتگان فریاد بر آرند
 الهی از نفس آدم تنگ می آیم و این فرشتگان حاملان تحت او اند
 و خدمت کار حضرت او دعوت نوح بعثت اکرام قبول کند و اگر پسر را
 دعا کند طعنه زنند و رد کنند و صیب را که بد و محمد و از و دیگر بیشتر می شنند
 بیع جله انبیاء در شان او گویند مَنْ یُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطاعَ الله - این نیز فرماید
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمْ اللهُ
 در حرب بدر غر با و شتر قراکراش و هند هر یک صحابه گران سرفرازان خرامان
 و در ره روند منافقان مشرکان ناکین و مؤمنان ماندند حرب بدر چندین چرب زبانی و فرین
 سخی با و رفتما حرب احد و دناش بکنند رخساره بکنند میان مردگان اندازند
 عیصیات فعیصیات ابن انتم ایها الصوفیة و ترها تکو این انتم ایها القلندر

لحم یحیی
 و کون را گور
 شد

تَلَمَّا تَكْمَدَ اَيْنَ اَهْلِ الزَّهْدِ وَالْعِبَادَةِ مَغْرُومًا قَوْلَ شُكْرٍ كَارِكٍ خُوبَايَا رَا بَا مُتَبَلَايَا رُفَقَايَا
 خُویش اقوامت گوئی نفع از او هست قسمت ایشان رفته است و اگر چندین
 ترفع و تعزز چیت و چندین تعظم و تکبر بر که مگر همان باشد که ایس بیان دعوی فدائی
 میکند خویش را خود شای سیکن المجاز قطن الحقیقت پلے ٹھکے نہادہ اند کہ بدو از عقاب
 او ہم خیال رستگاری باشد

بیت

غیر رقم بلا شد بونے زلفت خراب اند پر آن بونے رقم
 آری فیضان از آن عالم بخش ایشان شدہ است چندیں سرفرازی و بی نیازی
 از فدا گہ آن است

بیت

در وہجہ نگور ویاں زیبایہ او دیدم در من رخ خوبان پیداہمہ او دیدم
 توحید و وحدت ہر دور ایک حرف نبشتہ است و کلام تمام تر کردہ تفکر کثرت
 تامل توصل واللہ اعلم

سرخود و سوم

بیچ نظارہ است بچشم عبرت شدہ است جلال رونق گلزار بہ سبزی و تری است
 و ہنر بہ سیاہی نیشہ تملیہ وارد بہایہ رنگے کہ اور انکھلے نیکی باشد کہ فریب
 دلہا و گرفتاری جانہا گروہ قاقع لوتکھا صفت ہر رنگ کہ بہ کمال براقیت خود رسیدہ
 لک در مرید یہ رنگ براقیت تمام دال بہر سر بر دم اللہ اللہ شاہد شدہ در
 تجلیات و کشفات بودہ ام این جلال و این کمال این جلال باللہ اکبر اللہ تعالیٰ بہ نعمتے بود کہ
 و ہم پے گم کردہ است خاقانی نشان فی ازین حال بہ عبارت فصیح تر و بیانے بلغ
 تراش ارت کردہ است

قصہای نوشت خاقانی قلم اینخار رسیدہ و سر شکبت

سمرنود و چهارم

جوانی قیاس هفده ساله یا نوزده ساله برهنه تمام سر بر سر لنگونه تهنه داشت و برهنه
 و چندین سوتی جعبه به چنانچه بنام بتی و پیر می کنند و رتقا آویخته دال و سین
 او از مکان بدون آمده طغرای لاهوت و ملکوت بنام ناسوت ساوگی و آزادی
 او و اثبت فرموده و گذاشت انور را اثبت کرده لمعانی و براتے که دارد
 سبحان العزیز الحکیم قدس منزه و عزت و لطافت چیزے انوف جے بیچاره گرفتار
 مسکین مبتلاے الوهیت را مثال تصور کن که درختی باشد سر درخت ازین عرش و
 گذشته و پنہا ضاربہ فی قوم الامم بود و برگ آن درخت در خوردی و تنگی مثل
 دانه سرش و فیض رطوبت هوای شب خم میوه او قدر دانه سرش محمد حسینی
 مبتلا به ان برگ و بدان میوه هر نفسی جالے دیگر میناید به صورتے دیگر برمی آید
 مسلمانان اگر قنارم گرفتارم رحمة بر من لطفے طرف من لا حول ولا قوه الا بالله
 مصراع بنجر انرا ازین قدح رنج نیت



سرخود و پنجم

قوله عن من قایل انما يؤمن الصبر ذن
اخرهم بغير حساب الصابر ذن جمع صابر وهم على انواع
وہر یکے را اجویز حساب است یعنی مزد و دست کہ کے اور اور حساب نتواند
آورد از بس کثرت او

و دیگر بغير حساب یعنی آنکہ روہند کہ در احتساب صابر نبود .
و دیگر اجرایی باشد بقابلہ صبر از پلہ صبر گرہان تر باشد ۔

گفتم صابران بر انواع اند الصبر باللہ الصبر فی اللہ الصبر عن اللہ
الصبر علی اللہ الصبر مع اللہ صبر اللہ را شیخ ما تقدّم بیان کردہ اند اما الصبر باللہ
را معنی خامیے است کہ آن بزرگان فخرمودہ اند بار مصابحت باشد یعنی صبر با صابر
مصاحباً یا ہ تعالی و ران حال کہ او مصاحب خداوند است ہر بلاے و سختی
و فیہ دشتہ تے کہ ہر اقد صابر چو در محضر و مشہد محبوب بود ہر آئینہ صبر آئین
حالت او باشد بلکہ اللہ و آشی فاعل اوست تعالی محنت و بلا او سینہد این و محضر
و مشہد چہ سیگہی تفائیکہ کہ محبوب بدست خود زند یا سانی در سینہ است خلاصہ
یا تیرے از دل و جگر ت گذراند اللہ و آشی باشد یا نہ ۔ دیگر این بار سبب باشد
صابر در مشاہدہ حضور اوست از خیال و شہود وجود ہدوست سختی و رنجی از
مشہود باشد تصورے و فکرے بتورسد صبرے محمود و مدوح باشد و دیگر بار
مقابلہ باشد یعنی گفتہ اند اند سبحانہ خلق عن کل تلف اگر مصیبتے رسد و اگر
زیانی بجائی اقد مقابلہ آن خداوند تعالی باشد نہ ہے صبرے محمود نہ ہے صبرے
مقصود چنانچہ یکے را سبوح از دست اقد اورا گویند در تلف این سبوح
غم محو تر با مقابلہ آن مایے قلے و گنجے جے رسد ۔ و دیگر معنی با این باشد کہ

گفته اند بی نطق و بی خبر چنین دانم که این سخن گفتار بزرگان هست

الصبر عن الله من ربه بعد تجاوز زراست این چنین صبرے گویند غیر محمود
چنانچه شاعر گوید

الصبر محمود في المواطن كلها الا الصبر عنك فانه غير محمود

نمود هر درد و آنکه گویند الصبر عن الله اشد بیان الصبر عن الله و کونه الله مرد و نبود و در بهر درد
که گنیم بزرگ باشد که گل چمن سهرورد باشد این دو معنی را اثبات کرد نکو بیانی که ایشان فرمودند
و نکو نشانے که ایشان دادند اگر این چنین بودے تجلیات اختیار بایستے و اندر
بصیرت بعد افتتاح او اگر امکان بشریتے بعد آنکه بصیرت کشاد ممکن اندادیت
مگر سبحانه تعالیٰ در بعض محل سبب بصیرت کند چنانچه سبب بصیرت محال یقین
که در حق یوسف بود - اما الصبر عن الله الله یعنی آجی ایچ غلط دارند هم وجه
تو بیجی هست این سخن غورے دارد فکرے کن به چمن اما الصبر عن الله
را اگر این معنی گویم وجه و جبهه و اعتبار صبح بود حق سبحانه و تعالیٰ تجلیات لطف
دارد و تجلیات فہر دارد و تجلیات جلال و جمال دارد - جلال آن را گویند کہ نسبت
به عظمت و ہیبت و شکستن متعلی قطره قطره کردن او این کند و ثانی حال کما
بداء الیود ساک متعلی برو تجلی جلال شود این خشکے و گسست قطره قطره گردد
و عظمت و ہیبت ادر تاب آوردن نتواند گریز گیرد و خواهد در بنہ جال رود
اکنون یکتا کہ رہ نیاید خواهد از سختی و درشتی این تجلی میخواهد اصل کار را بگذارد
کہ این در تاب ادینست و اگر میخواهد ذکر نگوید مراقبہ کنند این صبر باشد بود

و دیگر تجلی جلال تحمل به تعز و تکبر میکند و به خود بینی خود کامی میرود اکنون صبر از
جلال حق کردن و مصلحت تواضع و تماشع را پیش گرفتن غلط باشد و اعظم دلیل
بود - تجلی تہریعنی ہر منظرے نہ سوسے غیر متعین ملک متہجر جلال اور انظارہ
شود و آن صورت بہ رہ خویش و بکار خویش میکشد شخص متعلی - اتباعا علیہ

نبیه و رعایتۃ لا تباع قدم شینہ و اختیارم قول المحققین
 المتجلبین ریاء المعاصرین خیر من اخلاص المریدین از ان تجلی خود
 را باز آرد آه الصبر عن الله اشد مثلاً ان کاره باشد در مظهر اوله ان کاره
 تجلی کند او از ره خود و بجای خود دست خود میکشد این صادق حادثی یعنی بدکاره
 و این مخلص متخلص از ان خود را بازمی دارد و حرمان اختیار میکند تا صادق
 و الايمان قول محی الدین ابن عربی آید و یفوتک خیر مکتب فلیکن
 دود تجلی قهر و ربلیات و محن و در صورت قهری چنانچه مار و گزدم و
 گرگ در صورت ایشان تجلی کند و مرد ره گریز بخوفاً من تلف الروح
 گیرد الصبر عن الله اشد باشد تجلی لطف او تعالی تجلی کند در محل
 لذو ذی مرغوبی معشوقی لاجرم عین حفظ نفس است

مرو باز ماند که خط نفس به نفس نه دهم و او را اکل و
 شارب و زانی نام نه نهم و اگر چه تجلی است پس آن که ورستی و طبیعتی در و
 طاری گردد و آئی دانی الصبر عن الله اشد باشد و دیگری کس باشد
 دلش خواهم است اصول و جانش خواش خصول با این همه خود را ناشایسته تا وصول
 و نالائق داند اوقات که مرجه است البته آن سالک میداند این است
 است هر چه بخوام بهم بدین اعظاماً لیشانه و تحقیر النفسه در کثافت
 است حاجه و در بانی نه ایستاده منغ و دور باشد نیست مع ذلک
 یکجای درون در قدم نمیدهد و درون نمی ایستد با خود این میگوید من
 ناظر او منظور من طالب او مطلوب من عاشق او معشوق لا حول ولا
 قوة الا بالله

مصرع

دلداد من فراهم کن کجا ما و کجا ایشان
 بان و ان الصبر عن الله اشد باشد یا نه معشوقه خلوت کرده
 است و دلاله راز خانه بدر کرده است و حجب و استار را از

نیان برگرفته است و صورت رضا را بدست جلوہ داده است افضل
 مامنت الی الی فی نواز و عاشق متبلا و مکین شتاق پر بلا عصمت او
 و احترام او آن بیچارہ را محروم میدارد و زہے صبر ہر آئینہ اشد
 نامند۔

الصبر علی اللہ تنوعات تجلیات و تقلبات و ہور ہر یکے در
 سنین و شہور تجلیات لایقناہی دارند و تجلی را در جملہ تقلبات و در کل
 طورات در ہر رفتے حطے علی استر سائلے کردہ باشد اسے عزیز این
 را صبر علی اللہ گویند اگر نسنے و رقصے و اگر قبولے و در نوسے و اگر
 محنتے و شدتے و اگر راحتے و فرحتے و امن گیر وقت او شود اور بہ
 خداے خوش صابر باشد در ان عطا و دوران حط تجلی کہ بہ حسب حط
 و حط بود و او بدان تجلی صابر ماند ابن را صبر علی اللہ گویند۔ و دیگر
 الصبر علی اللہ یکے تجلی را متفر و مستقر خویش سازد و اجل است و فصل
 است اطلاق است و تقیید است مردے بر مقیدے مفصلے ماند تا آنکہ
 ہمہ او بد و صرف شد الصبر علی اللہ گردد۔ دیگر علی بر اسے علو و استعلا
 راست مرد شکن و مثبت و مستقل بر تجلیات باشد ہر نوع و ہر صنفے
 کہ او خواہ نقد حال او شود و بکون مسیطر اعلیٰ الحال لا الحال
 مسیطر علیہ با وجود آن تنوعات خود را ہر چہ خواہ بد و ہر چہ
 خوش آید نقد وقت باشد مرد بر شخصے آیندہ رندہ است گاہ بگاہ
 اور منع نیست با این ہمہ تقاعد میکنند ہر درے شیند در دں در
 نمی آید بادشاہ بارعام دادہ و آن شخص از خواص او و از ملازمان
 در گاہ او با این ہمہ در بارہ حاضر نمیشود۔

الصبر مع اللہ۔ عن علی حکم اللہ و جملہ انہ سبحانہ

مع کل شیء لا یجزا یلت صبر باہر یکے و باہر چیزے بدین صفت

نہ مفارق باشی نہ موصل نہ مزایل باشی نہ مفاصل این جا تو بصفت
 او باشی او بہ صفت تو الصبر مع اللہ ہر جزے از اجزائے تو آنرا کہ
 جزا لہ تجندی خوانند جس وجود تو با آن اجزا باشد خہ خہ زہے صبر
 الصبر مع اللہ اے بعد اللہ مع معنی بعد باشد چنانکہ **كَانَ مَعَ الْعَصْرِ**
يُنْشَأُ اے بعد العصر بسیار بعد کشف قلبی و بعد ظہور حقایق امور مردنیہ
 صبور راجہ نیک گوار او خوشتر باشد سخن بیشتر و پیشتر ہم بہت **السریر** افشا
 چند تو ان ہمین قدر بسندہ باشد **الاشارت من العارف حسب**
للعاقل

بیت

قلندر را درین ہر دو مکان نیست
 چو میدانی کہ محرم در جہان نیست

نین آسان ہر دو شریفند
 سخن کوتاہ کن محمود غفری

سمرنود و ششم

مرہم در فریضہ جمعہ ایسا دہن بر منہ تکیہ بجا بکرداشت دبر مرد بد
و بگفت اب ہمہ تسبیح و نماز شام و قرات و سجدہ شام آن ہم را بر میکند و بگوید
بدین نغمہ و خندنی کرد عالی را در گلزار در گاہ بہار و رشیدہ تازگی و
دورے بخشید

بیت

در فضاے قدرتش آدم جہا بلیں لعین
در فضاے ہفتش عالم سہاؤ متطیر
چہ قیے و چہ مسے و چہ پیرم سلطان احمد
چہ نر ساد چہ نغ انجا ہمہ گشتہ برا برہیں



سمرنود و ہفتم

مجنون در خواب دید گوئی لیلی کار وے کندے تا دیرے در طلق
 بنہن راند تا آنکہ تمام بیل کرد پس آن پر کالہ کرد با گوشت و پوست و مغز
 و استخوان در جال انداخت بچو کوب بکوبت گوشت تا بہ ساخت ذرہ ذرہ جلال یعنی بادن بثر
 کرد سخت باریک تنگ آنرا بجنت باہمہ بوا فرار ہا خوشبو کرد و خود بخورد و با قور ہا
 چنانچہ کارہ لیس و دیگ لیس ہم کرد مجنون بیدار شد فرحان و خوشان
 شادان و شادمان بیت خوانان بہ آہنگے و لنوا زے دستکے میزد در قصے
 میکند و این بیت میخواند
 شاعر

اذا ابصرته ابصرتنا و اذا ابصرتنی ابصرته

گویم تبصیر میکند من و لیلی ایکے شدم و بود من در وجہ دلیل افہن نامند م
 ہمہ بلی نامند مرا بخورد مرا از من بستید من در بطن و جسم او مضم گشتم مغزے
 کہ از من بہ من بینی من نسبت بود آن ہمہ را بنیداخت خالص خلاصہ را کہ با
 او بستے تمامے داشت آنرا با خود گرد آورد ہمہ او گشت مرغ نگریزہ
 چنبہ کرد خلاصہ خاصہ اورا ایستہ عصارہ ادرار برون انداخت زنبور
 زرد سرسری را زد بر کمر و بہ سوراخ خود برد آن مردہ بہ دم خود بہ فیض
 خود ہمچون خود گودانید تا آنکہ او ہم زنبورے زردے شد پریا کافر
 الی الاہ فیض با فیض پیوست صورت دومی از میان برخاست نتوان
 گفت تجمل اللہوت بالناسوت ہذا قبیح و المعقذ غیر و ریح ^ن ریح
 بر مجنون آمدند مجنون سرد بگریبان کشیدہ و خیال وجہ دلیل استغرق
 ماندہ یکے گفت با وے جاء لیلی مجنون گفت انا لیلی مجنون ہمہ در
 لیلی افریت شدہ است ہمہ لیلی ماندہ است پس در گفت انا لیلی صادق

باشد و عن علی کرم اللہ وجہہ شہر

انتم حقیقت کل موجودید و سوا کمر فی العالمین توہم
 اگر اتحاد را مثال صورتی فرض نتوان کرد بچند نوع بیان کنند
 یکے سوختن پروانه در شمع و با شمع یکے شدن و برون انداختن شمع غل
 پروانه را و برون انداختن ضیاء نور سایہ بہ ضیاء نور آفتاب
 بنن آب بصورت زالہ و گدازن زالہ عین آب شدن و نیست نابود گشتن
 سراب بہ نظہر رہوا و این خوابے کہ مجنون در خیالہ لات و یوانگی خویش دیر
 یکے از مجنون پرس چه لذت داشت را ندن کار و لیلی در حلقش چه
 راحت بود و چه سختی داشت در پر کالہ پر کالہ کردن تن او و بگو کوب
 کوفتن و گوش تانہ ساختن چند ترنی و چند مرید است و چه انواع تعلبات
 و کثوفات در حق او میشد و ریختن و آتش دادن و اورا خوشبو کردن
 و خوردن لیلے و آن صوفی گفت آہ کدام مذاق این ذوق گرفت
 و رین خائیدن و فرو بردن او و بیچ میدانی کہ چه میشود از غایت وصل
 و انتہائے درجات کمال کونہ وجودہ میگردد اسلک مر علیکم
 و رحمت اللہ و برکاتہ۔



سمرخود و ہشتم

محرمے از مجنون پرسید اگر تو در بستر لیلی باشی و لیلی بر مرا دق و نواشد چه
کنی آن دیوانہ رضا طلب مجنون بوالعجب گفت من بر مرا دیلی باہشم۔
شعر

اماید مصلحت و یرید ہجری خاترن ما اماید لہا یرید
اسری نے الوصال عبد نفسی دخی الحجران مولی اللہ والی
اگر مرا تو اے دوست نامرادی نہایت مرا دغویں من از تو دگر نخواہم خواست
اگر آن پرسندہ از من دیوانہ بدست بر شستے پیوستے گفتے
و بوانگی در کار است ستمگری کنے۔ باز گفت اگر ازین ست بستر پتہ وار و چہیلہ
سازی گفت در برش گیرم مربع نشستے سازم اگر او اضطراب کند و بدین رضا
ندہد گفت شلیدنی بشلم و ہم زانو باہشم پس ابن افسانہ و حکایت و دست
بازی بہر بہانہ چہ کم آید گفت اگر استحقاق و استحقاف شود ترا از نزدیکی
بہ دوری بہند چارہ آن چیست گفت استادہ نظر بر روے لیلی دارم۔
مصرع۔

او کند ناز و من از دور تماشا بینم
مفاوضہ و بجز کورد گفت اگر از آن خانہ بر آند و از آن سراپہ
کند چکنی گفت بر در پشیمم اگر از خانہ بر آند سر بر آستانہ دارم تن را
بہ خاک راہش پس پارم گفت اگر آن رقیب زشت ترکیب و آن سرہنگ
بدرنگ و آن دربان نادان اگر ترا چون قمامہ آل صحن و آن راہ و آن
جناب و آن گذر گاہ برون اندازد چہ حیلہ سازی گفت باو یہ زاویہ گریم
ہما بخاکسونت باشد البتہ کسان لیلی دلاک گذر اختلاط و تردد وے کند و گر وے

و غبارے و و خانے و بخارے کہ از سخن خیزد مرا تلی دل بود گفت اگر بر آن
سکون حرکت فرماید چکنی گفت یکے از سکان قباب غیرت و شغف از اقطار
دیار حیرت من باشم گاہ بیگاہے با پاسبان سگ کوے لیلی درسام
و بادے ہر بارے دران کوے شبے روزے گذرے کم بیت

من ساکن کوے شہر عشقم نتوان ازین دیا رگبشت
گفت اگر مصلحت شہر یا رآن بقعہ و سپہدار آن قلعہ ابن افتد کہ
نہی ترا جلا فرماید درین مضیق چہ توان کرد و درین مضیق چہ توان ثمرت کہ
پر تاب کردہ اند آہے سردے برد و بجائے گرمے کرد گفت ہر کجا کہ
باشم رو بہ شہر لیلی آرم اگر من در مغرب باشم و لیلی در مشرق مطلع اورا در خیال ارم
بدان تنغیض کردم - بیت

اگرچہ در غرب از بہر قبلہ کعبہ بنا شد نبود قبلہ مجنون بجز قبیلہ لیلی
استعارے و مجرور و اگر بنوع من الانواع و موجب من الواجب ترا
ازین توجہ مانع آیند بچہ شبست کنی کہ تعلق کنی چہ دستگیر چہ چارہ چہ حیلہ
مصلحہ بز دگفت مصراع

منم و خیال بازی شب و روز با جالش

عجب نقطہ ہامیت ابن خیال و عجب خائے ابن بے وبال انتہاکام
لڑا حایت
وصال را در زمان واحد در دام تو می بند اگرچہ اشارت در دوری
میکند و لیکن پیچے و شوقے ہم بہت مگر بہر عشق بہ کجا رسانید و کد ام بہ
قرار گاہ داد ہر چند از لیلی دور تر افتاد باز عشق در رہے بود کہ اقرب
من کل قریب باشد حجابہ انور و کشفیت لا حقیقت سبحات و جہم
ما انتحلی الیہ بصیرہ من خلعت حجاب نور کشفش تمحیل آمد و اگر امکان
تصور کنندہ بیچ وجود را شہ و نہانہ کذا الوف حجب نورانی کذا الوف
حب ظلمانی کذا الوف تلج کذا الوف ناسر ہفتاد ہزار

در ہفتاد ہزار ضربے کن بہ بین کہ آزا پس انداخت و کہ گذشت و کہ با مراد
خودشت زہے عشق خیمہ محبت بہ طرفتہ العینی بہ یک خیال ہمہ را بہ سوخت او
خود بخود در خود تصور کرد خیال را متحکم ساخت تجلی اللہ للناس علمتہ و
لا بی مکر خاصۃ جلوه مگری بود با این ہمہ مقصود را در بر یافت شد
ذکرے و مراقبہ مرید را فرماید و این ذکر و مراقبہ جز تصور و تخیل نیست
حکایت از ان متر شد ان شنیدہ باشی کہ این خیال متر شد را تا بحار شائستہ
بہ یک و ہم ہم یک خیال ہمہ حجب و استار را بوخت ہم نشین حضرت و محم
اسرار گشت و ھُو مَعَکُمْ اِنَّمَا کُنْتُمْ شَیْءٌ حَالِ او شد خود چہ میگوید

بیت

از بعد کن شکایت آختہ چو کہ غایت قرب می بینی ارا
و یَحْنُقُ اَخْرَبُ اَلْیَدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرْدِ عجب رابطہ کہ بیان

کرده است -

بیت

شب با تو غنودم و نہ دستم روزت بہ تو ددم و نہ دستم
ظن برودہ بودم کہ من بودم من من جملہ تو بودم و نہی دانستم
حاصل اگر چہ عشق و سنگیر تو شد رہنما کے تو گشت حکایت گلشن تاب
ملک شنیدہ باشی کہ میان ایشان چہ خیال بازی رفتہ است و ہر یکے

بیت

با دیگرے چہ اتصال داشت

سلطان عشق خیمہ بصرا اگر زند ملک وجود را ہمہ زیر و زبر زند
خیال است این کسے را صلی را خیالی شوخیانش اصل کارش

سمرنود و ہم ۹۹

ذوالنون را در ساطع عورتے پیش آمد ذوالنون اور ابر سید من
 ۱ این اقبلت از کجای آئی او گفتم از طائفہ تنجائی اجنوبہم عن المضاجع
 کہ ایشان را ہمہ شب خواب نیت ذوالنون گفت الی ابن تریدی کجا
 میخواہی کہ بروی گفت الی بر حال لا تلصیہم تجارۃ ولا بیع
 عن ذکر اللہ بیچ میدانی آن عورت کہ بود صورتے از عالم غیب اند
 مقرر میں تخیل کردہ است و از مطلب و مقصد قوم انبائے میکند و از مقرو
 مستغرق و خبرے سیدہ و از اہل تلوین و کمین بیانے می پوئد و از بود و جو
 خود اشارتے سیفر ماہ و میگویہ تردد و اختلاف من بین الطایفین باشد از
 لہ مدع ایشان مردے بر دے ایم و اشنا صے بہ اشنا صے روم اما بود شہود من
 بر مردے باشد کہ ایشان را نتیج مانع از موانع و انگیر و قید قدم ایشان
 نبود نتیجائی اجنوبہم عن المضاجع حکایت از طلب کرد کہ ایشان ارباب
 مجاہدات مکایات اندر رزمے از احوال محبان نمود چنانچہ گوئید کہ کل نوہ
 علی الحب حرام ہر بر ایشان باشد و از ایشان مگذر و سبب نتیج ذوق
 و تخیل شوق با ایشان باشد نماید رہا باید آید و رویشند و خیزد چنانکہ ہر شہ
 و اثر ادلیل بر کمال جمال و انتہائے بہائے خود ساد و شنیدہ باشی کہ عاشق
 طالب جمال حسن ہوشی او معشوق عاشق عشق عاشق و عجب حسن و نمک خود اقدر
 عنایت و رعایت در باب طالبان محبان بود کہ بہ رسیدگان و قراقرغ رنگان
 نہا شد رسمے است مرحسان طالع را عاشقش بر انواع بوند یکے طالب بہتہد
 سائر شعبہ و بہ نتیج مرادے نہ سیدہ ہ در دریائے طلب غرق است و در گرداب
 ارادت بخیہ رہ روے کارے پیدا نہ مراد از پس خواست مراد در تعلق و

واضطراب ماندہ وعاشق دیگر باشد گفتم و شنیدے پیامے و دیدنے دریا
رود و دیگرے باشند سوخته و دوخته و خاک خاکستره طلب شدہ و بیج امید
وصول مقصدے نمادہ و آن سوخته ہم بر سوختگی خود ساخته آنا مرد و کلہ

گوید لاینفد خنے قول فرماید و رد وقت اوست۔ بیت

حاصل نقش سخن میں نیست سوختم و سوختم و سوختم
قوم صوفیہ آن عزیز را سید الفقر انا مند مرادے بہ دانش ندادہ اند

واو بہ لذت درد سوختگی پرداختہ تا آنکہ گوید بیت

کفر کا فر را و دین دیندار را ذرہ دردت دل عطار را

کمال دوستی باشد مراد از دوست نگرستن

از ابن جنین کے عزت و کبریا و احتجاب و اختفا و بے نیازی و خود

کامی و استغنا از بہر خاجیے و عامے پیدا آید ایشان اند ہمہ جہان را مانع ^{اودہ}
آیند شامکیانید و چه کس باشد کہ جمال آن عروس کہ در چند ہزار پرودہ و چند ہزار صفت ^{اودہ}

ہر یکے بجمان ہوائے خویش خیالے پختہ و وہے پرودہ و ہر شخصے از و حکایت

کردہ الکبریا و سردائی و العظمت مقیصی و الحیاء از اصراری اثبات

فرمودہ آن عاشقان را او دوست دارد کہ دور باش عزت دست گرفتہ

مردمان را بموجب عظمت باز داشتہ و در بستہ است و بدر بانی علی العموم

آیندگان را مانع آیند و اگر کسی بشوخی قصدے کند جشر و حسرت بر سرزند

کہ داغش طبرہ گردد و سخن درین باشد کہ سرش پارہ کند او بہمان شدہ باز

گرد و عبرت دیگران بود ابلیس را بعضے مردم عاشق صادق نامند او

و زبان حضرت خوانند پرودہ داری و نگہبانی از و زیبای آید ہر کہ ازین

دائرہ بدون رود اورا بہ غم عود بدون فرستد و آنخہ خواہد از درون

بدون شود بہ صدمات و لطات بہ ضرب و شتم از آن در گہ دور تر اند

و آنخہ دوران سرائے و در آن خانہ قدم نہادہ بہ شرط ادب ایستادہ

و اگر بیشتر جا دهند شوخ تر و بیباک تر شود و آن عزت و آن حرمت در دلش
کتر گردد و تا آنکه همچنین گوید ترک الادب عند اهل الادب این چنین
کسے ہم می باید اما عظمت جلالت از دل او فرو دمی آید از علو به سفل می گراید
یعنی که در بعضی وقت محبوبان ضایع نباشد **يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ** شرط ایمان
است چو ایمان به غیب شد **يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ** از لوازم
آن آمد و بعض چیزیکه داده شده اند از الفاظ کند چنانچه از معنی
انوار ذبی را اشارت کند از معنی این چنین هم هست گنجه رسیده است و برسد
بنا هم بر اے القاشور و غوغا است و بر اے تکثیر است طلاب این جمله انواع
که بیان کردیم هم از مطالب مطلوب است اگر کسی قدم به صاق زند
شیطان فراز او آید و دمس و دوسو کند که عبادت چهار هزار سال برباد دهم
و تعلیم استاد می فرستگان را صدارت و شهادت خود را زیر پاهای دم ندارد و
را به خریدم تو کجا درین ره قدم می نهی کجا تو کجا وصول او در نقد است
بیا با ما باش و در و صد مرتبه از در مان بهتر است و یہ روی روشن تر از
سرخ روی جو بان وصال بحق صفات کمال خود و پاپس نمیکرد و سر بر آستان داشت
و روی بطلب آورده جان می باز دمی گوید شرط طلب نباشد که بهجران و
حرمان راضی باشند و به سوز و احتراق قناعت سازند فعلی نه اودا از
همه باید احاطه کرده است هر طرفی که طالب گویز که سازد او را بهمانجا
يَا دَوْ سَعَتَ كُلِّ شَيْءٍ وَ رَحْمَةً وَ عَلِمًا و در حال او باشد ازینجا این
معلوم شد که دوری صورت وجود ندارد و وجود عبارت از شعور و اطلاع
شد **وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَ الْكَيْدِ الْعَرِجِ وَ الْمُنَابِ**

سرمصلحہ

میان حن حبان کہ ممتزج بلع ملح اوست با حن ماہ دو ہفتہ یک
 رویہ سابقہ و مبالغہ میرفت حاکم عدل برائے تحقیق و تیقن را نیز انے
 نہادہ تا بہ حن شاہد و معاین ترجیح یکے بر دیگرے شود ترازوے سنا
 حن مہ را بجائے سنگ موزون بہہ در پلہ نہاد و حن حسان را در کفہ
 البتہ ابن سنگ موزون بہم سنگ حن موزون نشد طرف موزون بہ حبان
 سک آمد تا بہ آسمان رسید و حن حسان از بیگرافی جزین مانعہ ہمہ را از بس نجات
 و شرمینی داز بس ندیشہ و نگینی برجہ در خسارہ اش کلفہ روے نمود تا آنکہ
 قرارش از دے رفت روز دستب سرگردان بر مثال مسافر بیخانمان
 بر رسم مہمان و ضیفان در ہر بر بے جز سہ روز گشتے نمود اند کرد ہمہ روز
 شب در گداز آ رہے عشق شغص ازل است بہر تماشا گاہ صورتے پیدا شست
 و نشان دریافت خود در میکہ طلب بر آد و روح ملک روح روح
 آوازہ طلوہ عشق از می از قد و سیاں و سبوحیان شنود رقص کنان بچو
 دیوانہ و مشتاق بر در میخانہ دید نمیدانم درید و دجو دہر دورا چہ منزل
 افتاد یکے را با دومی چہ سرو کار پیش آمد دیدہ حق بین و بصیرت حقیقت
 شناس محقق معلوم شد کہ ہر یکے از شجرہ طوبی و از اصل ازلی دو
 شاخ رستہ است ہر یکے از یکے مفر برون آمدہ دو دیگرے رہے دیگر
 گرفتہ روح گوید من عاشقم عشق گوید من مشوق و چون بہ سلامتی عقل و فہم
 باد آید عبد الرحمن جنو ابیہ معلوم شود اما بلائے زاد کہ دومی
 محقق شد ہر چند بہر بیان یگانگی معلوم شود با این ہمہ اوئی او و توئی تو
 مقرر باشد دانستن تو و بودن تو کہ او و من ہر محو از میان خاستنی نیست

بیت تو اوندہ شوی ولیکن ار جہد کنی جای برسی کر تو تو ی بر خیزد
 از تو تو ی بر خیزد وجہ دوم معنی توجہ کندیکی دانستن تو تو ی خود
 را و دوم اورا گفتن تو ی و ہر دو علی محلہ و ممزہ است الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی
 هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰہُ مَبِیْت و
 دوزخ و حساب و بعثت انبیاء و دعوت ایشان داند از ایشان و احادیث
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ناطق بر آنست اثبات و استقرار بحق
 الحقیقت یافت دوزخ مہت است دہشت طاق است و بہشت مہت
 است و بہشت خبت است پس طاق فراق باشد و خبت اتصال و
 اعتناق باشد تَاٰمُرُ اللّٰہِ الْمُؤَقَّدَةُ الَّتِیْ کُطِّلِعَ عَلَیْهَا لَا تُبَدَّلُ فَاِنَّہُ
 ہم ازین علم است و جہانے ازین گفتار ہمانچہ مردمان گویند بیت
 گر با تو بود دوزخ و دسلہ آویزم و ربے تو بود جنت در کنگرہ نشینم

سرصد و یکم

مدرے گرفتارے بروغ بدنیک رنجتہ بختہ گرسنہ شکم باشت خسیہ
 و ہم پست سفینہ ہمیشہ گرسنگی تراشیدہ چشمانش ہچو چاہ بابل و عمیق رفتہ
 بہ غور غار برگشتہ تنے برہنہ لنگوٹہ در تہہ پرکالہ کہنہ پارہ بر سر زینے
 نامہوار سے ہمہ خار خارستان وہمہ نگر بڑہ وریگستان است از
 بسستی گسستی و از ضعف ارخائے مفاصل در خواب رفت
 خواب می بیند گوی بادشاہے شدہ مالک رقاب ملوک و خوانین گشتہ
 دادگری و دادوستد می غزلے و نصیب کہ شامانہ باشد آن ہمہ در کار داشتہ
 کے رامی بخشد و کے رامی نواز و بر تختے مرصع و مکمل شستہ دار گیر و فرمان
 دہی روان میدار و سمہد رین میان فجاۃ و بغتہ زائغے بریشش بخیال زد
 چشم کٹو خود را ہمہ بران حال کہ بود ہمہ بدان معبود باز گشتہ دید و لمرگ در
 دلش جز این تمنائیت کہ چہ بود اگر این خیال و این گمان و این و ہمہ پایدار
 ابد الابد ہمہ بدین بادشاہی و تمتع بسر رفتے و بادشاہے با عزتے و جاہے
 باطلے و دادے بر تختے و ضیعے رفیعے مثل افزید و نے و شدادے کاروبار
 را بر پامیدار و درین میان تا بپوسان از خنکی طبیعت و از غلبہ خوشی
 رطوبت خوابش رلود و در اں خیالات خواب می بیند گوی ملک ازوے
 رفتہ روز بدش پیش آمدہ کاسہ شکستہ بردست در بدر تنقل اقدام میکند
 پرکالہ نانے میخواد و دوانہ غلبہ میجوید کسے قفائے میزند و کسے طعنہ میکند ہمہ ریں خیال محال بردگ
 بادشاہے شہنشاہے زونیا بلبل و وہمہ گرفتہ چنان کٹو خود را بران تخت و بران تخت تخت آرد
 و مرفہ دید شکر تہیں بجای آورد کہ احمد بعد بارے با بھل ازین ملاد
 ازین و ہمہ بردغل خلاص شد ہان و ان رسول اللہ سید الانس

والجان میفرماید الناس ینام فاذا اصبحوا انتبهوا آن بادشاه باجاه و آن
 مالک رقاب اشباح بدان ماند خواب او که در دنیا رنج و مشقت و حق
 و حق و محنتی بسر می برد و بقدر تقدیر راضی می باشد چون مرد خود را
 بهم مرادات باید غور را به تحت ز ریشسته و حور و غلمان پیش ایستاده
 و قصور و باغ و بتان در نظرش داشته و جام مرادات به کام او
 چکیده و همه آرزو با بام آمده و هر چه رخ می آرد میگویند و لکھ
 فیہا ما تشہیہ الا نفس و تلک الاکفین و او از بس خود نمائی و از
 بس تمت بادشاهی میگوید یلکنت قوہی یعلمون یماعفر لنی ربی و
 جعَلنی مِنَ الْمُکْرَمِینَ و آنکه خود را خواب از بادشاهی ملک الشرق
 و الغرب شده دید فرمان او در اطراف عالم رسیده شخصی است بروز
 بد گرفتار و به دنیا سے فانی زایل غرور سرور کرده چون به آخر رسید
 آن همه از دے بردند و او را به خازن نیران سپردند ^{تنبہ غفلت} تنہا غفلت
 و العقارب قوت وقت او شدند بان و بان زینہار ان تا متواہم
 و ظان نباشی او که از دنیا برخوردار نیک بختی صاحب دولتی است لا
 والله بد بختی روز بد گرفته است خفته خواب غفلت است این همه
 اعلام و خیالات بروے میگذارد و تو عجب کسے هستی که به حسرت و
 رغبت نظاره میکنی بلکه حدے یغوری بداننی ضحیح و ضلیع و قرین او
 هر چه با و سے گذر و با تو همان باشد ولیکن این قدر شده او بارے خوابے
 نیکے و بد خیال و گمان آسوده تو بد بختی نه در دنیا آسودی و نه در
 آخرت فقر اء امتی جلسای یوم القیمۃ - فقر اء امتی یدخلون
 الجنة قبل الاغنیاء به نصف یوم و هو خمس مائۃ عام عن اعم
 ۱ الدنيا - اللهم احیینی مسکینا و امتنی مسکینا و احثرنی فی
 نمرۃ المساکین - فاصبر لنفسک مع الذین یدعون ربهم بالغدو

تنہا غفلت
 انہا سستی
 مدہ ان میں
 غریب نہ ہونا

وَالْعَشِيَّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ سِدَانِي اِيْشَان كِيَا مُنْد اَزِيْن قَصِيْدَه وَاَزِيْن
 حَدِيْث چِه خَبَر دِهِيْم كِه اَعْمَم وَاَسِيْح وَاَيِيْن وَاَجَلِيْ اِسْت اَنْفَقَر فُخْرِيْ هِيْم
 اَزِيْن خَبَر سِيْد هِد وَاِيْم اَللّٰهُ بَجَان سِرْخُوْد دَر قِرَان مَجِيْد وِفْرَقَان مِيْد
 بَاشْد جَايِ صِفْت غَنَا وَاَغْنِيَا كَرْدِه اِيْشَان رَا بَمَثُوبَات وِدِرْجَات وِعْدَه
 شْدِه سِدَانِيْ كِه نِيْسْت چَرَا اَزْخُوْد بَدْر نَشُوِيْ وِبَر نِيْسْتِيْ خُوْشِيْتَن اَقْدَام نَكْنِيْ
 وَبِه فُقْر وِفَاقَه رَا ضِيْ نِه شُوِيْ وِدِرْ كَلَام رَسُوْل اَللّٰهُ فِكْرِيْ نِه كَنْنِيْ اَمَّا
 مَرْضِيْعِيْت اِنْ يَكُوْن لِهْمَا لِدُنْيَا اَلْفَانِيَّة وَلِنَا اَلْاٰخِرَت اَلْبَاقِيَّة
 بَايْد كِه عَمْر دَار رُجُوِيْ قَدْ مَرْضِيْعِيْت وَلِيْشُوْا بُو سَعِيْد اَبُو النَحِيْر چِه خُوْش نَفِيْثًا

بیت

بامحنت و در، و غم قریم کردی بافاقد و فقر نیم نشیم کردی
 این مرتبه مفر بان درست یارب به چه دولت این چنین کردی

سرمصد و دوم

چنین گویند خبر رسول اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
الحال المرتحل این سخن محتمل چند معنی است الحال المرتحل فردی است
روان شود مراد ازین کہ مرد دایم السراست امروز بجائے فرد و آید
فرد اجائے ارتحال کند قیدے و بندے در پائے او نباشد مرد
وار قدے زند غم اہل و دلے موجب بند او نباشد و لش بہ چیز
معلق نیست ہما نچہ گویند **مصراع**
آزادہ نب زندہ بہ جانے دگر است

رسول اللہ فرمودہ است مرا زمانے آید بہتر ایشان آن
بود کہ از شعبے بہ شعبے گریزد و از کُھے بہ کُھے و بادیہ بادیہ برین قول
نعم الرجل الحال المرتحل درست آید مردے طاعتے کند زمان
ثانی بعد فراغ این طاعت بہ طاعتے دیگر مشغول شود یا ہمان طاعت
از سوگیر و مثلاً شخصے ختم تلاوت تا وال الناس کرد باز تعوذ کرد استعاذہ
بر آورد و فاتحہ خواند سورہ بقرہ آغاز کرد الحال المرتحل شد و آنچہ
در ختمہا بعد اتمام کلام رب العزت ذی الطول والانعام سہ بارہ
سورہ اخلاص خواند و فاتحہ و چند آیتے از بقرہ مقصود ہین کہ اگر
در تلاوت او جائے تقصیرے رفتہ بود یا حرفے از حروف تشابہات
کم بیش شدہ باشد سہ بار اخلاص خواند تا ختم تلاوت مرتب شود
سہ بار اخلاص خواندن بجائے خواندن تمام قرآن است باز فاتحہ و
چند آیتے خواند الحال المرتحل شد ہمہ برین قیاس عبادتہا و طاعتہا دیگر
صلوٰۃ و صوم افطار کرد و بصوم غلّ نویت گفت از دو گانہ بدو گانہ

داز رباعی بہ رباعی نقل میکند الحال المرتحل میشود مرد تجلی مکث بہ انواع
تجلیات از تجلی بہ تجلی و اطلای بہ اطلای و کشف بہ کشف انتقال میکند بجاہ
نظر باز بزرے ترے سروے گلغذارے راوید چشمش بہ نظارہ اش
آسود یکے دیگر بہ احسن الوجہ و ابلغ الاشکال جلال خود نمود سپید پوتے
مشرّب بالحمّرت با اسم اللعنوت بازنگ آمیزی دیگر چون است کہ ہم
برگ لوائے خود جان را سپاری نمیکند ہمہ برین قیاس شواہد غیب را
نظارہ شو حقیقت با مجاز پیوندہ ناز و کرشمہ مر یکے با یک حلقہ آرنای
بنہا را بہ ست آرمین ذابۃ الّا هو الخدک لنا صتیہا ربے دہ انّ
سرتی علی صراط مستقیم مشاہدہ بین و ہم چنین در مقامات از
توبہ بورع گراید و از ورع بہ زہد رد و دواز جلال بہ جمال اید گل یوم
هو فی سکان را در کار دارد۔

اے مرد محب دے عاشق صادق وقتی این حالت را مشاہدہ
شدہ است و اگر شدہ است فانت انت عرفا چنین گویند این حالت
تلوین است نہ تمکین مرد متکین را مستقیم القلب را از جائے بجائے و از
حالتے بجالتے گردد رنگ آمیزی بہ فکل بازی دیگر اورا گرداند لے
عارف متحقق راست میگوی ولیکن متکین اورا گویند آنجہ اور غرق تجلیات
است پایان آن در نیاید و ساحل نگیرد سہوارہ ہموما ہی و نہنگ آن

بحر حقیقہ باشد و یکے از سکان آن بود اما ازین چارہ نباشد کہ او در
امواج دریا با تقلبات امواج در خط و عطا بود بر آید فرد و در دو
ہم در دریا باشد بتلون در استار و انکشاف اما متکین در حد تقلبات الہی
است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفر ما ید حدیث عہد بر بنی
تجلی جدید شدہ است و او سہوارہ در تجلیات ماہ و آفتاب بر مثال
متکین باشد کہ سہوارہ در انجلا و ضیا است و ماہ تابا گئے در انقاص

خضر با نندہ
دیبا کلمین کثیر لا جبر

گئے ورازدیا و اسے کلما یبعد من الشمس یستزید تو را و کلما ید تو
منہ۔ ینتقص و اگر قرآنے قرینے شد اتصالے باوے یافت و کانه فنی
سرور نور اسرار افتاد و بقدر کہ از و جدا شد لمحہ از و نصیب گرفت این
متکون و شمس متکون و شمس متفیض بہ انوار قدسی

فہم کن چہ میگویم مترشد را سموارہ نظر بر مرشد باید و توجہ بدو۔
علی و محمد۔ علیؑ ہجو ماہ و محمدؑ ہجون آفتاب و ہر دو را یک نور خلقت
انا و علی من نور واحد سانی میگوید

بیت
آنکہ گویند صوفیانش آن آن توئی ان علیک عین اللہ

بیت
ہو گفتمہ است
نیت کن ہر چہ راہ و راہی بود مات دل خانہ خداے بود

سمر صدم و سوم

چنین گویند راویان و ناقلان آثار محمد رسول اللہ المتعارفہ ہشتاد و یکبار
 گرد حرم طواف کردہ و باہر یکے قوت جستہ و باہر یکے ہواے لذت حظ
 خود شستہ درین حکایت بیان سہ معجزہ است یکے آنکہ ہشتاد یکبار تقرب
 کرد ہر بارے سفک منی بودیانہ اگر بود معجزہ زیراچہ ہشتاد یکبار دفع آب
 حیات شود و مع ہذا قواے بشری بسلامت ماند مرخصے رنجے لاحق نشود
 اگر نبود ہم معجزہ زیرا کہ خارق عادت است معجزہ سیوم بضرورت گوئی
 کہ شب از بہر او دراز کردند و اگر نہ بعد ادائی نماز خفتن و او صلی اللہ علیہ
 وسلم ثلث شب گذاردے تا بہ سحر ہشتاد یکبار ہر حجرہ رفتن و بدان فعل مشغول
 شدن ہر آئینہ درآمدے و بدون شدنے قرعہ ضربہ و بعد فراغت تمام
 چنانچہ رسم و شرط کار است پس آن از حجرہ بدون شدن و در حجرہ دیگر ہم
 چنان ہر تہہ حجرہ بدون شدن برین حساب میسر نشود مگر بہ معجزہ و او گفتہ صلی
 اللہ علیہ وسلم حبیب الی من دنیا حکم ثلث الطیب و النساء و قرعہ عینی
 فی الصلوۃ و اورا البتہ تقرب محبوب بود زیرا کہ صورت یگانگی است
 مثال یکے با دوے یکے گشتن مثال و دین اتقال و جدانے و لذتے و ذوقے
 کہ حاصل است نظیرے باشد بر طالبے واصلے و بر محققے و عارفے کہ دروصل
 صورت و اتحاد ہیت و شکل یگانگی چہ لذت و چہ ذوق دارد و چہ از ہمہ
 فارغ و بہنم میکند حقایق حق را و مثال ربوبیت و اسرار الوہیت و اطلاع
 و شعور بدان قیاس کن بیچارہ تو از عینی بہ شلے ماندی از وجودے بہ
 وچے انتادی از حقیقے بہ خیالے فرو رفتی اے و اے ہزار و اے ہر تو مشغولی
 بہ گذر زین سرے غرقے فریب در شکن زین رباط مردم خواہ

و در بعضی عارفان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

و در بعضی عارفان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دخت ہر دلازین خرابہ کہ بہت باہم سورخ وابر طوفان بار
 رہ رہا کوہ ازانی گم غزندانستہ ازانی خوار
 تار از دولت است یار نہ در جہان خداے دولت یار
 چون تراز تو پاک بستانند دولت آن دولت است کا کاکان
 و دیگر نتوانی گمان ہر دن و نشاید کہے را کہ ابن ملن و ابن وہم رود
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ شب ہواے نفس و بہ ذوق حسی مشغول بود از
 خدا بے غم فارغ استغفر اللہ اعتقاد کن حقیقت دان کہ او در عین این عمل
 و در حال این کار بہ حق کف و عیان بہ تحقیق وصول و بیان مستغرق بودہ است
 و اگر جز آن وہمے رو و بعلم اللہ کہ مسلمان نباشی بگولالہ الا اللہ یقین دان کہ
 پہنچ حالتے بروطاری نہر د کہ در این حالت او از حق محبوب بودہ بیت
 چو ملک بادشاہی دیدہ باشی ترا کردن گدائی مصلحت نیست
 شمارا بے شمایخواہد آن یار شمارا ابن شمای مصلحت نیست

مرأسنہ او در سجده میگفت فتادہ سجد لك سوادى و حياى و
 امن بك فوادى و اقرباك لسانى دل او در حالت تقرب رمزے ازین
 فرو میخواند اللہم تعنا با سماعنا و ابصارنا و اجعل الوارث منا گوئی
 میگوید بسمی و بصری مرا تمسکے بسم و بصردہ کہ سمے و بصرن تو ی و قس علیہ
 الباقیات الصالحات عایشہ میگوید رضی اللہ عنہا مرا چون کنار گرفت
 خفتہ چنانچہ میخواند گوشت با گوشت و استخوان با استخوان یکے گرد و دہ

تعلیم

بر وزن خشکین
 یعنی غلطیدن و
 خوابیدن بر پا
 قاطع

بیت

همچون و و منر بادام اندر یکے خزان باہم گرفته ایفے وز دیگران لای
 بین چہ نشان میدہد العشق شدت الشوق الی الاتحاد و
 دوست بعد از دیرے و دورے بہم آیند البتہ کنار گیرند و آن اشارت
 بہ یکجائی و دفع یکجائی باشد و نمونہ جہان آرام و قرار بود و آسان وزین

نمودن دلیل کند کہ بایہ تجلیات بہ النوع و تحرار باشد و در ان اکثر این
بود لَا تَدْخُلُوْا مِنْ بَابٍ وَّ الْحَيْدِ وَّ ادْخُلُوْا مِنْ الْبُكَوْبِ مُتَقَرِّبًا فَتَعْلَمُ
ازین بیانے کردہ است بیت ۔

تو از ہر در کہ باز آئی بدین خوبی و زیبائی دے باشد کہ از حمت ہوسے خلق بخشائی
تقصیہ لکل جدید لدات مقبولۃ عند العامة خشم کنان بیاتا
صلح کنیم یکہ گر سخن عشق باز ان است حب الی من دنیا کمثلث
یکے از ان ثلثہ قوت عینی فی الصلوۃ داشت اشارہ برین کرد ہر چہ نقدے
کہ در تقرب بنا است ہمان بعینہ قوت عینی فی الصلوۃ است الصلوۃ
صلۃ بالمرب و فیہ قرۃ اعین العبد صلہ کہ از حیات باشد ہمان است
کہ در معنویات تجلی کند و ابو محمد رویم دنیا را بہ آخرت می برد و اول
را بہ آخر القصای سیدار و حضار مجلس گفتند قل لا الہ الا اللہ زہے
گفتار آن عارف روزگار و زہے آن مرد کار گفت لَا اِحْسَنَ غَیْرِهِ
محسوس معقول را کشاوہ بہ یک گرہ بست و ہر دورا بہ یک نقطہ نشان داد
بیت

ابد اینجا ازل یا بی ازل اینجا ابدی بہ بینی حبلہ را باقی نیابی بیج را فانی

صد و چہارم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شستہ بود کبوترے از ہوا بہ
 حضرتش فرود آمد نشست گفت یا رسول اللہ رب العالمین عقابے
 بہ ہواے خویش قصد جان من کردہ مرا جز این پرواے نمائندہ کہ در
 کف حمایت تو خرم و حمایت ترا مای و می و مقر خود سازم جان وجود
 من ازین آشیان پر وبال گیر و بچہ دارم مادر ایشان را اگر باطل
 رہودہ و طعمہ ساختہ و طعمہ ایشان ساختہ جز از من نیستود اگر در چنگال
 او افتم جان مرا بہ ہواے طیران میکشند دل و جگر مرا جینہ خود میسازد
 و آن دو بچہ گان من منافع مستحکم میشوند آستین را بفر از کہ آن را کاک
 وجود خود سازم و از ہلاک عقاب بہر دازم رحمت اللعالمین آستین
 خود را آشیان او ساخت و دران اورا جاداد عقاب آمد بحضرتش
 نشست گفت یا رسول اللہ فریاد فریاد در یاب کہ خداوند تعالی تربیت
 بچگان بر من فرض کردہ و این کبوتر را قوت وقت من ساختہ و بر من حلال
 گردانیدہ و دوسہ روز باشد مرا جز این شکارے پیش نیفتادہ است تو
 یا رسول اللہ علیہ وسلم عدل و انصاف داد گیری کا رکت روا داد بچگان
 طعمہ موران و کرمان گردند و من بہ گرسنگی میرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم را تحمیرے پیش آمد کبوتر را گفت چارہ نمائندہ است ترا بہ پرانم و
 بہست عقاب بہا یرم لیفعل اللہ ما یشاء ہرچہ خواست کرد آن شود
 گفت یا رحمت اللعالمین اگر تو مرا از دست گذاشتی در چنگال عقاب
 افتادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود صورت عدل مرا جز بدین صفت
 جلوہ نیکند و رحمت و فضل من جز این نبی باشد کبوتر گفت تدبیرے بہت کہ

من با بچکان زندہ انم و طعنہ عقاب و بچکان اوساختہ گرد و رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمود اشارتے نماتا بکار رو و گفت پر کالہ گوشتے از
ران خود ببر عقاب آن را طعمہ خود ساز و من بہ آشیان بچکان خود
پرد از کنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرد و کبوتر را تحسینے کرد کاڑ
پست گرفت خواست پر کالہ از ران خود جدا کند تا آن گویشت ران
طعمہ بچکان عقاب گردد و کبوتر بہ واسطہ مراد خود پرواز کند ہر دو فریاد کرد
ایاک والعجل وایاک والعجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
نصہ را حکایت باید آورد و کبوتر گفت من میکائیل عقاب گفتم من اسرافیل
خداوند تعالی عروس خلق ترا جلوہ میداد و کمال جمال علم ترا در اسے
نقاب می نمود ما را استعجابے آمد کہ قریب انکار باشد از حضرت عزت
تعالی و تعز زندایا مدفا متخفوه ان لم یصدقنی ما این شعوز و این شبہ
باختیم ہر چہ حکم از می مقدرتقدیر الہی تخص و تعبیر کردہ است اوازان
انباے و اخبارے کردہ لا یتحول ولا یتبدل ہاں و ہاں تو نظارہ
شو چون دانستی کہ اسرافیل میتے و شکلی خاصے دارد و کذلک میکائیل دین
تمثل از ہیئت خاصہ خود و صورت متخصصہ خود اینان ازان نگشتہ آہنجان کہ
ہستند ہستند اما عجب کارے متوہمے متخیلے را اینجا خیالے رود کہ چرا جنین
نبود چنانکہ میکائیل و اسرافیل آن چنانکہ ہستند ہستند و بہ صورتے تمثل و
تمثل کردند نمودند ایشان آن نہ اند و غیر آن ہم نہ چرایی دیگر و راے
ایشان نیست و بہ تمثل تمثل میکائیل و اسرافیل میشود و خود را نامے ہند بقیہ صفتے
در بیان آورد او چنانکہ مت مت لا یتغیر فی ذاتہ دلانی صفاتہ
دلانی اسمائہ بحدوث الا کو ان بہیت

ہنکہ برآمد بہ بزم علیاں دوست دوست گرچہ غلطانید ہر نیت غلط اوست اوست
گفت فرست شرفسان را دیدہ ہر صورتے را دلیل بہ معنی بر بند۔

سرائت ربی نے صورت امرد شباب قطعطہ چہ خود نمائی میکند اندہ
 حدایت عہد من ربی چہ راہہا را کشادہ میکند اَیْنَکَا کُوْلُوْا فَشَمَّ وَجْہُ
 اللہ با عارفان چہ کرشمہ میزند قُلْ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
 چہ سزلما آشکارا بنماید اے مرد مراقب اے شخص ذاکر بدان وہ ذوق
 ابن باش بیج ذرہ از ذرات وجود ترا کہ آن را اجزای ذات لایتجزی
 نامند او بدان درون و بیرون جنوب و شمال تحت و فوق فعل و قول دست
 و دشمن نیست مگر اوست کہ اوست بلیت

ادباہمہ در جمال چشم ہمہ کور ادباہمہ در حدیث گوش ہمہ کہ

سرمد و نجر

روایت ثقات سادات ہدایت حکایت کنند کہ فاطمہؑ بتول فلفلہ کبید
 الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مادامت النیران فی الطلوع والافول از کہ حکیم ہجرت
 مہدینہ حضرت رسول اللہؐ نزول کردنائے انصار بر حضرت رسالت آمدند و
 عرضہ پیوستہ کہ بر ما عروسی است اگر خُزادہ ما بر ما بیاید بہ اقدام قدم
 او مارا آبروے باشد سر فرازی بہر محذرہ مسنورہ کنیم و کلمہ تاریک مانور
 حضور اوروشن تر گردد و سالت ایشان بہ حسن اجابت قربت یافت رسول اللہ
 فرمود بانیۃ ترا البتہ خانہ ایشان باید رفت گفت بابت امر ترا امتناع
 نتوان کرد و حالت رذالت سفرو عنائے آن بامن منازلہ کردہ در رطلعام
 جرع آن قدر التیام شدہ است کہ کار بہ ہیضہ کشیدہ و شربت عسل کائنات
 فککائے آن قدر آشامیدہ کہ مردم آن را استقنا نامند زاری نمی بدن
 فرہی کشیدہ کہ حکایت از وجود حق چیز پیراہن اشارتے نمیکند شکستگی و کسنگی
 جز بہ علم اللہ و الہ نیست و کسنگی جاہا بجد سے است کہ کشش مہفت تو بہ ہم
 دوختہ نامزدہ است برین رذالت و نزالت چہ مصلحت باشد کہ من فراز
 ایشان شوم ایشان ہمہ مرفقہ و آسودہ اند و از مقبل این شہر اندیشا بیاض
 در بر ایشان است و حلل فاخر بہ اطراف گرفتہ جز بخت و مزور سے نتبایم
 شاید از وجود من تنگ آیند و از بوسے کسنگی جاہا تنگ دارند رسول اللہ
 گفت اے دختر من سوال ایشان را بہ اجابت مقرون کردہ ام تر از رفیق
 ضرورت باشد اطاعت فرمان را گردن نہادن تہمان سواز تھالے نمود
 فریب بیوت ایشان شد ایشان باستقبال پیش آمدند ہر کہ می آمد قدم بویں
 و پائش گریزے می نمود و ہر یک چشم را نیم خواہا بندہ بہ گوشہ و بدہ بہ طرف

خفی طرف فاطمہ رضی اللہ عنہا میدید و ہمہ از دے بہ دور شستہ چٹمان نسیم
خواہانیدہ می کشا دومی بخت قبول بانو دگمان بردہ تان چہ من بہ حضرت
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ داشت کردہ بودم همان بہ نظرہ شد
از بس بوسہ کہنگی جاہا ہمہ بہ دور شستہ و از بس خرقی و شکستگی من و
خرابی دلاغزی من چشم کشادہ طرف من نمی بیند از آنجا چون بازگشت
بہ حضرت رسول اللہ آمد حالت خود را باز نمود و گفت نہ گفتہ بودم کہ میان
ایشان خواہانیم و ہمہ از من حار و دارند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود
در کج خانہ نشین نہان باش زنان انصار را طلبید با ایشان گفت و ختر من
ہر شما آمد چہ بود چہ صفت بود ایشان گفتند یا رسول اللہ تو خود را فقیر خوانی
بہ فقر و فاقہ افتخار کنی چہ حربے بود آنکہ بر تن فاطمہ بود بدان برافتی بدان
روشنی جاہ را ندیدیم و چہ بخور بود و کہ اتم عنبر بود کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا
بدان تن خود را معطر کردہ بود و از کجا آن گلاب بود کہ بدان سر شستہ
است و چہ حل و حلّی بود کہ بدان اطراف را در گرفته است انجان مروار
و لعل و زبرجد و درخزانہ ندیدیم و در میچ کعبینہ بادشاہے نشینیدیم چہ باشد
کہ خود را فقیر نامی و گوئی اہل بیت من در شفقت و محنت اند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمود فقیرے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کشیدہ ہو تو اند اما این
تربین باری و تحمین خداوند است تعالیٰ کہ در دنیا و آخرت فاطمہ را
دادہ است او بہترین و بہترین نساء اہل جنت است چہیزے از ان
ن وعدہ نقد وعدا وہ تہ آورند در برابر او کردند ایشان بہ استعجال و استظهار
بازگشتند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ را فرمود و شنیدی کہ در بیان
عورات تو چگونہ بودی اکنون باید افتخار تو باشد و حالت عسرت تو بہ
از تیسیر دیگران بود فاطمہ رضی اللہ عنہا عرضہ داشت رضیت یا
نبی اللہ رضیت یا رسول اللہ -

این جادو سخن است این حکایت به دو اعتبار قرار گیرد یا وعد
 را نقد دادند یا چنان نمودند دوستان حضرت و عارفان الوهیت
 هر چند به حالت رویه و صورت زناست نمایند اما به حقیقت آن چنان
 بودند که هیچ عیال و هیچ بوی بوزن آن سیدان ایشان نه سجد و چنین هم باشد
 به صورت ظاهر بعضی را که دیده دل کشاده بود و بدان جمال و حسن نمایند
 که مردم عاشق و متلاک شدند از آری انوار لاهوت بر دل ایشان لایع
 تر شود و بر نو آن بر ظاهر حلقه ایشان افتد حسنه زیبا در ظاهر بنی
 ایشان پیدا آید اهل دل عاشق و متلاک گردند در طاقی چراغی افروزند
 آن تمام طاق به نور آن چراغ روشن گردد انوار لاهوت و اسرار
 جبروت بر آئینه دل ایشان لایع شده است عکس آن پیداشته
 است و دل در بیان همچو چراغ است در طاقی تن همبدان روشن
 شود من کثر صلواته باللیل حسنت وجهه بالنهار سر هم ازین
 حکایت کرده است - مسکین محمد حسینی ابتلائے جمال صورت شیخ
 داشت چه داغ و غم مبنون را این گرفتاری بالیلی بود یا نه آنچنان متلا
 گرفتار بوده ام که اگر طعام خوردم و او را در طعام دیدم اگر آب
 آشامیدم میان آب دیدم تا کار بجائے کشید که او را در خود باقم
 کار بیشتر رفت چنان دیدم که عین اوستم این دو بیت اوحد
 کرمانی و روزگار من شد
 گفتم که پیغمبری تو یا پسیر گفتا که دوی ز راه بر گیر
 چون نیک بدیدم این نکو بود من او پیر هر سه او بود
 و ایم الله ترا راست سیگویم یا خود این میخواندم بلیت
 من رفته ام ز خویش و درون و بیرون ام از من مرا طلب تو کن من کنون نه ام
 من یفقد الله فلا مضل له و من یضلل الله فلا هادي له

مجنون را گفتند لیلی آمد گفت انا لیلی۔

اے عزیز غنچے و دلالے ذکر شہ و جالے و لاہوتے و جبروتے
ملکے و ملکوتے در شیخ بہ نقد وقت بن تا آنکہ بدیدہ حق بینی کہ بعینہ بعینہ
عینہ۔ بیت۔

در حسن رخ خوباں پیدا ہمہ اودیدم در چشم بخور دیان زیبا ہمہ اودیدم
اینجا معائنہ مشاہدہ گردد۔ ترا بی بد نعت خاکسار خواجہ مارا بیت
پونج کار در داغستانش کز گشتہ بود بریدہ شد کتابتے کہ ادر وے
بدان انگشتانش و کڑ پودے و دستے کہ وقت نشست بر زانو نہادے
و از بس گرمے ہوا پیرا ہن سینہ بہ انگشتان جنبانیدے یلعم اللہ ہر کہ
ویدہ باشد بہ اند آن حسن و آن جمال را احساس شدے در ان کڑ
انگشتان چنانچہ خوب صورتے نازکے لطیفے بر اے مزید جمال حسن خویش را
تکسیر اعضا کنہ و تمایل جسد نماید خدا شاہد است از ان زیبا تر و لطیف
تر و خوبتر نہ دے تا آنکہ مردمان بہ ستم جنین کردن گرفتند۔ خدمت
شیخ الاسلام شیخ نظام الدین قدس اللہ سرہ بدین سبب اضطراب میکود
و بدین بیت رقص و ضبیدی بود۔ بیت

مرفوم راست را ہے دینے و قبلہ لگا ہے من قبلہ راست کردم بر سمت کج لگا ہے
از حل ابن بیت کسے پرسید گفت دقتے بر خواجہ خود در آمدم
یک طرف حاقیہ کڑ بود جمال آن حال کمال آن مثال در حال سماع مراد
نظر آمد وقت من بہ معون آن مثال خوش شد مراد را اضطراب و رقص
آورد۔ بیت

خوبان بردل بازاں از خوبی خود نازان باغزہ چون غمازان باطرہ چو طراران
از بن دولت کہ بر خورد جز نظام محمد بہ ادنی یا محمد حسینی الحمد للہ
علی ذالک اسید وارم در آخر حال مرا ہیں مثال نظارہ شود و جان
غزیرہیں ہم سارم اللہ اللہ اللہ اھدنا الی الصراط المستقیم۔ واللہ اعلم بالصواب

سرمد و ششم

ہدایت را بدو معنی اعتبار کنند علماء را راسخ و متابعان سنت بہ
اجماع اعتقاد کنند و ہمہ رین دعوت فرمائید ان را کہ خداوند تعالیٰ ہمراہ
کرد ساعۃ فسادۃ انا فانما ہدایت برائے او آفرید مظهر او را محزون
اعمال نیکو افعال حسنہ گردانید از وجہ نیکی نیاید و از وجہ نیک بخند و رہ
زین و زل و خطا و غلط برستہ و حرمتنا علیہ المرآضع لے منعنا
ہر بار کہ موسیٰ خواستی لب بہستان برد دست از غیب بردا ازان گرفتن مانع
شدے الی ان بجی نڈی امہ۔ ہم ہمچنین دریاب ہر کہ چیزے
مطلوب دارد و بہ احسن احوال میجو اہد ہر دہمین صورت میکند۔

دوم معنی ہدایت بیان حسن و قبح تمیز تو اندک و سلامتی اعضا
و قوت عقل در انسان نہادہ رہ نمود کہ برو اما رفتن بہ قوت خود و
پائے خود است و چنانچہ معتزلہ حذالہم اللہ میگویند ارشاد صوفیان ہم
از بن قبیل است بیان طریق کنند و مخادف۔ مہالک را اشارت کنند
و عملے کہ ہر اے وصول الی البقیۃ باید آن آموزند بر سر راہ ہند ایتادہ
کنند گویند کہ برو رہ این است چنانچہ مسافرے را تعلیم و عصا و
اہریق و زوادہ بدستش سپارند و حکایت از رہ کنند کہ بدین نشان دین
رہ برد اما رفتن او بہ پائے خود است۔ اما خلق ہدایت خاصہ باری
است تعالیٰ لا شریک لہ اما این قدر باشد در حق شخصے کہ عنایت خاصہ
کنند بہر حال اورا میلے دہے و گمانے و زینے از طرفے بہ طرفے پیش آید
بر آید حاضر شود اورا بہ رہ مطلوب نماید و بردیا در دیش بہ طریقۃ الہام
الفاکند کہ او خود بخود متنبہ گردد و ارشاد ہدایت صوفیاں درست بدین ہا

ان البقیۃ
لے یعنی رسیدن
بر او

اختراع است و ابداع است و انشا است - اختراع عبارت

از ایجاد شیئی عن مادۃ و مثال باشد چنانکہ عناصر اربعہ و افلاک عرش

و کرسی و ہدایت من اللہ از قبیل ابداع و انشا است و ارشاد ہدایت

از قبیل اختراع است - پیر بیان فرمود کہ وصول بہ رب امرے ممکن

است و طریق سلوک این مقصد تعلیم و تفہیم کنند مثلاً گوید بہ مباشرت چہار

فاقد دل صاف و شفاف عکس پذیر گردد و عکس انوار الہیات بہ دلائع

شود کار بجای کشد کہ آن را حلول و اتحاد نامند و ہر دو

نیت اتحاد در اصطلاح ایشان عبارت از آن است ہیچ

وجودے نہ بیند جز وجود حق این را نشان اتحاد نامند گوی بہر وجودت

فانی شد بہ ذات او متحد گشت چو کس نماند جز ادا دل و اوسط و آخر

ہمو بودہ است و ولیکن یخیل الیہما فہما ہم چنانکہ گفتہ

مُجِبِّلُ الْإِلَهِ مِنْ بَحْرِ هَمَّا شَفَا قَسْنَعَى آن و ہم او می از میان

خیزد کار بہ یگانگی کشد این را ایشان اتحاد خوانند و ظہور عکس الہیات

در آئینہ دل این را گمان حلول بہ نہ چنانچہ گویند رباعی

دل در بحر عشق نونہ پویدہ کند جان دولت و صل تونہ جویدہ کند

ہر گاہ کہ بر آئینہ تابہ خورشید آئینہ انا الشمس نہ گوید چہ کند

و آنچہ گویند کہ فلان شیخ بر مد بہ یک نظرے کارش تمام ساختہ کہ

من این سخن بہ تمام و کمال فہم نہ است مگر آنچہ گویند رغبتے و طلبے میلے

و محبتے لایکہ از عالم غیب برد افتاد مشتاق و مبتلا گشت تا بہ ان این کار

بسر برد - اسے عزیز اینجایز بیانے است از رسیدگان این کار پس

ایشان ہم چہ حد و تخیر و تذلل اند عمرے بر آمد کہ درین دریا غرق اند

و ہم ساحل در دل نہ گذشتہ دروے ساحل ندیدہ و البتہ پایانے

بیت

نباضہ

تذہیر بجای فرماید
تذہیر

نشان

ہر آن منزل کہ واپس میگذاریم دو صد منزل دیگر در پیش داریم
 دو جسم مصغر فوتہ در تہہ فوتہ بالا فوتہ ہر سر نشانے کاف
 کاف کردند کاف کشادہ نمود این ف بدان صفا و بدان نور و سرور
 آن جمال داشت ہر کہ بند بہ ابتلا کے لذت در آن افتد گوئی چہ
 بابل بود یہ اٹھون سحر اور اور قعر خود انداخت عنایت خاصہ بود کہ
 مرا از وقوع آن بہ عصمت داشت من نتوانم از ان ماندن بہودارد
 بہ عصمت قوت خود از وقوع آن واقعہ مردمان این رباعی خوانند۔

رباعی

گردنخور گلشنم بہ گلشن چہ کنم ورد در گلشنم بہ گلشن چہ کنم
 تدبیر بہ گویدم بہ مسجد رو تقدیر بہے خانہ بردن چہ کنم
 آری۔ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي
 مَنْ يَشَاءُ۔



سمر صد و هفتم

قوله السلام حُبِّبَ إِلَى مَنْ دُنِيَ ثَلَاثُ الطَّيِّبِ وَالنَّسَاءِ
 قَرَّتْ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ رَحْبِيبُ صَلَاةٍ دُرِّ اسْمَارِ مَا ضِيَاءُ ثَبَاتٍ بَاقِيَةٍ
 است استقبال در سحر طیب و خلوت کنیم طیب مفروق بهوم مشتت
 است اگر و سوره و خطره ناشایسته در ول باشد به و جدا ان رح طیبه جمع
 شود و تفرقه برود و اگر سودا سی در معده اذ بود و بخار آن دماغ را بک
 نند به ریح طیبه رطوبتی با سودا ضم شود خلطی که به واسطه آن مارش میش
 به اعتدال باز گردد و نورانیست که قدری اختلاط سودا سی در معده
 ادنبود زیرا چه تفکر الهیات در دل ایشان بیشتر است و در ان تفکر
 با هیبت روئے نماید با غفلت و جلالت و این همه موجب احتراق اخلاط
 باشد البته مرد مغلول با الله را قدری اختلاط باید زیرا چه نقد و
 حضور و جمع هم را وجود خشکی لابدی است از انچه نقش در ست بر
 خشکی شبنم کا نقش فی الحجر در تراسی نقش بر نیاید و افراط از خشکی زبان
 کار باشد خوف خلل مزاج بود و رانجه طیبه با آن نعم شود به صفت اعتدال
 بود و سودا سی مزاج را با طیب البیض غنچه باشد و راحت از ان
 بیشتر باید زیرا چه اعتدال نسبت می بردنزدیک رسول الله صلی الله
 علیه و سلم بود خوشتر آمدی دیگر گوئم در جلد طیبیات محلی جمال بود چون
 درین پرده محلی جمال روئے نماید حب ضروری باشد هم ازین جا است
 که گفته اند کان یحب الحلو و العسل و یحبه الثرید الدیاس
 در محلی جمال و عزت غلبه خشکی است و از جهت حکمت طب خوف دق و
 غل دماغ باشد هم ازین جا است او برین اشیا بیشتر رغبت داشت

در جمال انس است راحت است و در جلال قہر است و ہیبت و دہشت۔
 و قوله قرۃ علی فی الصلوۃ محدثان چنین گویند و اہل تفسیر
 وفقہ ہمہ برین اند کہ طبع لطیف ادا از عہ امور دنیاوی ملول گشت بیوم را
 ذکر نہ کرد بہ سرعت امر آخرت را یاد آورد ثالث را حذف کرد و قرئت
 علی فی الصلوۃ گفت و بعضی گفتہ اند قرۃ علی فاطمہ رضی اللہ
 عنہا مراد است این نیز بر بیان اسماء مقدم استقامت کرد اما
 محققان چنین گویند صلوۃ یکے از امور دنیاوی است این نیز از غدا کے
 نفس کامل است تا آنکہ اہل تحقیق گویند استحلاء الطاعت ثمرت
 الموحشت من اللہ صلوۃ بندگی است و دران بندگی شہود الوہیت
 ربوبیت است چنانچہ گفت و قرئت علی ہر چند شہود الوہیت است اما
 در پردہ حجاب دنیا است در صلوۃ چہ نقد است یکے قیام چنانچہ
 بعبادت دانستہ کہ در حضرت بادشاہے عظیم القدر جلیل الشان ایستاد
 مدح و ثنائے اور اگذازد چون از آن جا انتقال کند برائے التماس کند
 حاجت خود را ہر آئینہ متحنے شود و آن چنان تذلیل و منحن بصورت است
 و خواہندہ را عجز و زاری و شکستگی نمودن لایہی است چون امید قبول مسئل
 شود بہ عادت طبیعت ادائے شکر نعم قبول را بر روی افتد و افتادہ
 در مدح و ثناء و سبج و تنزیہ مسئل منہ گزاید برائے آنرا خواہد ہر بار شنید
 افتد برائے استمد است و اطاعت خواری خود را می نماید ہر چند من متعاف
 آن نہ ارم اما کرم لطف تو آن الطاف و استقامت کردہ گویند بعضی نماز
 بہ جماعت فرض است بقوله تعالیٰ وَلَمَّا كَعُودَ مَعَ الْمَلَائِكِیْنَ تَمَكُّنَ
 اے صلوا مع المصلین و بعضی واجب خوانند بہ مواظبت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم و بعضی سنت موکدہ و خداے را فرستگارانند کہ در
 مبدائے خلقت ابتدا و ثنائے خداے ثنائے میگویند و ہمے اند کہ

در رکوع اند و در آن حالت تسبیح و تتریه خدا میکنند و فرشتگان آنند که نشسته
در قبه و تتریه او اند و ملائکه دیگر اند که در سجده اند و ذکر ایشان جز تسبیح
دقی الا علی نیست الغرض نوع انسان جامع این هیئات و این صفات
اند و این در حالت صلوات تمام این هیئات بشرطها و ارکانها به امتیاز
نماز به جماعت خوانند و دیگر وجو دات بر اقام است بعضی قائم اند
هماره بعضی بگوشه اند سر زیر پا بالا و بر خن دیگر اند که ایشان هماره به صورت
رکوع اند و بعض دیگر در سجده اند چنانچه جبال و اشجار و بهائم و دبع و
طیور را رکع اند و حیات و خراطین بر شکم میزنند و این صورت سجود و خرد
است فو میکه بت برستند به تمام خویش پیش بت می افتند قال الله
تعالی وَاَللهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ ۖ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُكْمِشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ ۖ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي
عَلَىٰ اَرْبَعٍ ۚ مَابِدین صفت ایشان را در صلوة همه جمع است قیام او
بجبال ماند و انحنای او به اشجار و سر او فرو است و اطراف او بالا و
آنچه به چهار پا می رود درست بر رکوع ماند و چون سجده می رود دهنش مار و
خراطین است انسان در صلوة همه هیئات جمع کرده خدا را پرستند این نیز نوع
از جماعت گیرند هر کس به شرطها و حقه ادا شود جامع جمع وجو دات باشد
وَ اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يَسْتَعِيذُ بِحِمْدِهِ جبال ایستاده تسبیح میگویند شجره گوناگون
میگویند بهائیم سباع طیور به رکوع در تسبیح و مار و خراطین به سبقت خویش میگویند
هر شیئی دلیل بر وحدانیت دارد و دلیل هر کمال قدرت صنع او بدین معنی
تسبیح او شود کَا نَهَمُ نَاطِقُونَ به بصورت الحال و اهل شغل باشند خصوص
بتدیان اهل ذکر و مراقبه را از هر ذرات تسبیح شنوند انسان جامع آن
تسبیحات است خصوص در حالت صلوة این نیز نوع از جماعت شمرند چنان
جماعت صوری و معنوی و حالی و قالی مجتمع شود فهو نهايت الکمال و

فانطقون بصورت

و غایت النوال الصلوة معراج المؤمن رسول اللہ را در معراج نظارہ
 بہشت و دوزخ بود و نظارہ فلک و ملک بود و کذا لک العرش و
 الکرسی و چون ماورا لم یسر کرد در مکان لامکان رسید مجاہدان اورا محققا
 حقیقت را این ہمہ در خویش در حالت صلوٰۃ مشاہدہ کنند بہشت و در خویش
 بیند و دوزخ در خویش یا بند و جملہ وجودات با خود متعلق و خدا سے را در آئینہ
 دل شناسند و آن بعینہ مکان لامکان است الصلوٰۃ صلۃ بالرب
 درست آمد و کذا لک الصلوٰۃ الدعاء و کذا لک الصلوٰۃ
 من الصلی و کذا لک سُمی صلوٰۃ لتحریب الصلویں فیہا و این ہمہ
 معانی در حالت صلوٰۃ نقد و قوت مصلی است و این ہمہ در دنیا اور در دنیا
 است اینجا دنیا آخرت شد آخرت دنیا ازل بہ ابد آیمخت اول
 بہ آخر رسید آخر بہ اول رہ برد و قوۃ عینی فی الصلوٰۃ سئلہ تخری
 ثنیہ آن دلیل برین کرد کہ ہر جتہ کہ اورا جوئی یا بی آینما تَوَلَّوْا قُتُمَ
 وَجْہُ اللّٰہِ اِزْ بِنِ جلد حکایت کردہ است وَ لِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ
 ہمین می فرماید محقق شد ہیج حالت انسان را بہتر از صلوٰۃ نیست تا آنکہ
 گفتہ اند الصلوٰۃ حسنۃ بعینہا اے انها عبودیتہ الوہیتہ ربوبیتہ
 کثرت و وحدت در صلوٰۃ بہ یک مقام جلوں فرمودہ اند گفت نسبت الصلوٰۃ
 بینی دین عبدی بی من کہ چہ را بطمی فرماید و قوت عینی و معنی
 دار دیکہ روشنائی و دیجرے روشنی عین وجود اولہور و جلالہ اوست
 بدو ظاہری شود و خہ انسان در صلوٰۃ خود را خود می پرستہ قوۃ عینی
 فی الصلوٰۃ بگوید و قوۃ عینی فی الصلوٰۃ از جمیع انجم نشان میدہد
 جہۃ الاسرار در صلوٰۃ بہ نقد در کار است اما زبان گرد آورده سخن
 گفتن شرط عارفان احرار است اینما الحسینی امسک لسانک و قطع
 کلامک گفتار کسے است۔

سمر صد و هشتم

روایت مختار و نقلہ اخبار چنین گویند کہ پیر اہم نبی علیہ السلام من
 احسن الرجال زمانہ و اجلہم و کذلک گویند سائر بہترین زمان و وقت خود
 خوب ترین عورات ایام خود بودہ است تا آنچہ چنین گویند سارہ تمام
 بہ حوائجیستہ تا آنکہ ابراہیم صلوات اللہ علیہ دروغی بہ تاویل صدق
 گفتہ است القصہ علی شہر تھا و اسحاق علیہ السلام ولد ایشان بودہ است
 و تمام بہ پدر راستہ این جا ہم قصہ است در سمر مختصر نتوان نوشت یعقوب
 مولود استحق است فرزند ہر آئینہ بہ مادر و پدر ماند و نیز جائے لایق و حسنہ فانی و
 دوازده پسر و او ہر دوازده در جلال و حسن نشانہ بودند تا آنکہ پسران را
 از خوف اصابت عین گفت لَا تَدْخُلُوا مِن بَابِ قَوْاجِدٍ و یوسف علیہ
 السلام احسن و اجل ایشان بود و اضعو و انور و اصنی و انظر بود و رہے کہ او
 گذشتہ تابش روے برد و اور افتادے بر شالی نور آفتاب بودے کہ برد و اور
 افتد شامہ سودا کہ بر رخسارہ داشت تنزین و جہد الاجتماع المصباح و
 الملاحہ خندنی کہ او کردے براقت دندان چنین نمودے کہ خوارہ نوراز
 و ہنش برون میزند ہر کہ دیدے عاشق و متبلا گشتہ عمدہ او از سر شفقت دہانہ
 دے بودہ است مادرش مردہ بود یعقوب بہ خواہر سپرد تا پدر و چوں بزرگ
 شد یعقوب خواست بر خود آرد عمدہ اش بہ سرقت نسبت کرد تا بہ اتہام دزدی
 غلام خود ساخت چون عمدہ برہ از محال رفت پوست بہ یعقوب رسید یعقوب اورا
 از جملہ پسران دوست نز و قریب تر گردانید بے منظر جلال کمال و عکس انوار
 ذوالجلال در روایت و از ہر میدید چنانچہ یوسف محبوب یعقوب بود یعقوب محبوب
 علمہ پسران گفتند ان آبا ناکفی ضلال مبین اے فی حبیب

مفرط و عشق ببن با بن بسندہ نہ خوابے دید و لیل بر سرورے دست دہی
او اشارت کرد تا آنکہ یعقوب باوے گفت لَا تَقْصُصْ رُءُیَاكَ عَلٰی
اِخْوَانِكَ میداند که ایشان همه عالم بہ تاویل روایاند اگر آن ایام مبعوث بود
اندانہ اما این اسقدر اوصاف در ایشان ظاهر بود و معلوم کرد کہ ایشان بہن
محبے مفرط و دوستی دارند غیرت عشق و محبت این تفصیلاً کند کہ ایشان در
رفع تو کوشند فیکید و الکت کیداً بہ کرد و غدر با او پیدا آیند ففعلو بہ
ما افعلوا لکما هو سنت غیرت الاحباب و دابطریقہ
عاشق محب ہرگز نخواہد کہ محبوب طرفے نظر نگارد و کسے را بہ قربت و صلت خویش
مخصوص گرداند خصوصاً یکے از ہمہ اقرب مین کل قریب واجب گردانند
چنانچہ مشہور است و درین باب محب را هیچ ملامتی و قاتلے مانع نتواند شد و
اگر محبے درین باب تجاوز و اغماض کند اورا روا دار و دامن خوانند ہر
گنہے کہ بر اے رفع آن شخص را کنند میان اہل عشق مغذ و رہا باشند گفتہ اند

مصراع

ہرچہ خواہی مکن اے دوست مکن یار دگر

فعلوا بہ ما عملوا غیرۃ منہ علی یعقوب مکر کردن
نہ در کردن و دروغ گفتن عقوق و زین بر اے این مصلحت کہ بخل لکفر
و حبه اہیکم و تکرؤ نوا من بعدہ قوماً صالحین ۰ علی صلاح
و کلا رج من بنی النجبت و العیشی صلاح کار خویش درین دیدند ملاستہا و مصیبتہا
بر خود اختیار کردند شنیدہ باشی کہ مردمان از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل
کنند ان الله لا یؤخذ بما یصد عن العشق و ہم ازین جا است و
قوت یگو یچیل چہا رگنہ کہ روند و ہریچے از دیگرے بہ ترنم ہذا نام ایشان
از دیوان نبوت محو شد و ذالک مقام المحبوب المراد زیر اچہ ہرچہ کردند
بر اے محبوسب ایشان در مظہر یعقوب بخل و ظہور علی کشف و عیان کردہ

عاشق ہمیشہ تزا بد کند از غیرتے کہ با معشوق دارو کند تا جمال او و دید آنجن
لهم شود ابن بیت گوئی شاعرے در شان برادران یوسف گفته است۔

شعر

جَنّا علی ایلیٰ وھی جنت لغیرنا ۔ و آخری بنا محبونة لایزیدھا
نظارہ ثلویسہف چہ میبازد با یعقوب وبرا دران وزیر گشت بارش
شد مع ہذا اخبار نمی کند آرے ناز و کوشش و ستم کارے کار محبوب بانست و شیوہ
معشوقان و دگر میبند کہ پدر عاشق است بگذا رتا لذت در و عشق گیرد و
در عاشقی مرتب کمال را فایز بود و گفته اند ۔
بیت

ہدیت

هجران خواهم صنایع و صنایع خواهم
من تجربه کرده ام که هجران خوشتر

پست

و عطا رہم ازین کار نشانے میدہ
کفر کا فرار و دین دیندار را

درواز در مان بہتر گیرند و دیگر یوسف میدانست ہر چند کہ یعقوب
 در خود را بلاکش شود کامل تر و واقف بسیار اسرار گردد و دیگر انتقام مشوق
 بگیرد کہ پدر آن قدر دوستی کہ با من داشت یک ساعت مرا بخداشتی چرا ہما
 مرا استوار داشت و خود میدانست فیکید ذالک کیدا بگذارت چاہد گے بوزد
 کہ بہ اختیار خویش گزیہ است با کسانے کہ مراد ایشان سپرد ہم بدیشان قرار
 گیرد ہم با ایشان باشد گر این چنین غصہ در عشاق بسیار شنوی در عشق چنین
 بواجبیا باشد مشوق را چنین نانا زیہا بود اگر وقتے عشق با ختہ باشی باکی
 بدانی کہ چہ میگویم برادران را در تشویش میدار و دور آمدن ایشان
 ذوق دلال و عجب خویش میکند و پدر را بہ رمزے خفی و اشارتے قیعی
 نمی نماید کہ او استاد کار است البتہ فہم کار خواهد کرد تا آنکہ میگوید

فَحَسِّنُوْا مِنْ يُّوْصَفُ مَمْلُوكٌ وَرَأَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ إِذَا مَرَّ بِهٖ فِي الْحَقْلِ فِي فَرَاقٍ بَشِيرٍ سَوْءٍ وَذَلِكَ صَافٍ تَرْطِيْبٍ تَرْغُودٍ وَرَأَى أَنَّهُ يَكُنْ يَكُنْ

انداختہ بودند از کنگان یک فرنگ کمتر بود اطلاع بران نہ شد و چون
 بہ آتش ہجران دلش را صاف پاک کرد میان کنگان و مصری مرحلہ بود
 بہ مجرب و یکہ قافلہ از مصر روان شد۔ وَلَمَّا فَصَلَ الْيَحْيَى قَالَ أَبُو هُرَيْرٍ
 إِنِّي لَا جَدُّ رِيحٍ يُوسُفَ لَوْلَا أَنَّ تُفَنِّدُونَّ وَدِغَرِہر چند صورت خیالی
 یوسف در دلش تمکین میکرد و تصور او در غلیہ او کمال شاہدین دید یہ
 می شد در اے آن مطالبات الہیات و مسارف قدوسیات نقد و قوت
 او میگردد این بیت شنیہ

شعرا

مرقا الزجاج ذرقت الحمر فتشابهات و تشاکل الامر

فکانہا خمر ولا قدح وکانہا قدح ولا خمر

عطار و گفتار خویش نظم عربی ترجمہ فارسی فرمود بیت

از صفا می و لطافت جام در ہم آمیخت رنگ جام بدم

یا ہم جام است نیست گوئی می یا ہم می است نیست گوئی جام

یوسف چنان نسبتی بین مقصود و موجد و گشت نشینہ کہ میگفت زینما

در وقت فصد کہ خون یوسف بکش این ہم ترا معلوم بودہ باشد کہ این

المذنبین احب الی اللہ من صراخ المطیعین از نالہ یعقوب و از گریہ

یوسف ذوقی و لذتی میگردد چنانچہ زینما سجان را گفت دیر باز است

لذت نعرہ و گریہ یوسف نیافتہ ام بروا و را چند دالے بزین

او بگریہ من شبنوم مرا دران لذتی و ذوقی حاصل مہت بند یوان

میداند کہ زینما ہرگز نتواند اندام او را الے رسید یوسف را گفت

بر دیوار بنم تو بگریہ یک دوال بردیوار ز دیوسف گریہ دروغی بلند

بر آورد زینما پیرا من پارہ کرد و از دروازہ افتاد گفت اے بخت

خالم بس کن این ناز منی ما چگونہ میتوانی رنجانید دوال مرجع بدان

ن ناز منی بیزنی فردا بعض محبان را در دوزخ فرستد مالک را فرما

شوہ آتش برایشان بھار تانا کہ کنتہ کہ مراد رنالا ایشان رضا کے خوشی
ہست مالک علامت دوز خیال در ایشان نہ میند و ایشان را دوستان
داند و نتواند کہ آتش برایشان گمارد و فرمان متضمن قہر و غضب آید
آتشے را گمارند آتش روے ایشان میند بچند فرسنگ گریزد خداوند گوید
شما از میان و در شوید آتشے کہ لائق ایشان کردہ ام بدان بوزم ایشان را
علم دہد و تو مے بصورت و جمال و حسن و بہا بجلی کردہ است بہ آتش غیرت
چنان بوزند کہ آتش دوزخ نباشد اگر آتش دوزخ بودے ایشان را
روح و ریجان بودے اکنون یوسف را ہر چند کہ یعقوب بیشتر گیرید بیشتر
نالد و سوزد اور اخو شتر آید یوسف نمی خواہد کہ ہم یکجا رہے یعقوب بہ ورسد
میخواہد از ہر جنس وصال اور اخطے نصیبہ باشد اول نصیب ہوئے
وصال و از ہر مرحلہ کہ بہ کنعان فریب می شد بشارت بیشتر می رسید
و بے قریب تر میگشت دانشہ عاشق را این دولت دست دہد کہ
نام او پیش مشوق گویند راضے اورا باشد کہ ہم از و پرسند و اگر خود این
میسراید کہ او عاشق و طالب و جویاں تست خود در اں ساعت عاشق
بر کونین سرا فراز دواگر با جوابے صوابے با کلامے متضمن عنایتے ہو
رسد عجب نباشد از بس لذت و خنکی و راحت جان عزیز گذارد و اگر
این دولت میسراید کہ من بید نظارہ شد چہ گویم کہ چہ فرحت و چہ بہجت
و چہ ذوق و چہ شوق افزود ثم و ثم و ثم تا آنچہ مجاہتے میسراید ازین
بیشتر سخن نتوان گفت محمد حبیبی را زبان کار نبخند کہ ازین بیشتر سخن گوید
و دیگر یوسف را این مصلحت نیز بود کہ یعقوب بہ یک و ہلہ بختہ بہ
یوسف نرسد کہ درین حالت خوف تلف او باشد بے عشاق بعد
مقاسات احراق فراق بہ مجروحہ در محل بوس و اعتناق رسید
از بس راحت و خوشی و خنکی جان عزیز ادگداخت فداے جان مشوق

شد کعبه الماء مروے در بادیه افتد و آب نیا بدر طرے
پو بد تمام اعضا سرسبز آبی خشک شده باشد پس آنکھ بہ آب
رسد بر خود بحس شرہ بر جائے بخشد۔

بان و بان هیچ فہم کردی کہ موجب گناہان برادران یوسف
و سبب مدم التفات یوسف بہ درد پدر و سخن و گسستن او و سپید
شدن چشمہ اشک چرا بود اکنون گمان نہ بری کہ برادران یوسف گنہ
کردند آن گنہے است بیان عشاق کہ هیچ طاعتی بہ و نرسد و عدم التفات
یوسف برابر تراحم و اللطاف او بخود و توقعت عاشقان چرا کم شنوی شنو
شنو کہ قصہ شان خوش باشد ہم ازین سبب بود کہ حق تعالی این را
آمن القفص ناسیدہ

نہ کلیسا

زین درد کشتہ شراب خواری	دیدم بقیعہ نگار
دیوانہ دشت تزارزارے	بدین خمرے خراب شکستے
بشیرین و شراب نوش باے	گفت از سروت خونین حال
بہن عکس جمال روے باے	آنکھ بہ صفائے نے نگاہ کن
گل چیت کجاست زخم خارے	جنوں چ کس است چیت لیل
شیرین بچشت خوش گوارے	خسرو کہ بود کہ ام فرما د
چرخ صورت بخارے	بر لوح وجود نیست نقشے
از کردہ یک غلام خوارے	بہر چہ زن عزیز معمارے
یعقوب کہ بود در سنگارے	از چہ سبب است مان گرفتار
محمود کہ بود شہر یارے	خود چاکر بندہ چرا شد
چہے خمرے شراب خوارے	زین حال کے خبر ندارد
چون احمد پاک حق گذارے	بیشک بخدا محمد ابن جا است

گناہان پسران یعقوب و بے التفاتے یوسف و بیداری بدر
دل یعقوب بر سرے غفی است در غایت خفا اگر در محو کے بیان

و صورت این کار را جلوہ عیان و ہم عرفا سے روزگار ازین گفتار مالیت
و حاجت گیرند آ رہے انا غیور و عمر غیور و اللہ اغیورنا

بیت

نظامی ابن چہ اسرار است کز خاطر بردن دادی
کے سرش نمیداند زبان درکش زبان درکش

سرمد و هم

مردمان گویند عشق مقدم است از حسن و دیگران گویند حسن مقدم است از عشق و بعضی این چنین هم گویند که هر دو توانان اند اما در تقدیر هر دو را بجزایر یک شکم زاده است اختلاف عرفا و محققان رفت و چو اثبات یافته باشد که عشق مرغ ازلی است ازل عبارت از عدم سببیت تقدم و تاخر معنی دارد آنچه توانان گویند صورت شرکت نماید **وَاللّٰهُ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ نَعْبُذُكَ يَا سَيِّدُ الْوَاحِدِ لَا يَصْلَحُ مِنْهُ اِلَّا الْوَاحِدُ** اتفاق جمله حکما است عشق عبارت از شدت **السُّنُوْقُ اِلَى الْاِتِّحَادِ** است و اتحاد در صورت امکان نه از اینجا است هیچ عاشق صورت وصال نمیده است و آنچه وصال نامند جز آنچه نباشد و ویکی نشوند زیرا چه الواحد فی الواحد محقق است باین همه صورت دوی باقی است در صورت مثال گفته اند دو کاغذ را بهم در چسبانی و بر آن مهر زنی چنانچه هر دو آچنان شوند یکجای نمایند هر که بمید یک ورق نامد با این همه خلای عقلی باقی است و این که گوئی عشق از حسن خیزد این نیز ملازمته ندارد معلوم است حسن پوست حکم اجماعی است اجماع علما و عقلا اجماع ادیان اجماع صفار و کبار جاہل عالم با این همه عاشق جز زبنا نبود دعوات از نظاره جمال بجای ترج دست بریدند با این همه عاشق نبوده اند در مصر چوں سال قحط بود و پوست بعد هفتگی یکبار روئے خود نمود و تا هفتگی دیگر گرسنگی رفتی پس دانسته شد که عشق از حسن نخیزد چنانچه گفته اند

شعر

يلقَىٰ عَلَيْكَ وَمَا لَهَا سَبَبُ

ان المبتغى امرها عجب

و این ہم نخبہ کہ صورتی باشد اگر آن صورت اول صباح و پدہ شود
 باخ و مردم شوم گیرد نامکامہ بنی یکے مبتلاے او آن چنان شد کہ جان
 در پے او دہد و در بگرے سحر ہم این صورت نقش بندہ می میکند عشق جان
 کائنات است عشق محبت است ماثطہ مورد انکال است عشق پیرایہ
 دختران کشمیر است عشق معلم اساتذہ جادوے بابل است عشق اذان
 صفات ایمن است **يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيَجْعَلُ مَا يُرِيدُ**
 طفرایے ایت کہ بنام عشق نشسته اند عشق لاعین و کلا غیر است عشق
 بحی و حیبت است این سخن از من یاد و ادری عشق در صفت مجاز صورت
 وصال نذر و دگر و ہم و خیال در محاذ گویم مردے عاشق چشم یکے شد انچه
 چہ گوئی با چشم چہ وصال باشد و آنرا کہ مردمان در مجاز وصال نامند لا
 حول ولا قوۃ الا باللہ فعوذ باللہ من شر الشیطان و شر ہللا
 المقال اما وصال حقیقت ثغراست تونہ و اگر توئی او نیست وصال چہ باشد
 با کہ شد انیتے کہ باقی است ازین شعور و خبر دار و دگر نہ کاریکے در یکے
 است این قدر تحقیق بدانکہ عشق شہبازے است جز بان خود بن باز و
 انا اقول و انا اسمع هل فی الدارین غیری۔ اگر چہ خبر میدہی
 فکرے بہت میگویی انا اقول و انا اسمع خدائیت و انہیت و
 اثبات میکند ہر چہ بیان کنیم ہر چہ عبارت کنیم و ثقلے و تخیلے گوئیم با عشق
 و راے آن باشد خدائیت اثبات و انہیت در بیان نباشد و اگر
 گوئی وہم است آرے وہم است یکے وہم آمد یکے عشق آمد و آمدند
 خوش مثالے این ہر جا کہ آفتاب باشد سایہ نباشد ہر جا کہ سایہ باشد
 آفتاب نباشد و سایہ را بے آفتاب وجودے نہ و سایہ را از آفتاب
 نصیب نہ و ہر چہ از آفتاب دور تر سایہ دراز تر و ہر چہ بد و نزدیکتر آن
 کمتر بل نیست و نابود شود و ہوا است و سراب است سراب صورت

ہواست و ہوا معنی سراب است بے ہوا سراب را وجود نہ وبے سراب
ہوا را ظہور نہ و حصول غرض ہوا از سراب نہ و اندہ سراب بہ ہوا رقتن ممکن
یہ عشقنی و عشقت ازین سراب و ازین ہوا نشان میدہد **نظم**

عشق از آب و گل بدر باشد	عشق نہ از خانہ بشر باشد
عشق بیرون ز خانہ شش است	عشق را لامکان مقر باشد
اد و عشق را ازل خوانند	قدس لاہوت خود پذیرد
ناقصان انظار وجہ و سر است	اہل دل را نظر دگر باشد
بندگو یا تو بند خود گر دآر	بند بر بستلا بتر باشد
مار و مورے است یا تو زخ	ہر کہ از عشق بے خبر باشد

نہ پند

نظم

دولت عشق را نہایت نیست	عاشقان را بجز ہدایت نیست
ہر کہ اعل شدہ است شکل عشق	و اندہ آنکس کہ جز ولایت نیست
عشق حنیے است از برون بشر	آب و گل مرور اکفایت نیست
عشق را بوضیفہ درس نہ کرد	شافی را در و ردایت نیست
بواجب سوتے است سورتین	چار صفت از و یک آیت نیست

صد و دهم

در هر که این دو چیز بجمع آید خمیر بایه همه عاوتها در ضربه او نهاده و نقد همه خیرات در ذیل خرقه او بر بستند تزکیه نفس و توجه تمام تزکیه نفس سخت پاک کردن نفس از جمله منہیات شرع است و دیگر از مشتهات و دیگر از تمکثیر مباحات و ترک حلال و ثم و ثم و ثم حتی بپایانی الاموالی مایلند به النفس و یهدی کان ماکان اگر بیکان بیکان عدسکنم سمر از حد اختصار بگفتار دراز میگرد - حکایت ذوالنون مصری و آرزوی نفس او سگها را شنیده باشی و توجه تمام عبارت ازین باشد عامه را گوئیم یا خدا و خاصه را فرمائیم لایحظر بالبال الا الکبیر المتعال اگر اسرار الهیات در خاطر خطرات کند بیکون شطیئة من شطیئات القلب اگر جولان معارف حقائق در دل مجال یابد ختم الله علی قلوبهم و از جمله حکایت کند -

زهد و عمل و علم و مینا و بوس
 این جمله هست خواجہ منیر لپشت
 کار ما آنجا آتہا یا بد جزانیت لطیف را در شہود وجود و ہم بود و نبود فاهم

و اغتنم و الله اعلم
 تخلیه و تخلیه و تجلیه ہم ازین جمله باشد که گفتیم تخلیه نسبت به تزکیه برود
 تجلیه با توجه تمام توان یافت تجلیه سیوہ کہ ازین شاخ و ازین درخت
 برخوردارند اگر تزکیه هست و توجه نیست به شور بار زور ماند و اگر توجه
 هست و تزکیه نیست به گوشت مردار باز گردد و عبودیت را بار بوبیت و یک
 خانه قرار دهند حکمت با شریعت التزام و اعتناق در یک صفت طاق یا
 محمد حبیبی بحق تحقیقت کہ حق گفته است اصل کار تخلیه است و بران

اجلے ادیان است اما صوفیان بابا ابن تجلیہ جمع کردہ اند برائے تقریب وصول را تو خانہ بادشاہ را و تحت نشین گاہ را آراستہ کن او خود آید نشیند چون دل شغاف صاف عکس پذیر گردد آئینہ روشن شود و عکس الہیہ شخص قدوسیات سہجیات در دل لایح تر نماید فافہم و اغتتم۔

بحق ما نحن این نصیحت محمد حسینی است نیکو تر یاد و ارہر جا کہ سعادتی است و ہر جا کہ دوتے است جز بدین دو چیز نیافتہ اند انبیاء و مرسلین و دو چیزند آشتند و کذلک اولیا ہم بدین راہ طالبان را بخندارسانند۔
 اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ۔ فافہم و اغتتم و اللہ اعلم

بیت

نصیحت کرد بکتوسان اگر آزادہ بتان

و گر گوی کہ نہ ستانم غلام تست بکتوسان

اگر ابن دو عظیم بہ صفت التزام و دوام با تو سکون یا قنند پس آن بہ ہر نامے کہ خود را بخوانی شیخ مرشد سید القوم رئیس الطائفہ شویا عالم علام مجتہد استدلال گرخواہ بادشاہ و خواہ وزیر ممالک صاحب ولایت باش یا قصاب طباع لقال جولاہہ سہلنگی این ہمہ پیش ہائے دنیا است ابن دو گیر بلکہ اگر ابن دو عظیم بلکہ اعظم لایدست و اگر نہ دانم البتہ بحسبے بیزی کہے باشی کہ از سگ کمتر۔ و اللہ اعلم

بجئے

لے کھا شور بائے است۔ ش۔ و در برہان قاطع کھا کبرا اول دباے امجدیہ الف کثیدہ نام آ
 کہ از سرکہ گوشت و مغبور و میوہ خشک پزند۔ و وجہ تسبیحہ اش سرکہ باست چہ گنگ بمعنی سرکہ و یہ آتش گوشت
 لے کبتوسان بروزن مجوسان نام مردے بود و نام و فہیدہ و قاتل و نام شاموسے ہم بودہ است۔
 بران قاطع۔

سرمصد و یازدهم

قوله تعالى - أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ
مِّنْ رَبِّهِمْ - جواب هذا الخطاب محذوف اے أَفَمَنْ شَرَحَ
صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ مَكْنً لِّسَلَامِهِ كَذَلِكَ -

لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ شَرْحِ الْمَذْكُورِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ ذَلِكَ نُورٌ يَقْدَفُ فِي الْقَلْبِ
فَقَبْلُ وَهَلْ لَذَلِكَ أَمَارَاتُ قَالَ نَحْمَدُ تَجَانِي مَن دَارَ الْغُرُورِ
وَالْإِنَابَةِ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ وَالْأَسْتَعْلَادِ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نَزْوِلِهِ
وَالنُّورِ الَّذِي عَنْ قَبْلِهِ سُبْحَانَهُ نَوَّسَ الْوَاوِيحَ بِنُجُومِ الْعِلْمِ ثُمَّ
نُورِ الْوَاوِيحَ بَبَيَانِ الْفَهْمِ ثُمَّ نُورِ الْحَاضِرَةِ بِزَوَايِدِ الْبَقِيَّةِ
ثُمَّ نُورِ الْمَكَاشِفَةِ بِتَجَلِّي الصِّفَاتِ ثُمَّ نُورِ الْمَشَاهِدَةِ بِظُهُورِ الذِّاتِ
ثُمَّ نُورِ الصِّمْدِيَةِ بِحَقَائِقِ التَّوْحِيدِ فَعِنْدَ ذَلِكَ الْاَوْصَالُ وَلَا فَضْلَ
وَلَا قُرْبَ وَلَا بَعْدَ كَلَّا بَلْ هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ -

ای یار عزیز و اے برا در شفیق و اے صدیق صادق و اے مالک
مالک و اے ناسک مالک و اے عارف محقق و انی انچه در اسرار ثبت یافته
است ایس الا من معانی مقولهها و قصایا اصولهها و اگر به فکر است
عبثت به امعان بینی این جمله مقال ما از کلام استا و مستنبط و استدلال
یابی مگر چند محله سطرے باز گوئد سخن مقلوب نبشته ام و چند محله بهتجیات
مشابهات نمیش یافته و مرجب آن از قول ابوهریره که میگوید حفظت
من رسول الله دعائین من العلم دعاء لقد بثشتهم و دعاء عودتہ
لقطع منی هذا ابلعوم و شرزین العابدین علی اصغر بن علی بن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ ورضی اللہ عنہم
 انی لا کتم من علی جواهره
 کیلایری المعن ذو جمل یفتننا
 هذا الذی یقدم فیها احسن
 الحاحین ووصی قبله العنا
 فیارب جوهر علمه لو ابوه به
 یقول لی انت من یعبدا لوشنا
 ولا یمتدح جالجا هولون ویا
 برون اقبیح ما یا قونه حسنا

ن والا تمکل

تمہ حکایتی شہسوارایت مہابری النایعہ فی نویمہ چند عورتے
 لباس مہندیہ کردہ سوازندہ شانزدہ سے مقدم ہے باشند ہمہ در رقص اند
 گردوی از ایشان ہمہ بانگ حسن اندوآن دواز ایشان بہتر و خوشتر
 چہ رقص چہ شہا میگرددانند دیدہ میغلطانند اثنائے رقص کسے انگشت برجا
 جبین مہار و کسے بر رخسارہ مینہد کسے با بینی می چساند کسے ہشتین
 می رسانند و دیگر چشمکے می زند و فرو با لامیدارند و سرین را یکدگر غلط
 کمراند ویرے بہ لطف طرق میکنند مرد و پارایکے برین ہامی نہند و دوم
 و رپاے و دیگر خدنی میکنند یا خالق الحسنات یا موجد الملاحعجب
 کارے ہر یکے در حرکت خودین حرکت خود است چہ باشد حرکت ارے
 عرضی و ذاتی شے جو ہر عرض چگونہ میگردد و آن دوی کہ در رقص و
 گشتی نہ اند گفتہ اند از ایشان طبع ترو زیبا تر و اس بر دو عین حرکات
 سخات ایشان بن ہر دو یا بدیع السموات و الارض یا جمال السموات
 و الارض انت خالق کل شئی انت محرک کل شئی لا الہ الا انت مصرع

در ہر چہ گچہ کنم توئی پسندارم
 درین نگارہ شبہتے در دل می آید کہ شمس و ذرات بیک حالت
 در مقام توجید با ہم ہم شدہ اند ذرات در شمس فایت شدہ و شمس در
 شخوص ذرات میں خود را نمودہ و ہم آن میرود و مردمانے گویند
 بیت - غیرش غیر در جہان نگذاشت لاجرم میں جلدہ اشیا شد

یکے بدین اشارت کردہ اندر گزاین اسناد درست آید کہ ہمہ اوست
 اے محمد حسینی حیرت اندر حیرت است و بنجودی و بنجودی بس کن - بیت
 راہ توحید را بہ عقل مجوسے دیدہ روح را بخار مخار
 کن طعنہ مراد بت پرستی کہ فرقے نے میان بت و بتگر
 بحق آن خدائے کال بہ عالم ندیدم جز وجوش بیخ و یگر
 آے ابراہیم علیہ السلام پہلے راست آزر بت تراش ابراہیم بن کنین
 صلوٰۃ اللہ علیہ بیت

رفتیم بکلیسای ترسا و جہود ترسا جہود و حبلہ را رخ تہ بود
 بہ طلبش درون تہخانہ شدم تبسج بنان زمرزہ شوق تو بود
 چہ باشد این صوفی تفلح را بشکند فاذا فیہا حورانظارہ شود بیت
 عجبت نیت کہ گزشتہ شود طالب دولت

عجب ابن است کہ من واصل و سرگردانم
 ہیہات فہیمات اباک وان تظن باللہ ظن السوء کن موجلا
 مسلما ولا تکن کافر امشرا کا گر باورت نیت بگو لا الہ الا اللہ

صمد و دوازدهم

خوبی خواست خود را بیند خود را خود دیدن میرسد به ضرورت آئینه
می باید ساخت تا عکس جمال او در آئینه مشاهده شود و جمال خود را در آن
عکس عیان دید خود عاشق خودش در عین آئینه ساخت آئینه شلث آئینه
دور آئینه مربع آئینه مدس آئینه مشن به حسب گوشها مرقی صورت
دیگر نمود و آئینه دیگر غیر مستوی و در آن چندان جلای نه قُبُحَن
الذی بیدم مَلَكُوتُ كَل شئ از هر یک نشان دیگری نمود و یَسْقَى
بِهَاءٍ وَاحِدٍ وَ لَقَدْ بَدَلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ مَا زِدَهُ
بِجِهَةِ مِیْکَةِ نمانده میکی عکس کی صورت به حسب اشکال مختلف و حرکات
متضاد صورت تباین نمودار کرد و نبدانم اصل خلقت چه استعداد
گرفت بجهت را نبی کرد و دیگر را ولی مومن مسلم کافر مشرک مہربن صحیفه
نقش کرد. فَفَرَّوْا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا إِلَيْهَا الْمُؤْمِنُونَ مہ را در یک گره
بر بست و در احکام اختلاف کرد و فتنہ سعید و منہم نسقی مہ را
را یک قبض و حرکات و سکناات اختلاف

شعر

عبادتنا شتی و حسنک واحد وکل الی ذاک الجمال یشر
دو زخی ناله اما در یادش و خیالش و در مقالش جز او نباشد
ای یار عزیز کشاده سخن میگویم مہ را ہا ہا بر بستہ اند جز آن یک رہ
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ در قضیہ موت و حیات بر صراط یک
ذات رفته اند اگر چنین باشد کہ دو زخی جز یاد او ندارد و بستی چنان
به لذت حرا و قلیا و علوا مشغول است کہ اورا اندامش کرده
است دیوانہ خود کامہ بیرون افتاده فریاد بر آورد کہ آن

آن دوزخ صد هزار بار شرف دارد بر آن بهشت و کذاک آن
دوزخی بر آن بهشتی انی احب المرص علی الصفت هم از سر حرف
نقطه بر صحیفه دل بینگار و بیت

نظارگیان روئے خوبت چون درنگند از کزانه

در روئے تو روئے خویش بیند اینجا است تفادیت نشانه

ابو جمل در روئے مصطفی صلی الله علیه وسلم صورت قهر نظاره
میکرد ابو بکر در روئے اوز نظاره جمال میکرد مهر یکے از آنچه اوست
همان داند همان بنیها شناسد آنچو اوست صورت قهر خواست آینه سازد و آن اثر خود را
کند که من در آن جا چه میکنم مارے را ساخت و شیرے نگا داشت جمال خود را
پچشم مجنون در صورت یسلی عرض کرد بیت

یارب که داد آئینه آن بت پرست را

کوید حسن خویش ز من بردست را

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَا سٍ مَّشَرًا بِمَشْرِئِ نَارٍ
و شرب بهشتی نهر کوثر و باغ بوستان بهشت الارواح جنود مجنوده
فَمَا تَعَارَفْتُمْ مِنْهَا اِتْلَفَ وَمَا تَنَاقَرْتُمْ مِنْهَا اخْتَلَفَ اگر یکے ماشق
یکے میشود در عالم قدس مینها تعارفی بود آن تعارف اینجا موجب
تود و تواف شد بگو تر مینی راست تر شناسی که از مینی و از چشم
احول افتاده است و مینی از غلط حس آمده است شعر

یا منیری الواحد اثنین من حول فی عصب العین

دع نفسك لتري واحدا هردأ بلا شك ولا انين

آرے هر چیز یک کثر مینی عیب از نظر باشد و من مملکت محاسن
و تمت رای الاشياء كاملة المعاني

و آنچه مطلق مقید تجمل و مفصل جزو کل گوید این گفتار موجب

بلیت

مفالیط اوست

تا من نه بری که هست این رشته دو تو
 یکتا است ز اصل و فرع بنگر تو نگو
 شیخ اوحده کرمانی بیته هم ازین نسبت انشا کرد - بلیت
 بر اهل منرچین بسیار و خلق سخن درینغ مبدار
 یک محرم را از راه جنگ آ پس عبله جهان به زیر سنگ آ
 کنسان را بود منجس غنبر بر خاک مبد ز روز پور
 گاؤ سنگ و خر سخن چه دانند گو ساله ز کن مکن چه دانند

له ابن معنی (له) (تمهی الارب) و در شرح معنی این مصرعه نوشته تنها بلا شک و بغیر گمان

سمر صلا وسيزدهم

ان مثلي مثلكم كمثل رجل واقف على سراسر طريقين من ^ن الطريقين
يمينه وطريق من يساره والناس باتفاق واجتماع ياخذون
السلول الى طريق اليسار كان من كان منهم العوام ومنهم اشراف
الكبار والعلماء الاخيار والرجل يصيح وينادي ايها الخلان
ايها الاخوان ايها الاصحاب ايها الاحباب ايها الارباب
ايها الاسباب الطريق الذي اخترتم المرور فيه ليس هذا
طريق العقلاء ليس هذا سبيل اهل التجربة والعلم والعبر
سلك في الطريق هذا الاضاع وملك الله الله ما بلغ المنزل ولا
يجل المحل فيها المهاجرو المسالك لا يحس السالك فيها الا ^ن الهالك
شجار المتلطفة والاعماق المتلطفة والجبال الشاهقة والبحار
المغرقة فيها وادي العقارب والحيات والعجب من الناس يقبلون
النفع وينتفسون بنفس تعول الصعداء ويكون يكافئ شديدا ويقو
قولا سديدا - القول ما تقول والامر على ما انت عليه تقول و
مع ذلك كله يرجعون ولا يلتفت احد منهم الى الرجوع هيئات
فهيئات هذا بلاء وبيل وهذا عناء وجليل يقول ارجعوا الى
طريق من يميني فيه الارض المستوية وفيها الخصب والسلامة
وفيها الفراغ والعصمت وفيها المياه الجارية ^{عليكم} من الارض
والاشجار ذات الثمار ما سلك من سلك فيها الا بلغ المنزل وفاز
المامل مع ذلك لا يرجعون ^{عليهم} بها فاقف العاقل العاقل
لمريق له طريق الا السلوك في احد السبيلين اما يوافقهم

بحکم الطبع البشری او یاخذ سبیل السلام الموصل الی المطلب
والمرام و لکن یعلم کل احد من نفسه ان المضی وحد انیا والمروء
فرد انیا صعب بلا صعب او یوافق فی روح معهم و بیکی کما
ییکون العجب کل العجب الله الله الله الله الله اهدنا الصراط
المستقیم۔

له لطفه و لطفه متن است از من معنی درختان انبوه که متلفه یعنی جاے ہلاک و بیابان
(از منعی الارب) کہ ہانا یعنی اندر گین گردیدہ و درینغ خور وہ (منتهی الارب)

سمر و چهاردهم

الناس نيام فإذاما قوا انتبهوا يعني مردم بجايت لمبيد
 حسی چنان مستغرق و متعلق بدان اند که حقیقت کار را و مقصود همین را
 میدانند و جز این چیز دیگر در دهم ایشان نیست چنانست که گفته اند
 يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ إِذَا مَا كَوُوا انتبهوا چون میدانند از
 غفلت خویش و از دهم حتی بیدار شوند بدانند که درای این که ما
 هستیم و قرار گرفته بودیم مالے دیگر و جهانے جز این است و هر چه است
 همان است و این جز دهم و خیال بیش نبود گویی و هے بود خیالی بود
 که ببرد آسمان باس را شنیده که مقبول نیست زیرا چه درین حالت شئی ن نبود
 مانی از اخذیات مشاوه میشود و بمان غیب شرط است فردا آسان
 صدقنا کفارهم مومن گردند اما لا ینفعهم ابمان نه گفته اند
 القبور سر و ضة من ریاض الجنات او حضرت من حق قدر النبرا
 اول منزل من منازل الاخرة و اخر منزل من منازل الدنيا این
 همه دلیل بر آن کردم مردم میرگو الا اعتباری این دو جهان و وجود
 و همی و خیال محقق دارند و حیات عبارتی مشاوه شود و غلبه من الاثر
 مفهوم گردد الناس یناموا فإذاما قوا انتبهوا از روی ظاهرین
 معنی دارد و محققان اینجا نمیگویند بیانی فرمایند در لباس حیات و
 در پرده برون آید این پرده برد و حجاب آن همین بود تو نمی شخص تو
 بود این سر آشکارا اگر در روی جمال خود بنماید و از منی خود در دوزی آنچه
 حق است بحقیقت در تم و قائم است با عزت و عصمت است مجر کمون
 در حوائج وجود آید و آن بچ شود و چگونه این پرده بر خیزد نشود

مگر موت و موت حقیقی این است که از هستی خود بیرون شود این مردنی
تحقیقی است و آن مردنی به قالب طبیعت این مردن حسی است و آن مردنی
معنوی است من مات فقد قامت قیامتہ و قیامت حقائق معارف ضروری
شود۔ فقد قامت قیامتہ درست تر شود و الناس اذا ما قوا انقبهوا

ہیں اشارت میدہد من سرہ ان ینظر الی میت یمشی علی وجہہ الارض
فلینظر الی ابن ابی قحافہ۔ الی میت یمشی

این موت طبیعی نیست این معنوی است گوئی اشارت برین کرد کہ ابو بکر
رضی اللہ عنہ حقائق معارف آتہیات برو ضروری بود۔ خواجہ من
میرمود قال علی علیہ السلام من یلم ملکوت السموات من لہ ولد
مرتین ولادت دو است ولادت لمبی انچه در ہر خانہ معائنہ و
مشاہدہ است از بن طبیعت میرد بعد این موت لمبی جہانے دیگر است
سنائی گوید

بلیت

بیراے دوست پیش از مرگ گرمی زندگی خواہی

ن اگر تو

کہ اور پس از چنین مردن پیشی گشت پیش از ما
از بن حیات لمبی میرد بہ حیات حقیقی زندہ شود این حیات ابدی
حیات مجدد باشد این قیامتے است پیش از آنکہ آن قیامت عامہ
بیاید این قیامت خاصہ است بگفتیم کہ از کلام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم این معلوم شد کہ ابو بکر را معارف حقائق ضروری شدہ
بود تا آنکہ او گفت العجز عن المرفق معرفت مردمان منی این سخن
گویند یعنی عرفان او بجای رسید بہ کہنہ او و نہایت او احوالت نتوال
کرد ضرورت عاجز گرد و معنی دوم بنی معرفت او او را ضروری شود
کہ معرفت المتعبد بوصف القعود اگر مقصد خواہد او را علم
بہ قعود نہ باشد نتواند از بن عاجز شود و آنکہ گفت من عرف نفسه

فقد عرف ربّه یعنی چنانچه معرفت نفس بدیهی است به هدایت حق
 میدانی همچنین معرفت خدائی اگر خواهی خود را ندانی ممکن نباشد
 حکما گویند این مردن اوزاد نیست دیگر معنی از بن طبیعت حسی بمیرد و لا اله
 دیگر شود حیات دیگر یابد ابو سعید بر بطل نوشت دلتی عن الدلیل ابو
 علی سینا جواب می نویسد الدخول فی الکفر الحقیقی والمخروج عن
 الاسلام المجازی وان لا تلتفت الا باما کان واما لشخص الثلثه
 بوسید این کلمات را مرجع کرد گفت - اوصلنی هذا الکلمات الی
 ما لم یوصله عبادت اربع الف سنه الدخول فی الکفر
 الحقیقی از چه عبارت میکند هر که به حقیقت رسید و آنرا معتقد و
 مذموب و دین خود دانست مومن حقیقی شد اما امام مسجد علمت
 این سخن بشنو و کافر خواند و این سخن که مولانا با خود راست گرفته است آن
 اسلام مجازی است - معنی دیگر کفر حقیقی یعنی استر باشد هر حقیقتی که منکشف شد
 پرده غلیظه حجاب علیّه پیش آید تا از آنجا میرود و الی ان یتنها عسر
 الدنيا - الکفر الحقیقی شیخ بر که گفت کافر شد مزاربتم الله اکبر
 الکفر الحقیقی لبس الا بقیته الانبیه و شغوص ثلثه ملکوت جبروت
 لا هوت ملک نسبتی بهم به ملکوت دارد زیرا چه اوست جبروت آنجا
 ملک و ملکوت و لا هوت بجمع کند آنرا جبروت نامند لا هوت وحدت
 هویت هو صولا صولا هو از ان اعتبار کنند اسلام مجازی همان باشد
 که الناس ینام فاذ اما تو انبتوها این باشد که دخول در کفر حقیقی
 شود با همان اتحاد توحید وحدت بقیت اثبت این خبن کفری
 هست که دینها و اسلامها فدا می این کفر با د مثل امتی کثرا لغیث
 لا قدری اوله خیر امر آخره اول غیث اثبات کرد و آخر غیث
 تحیل کرد آن هم باید این هم باید اولیان دین را نمودند آخریان

در طلب دین شدند و ہم بپستند کہ یکے انیم انتہا تا چه حد است ہر آئینہ
 بہ انتہاے کمال دین رسیدند ہر دو طرف خیر آمد نکلہ خیر باشد الناس
 ینامہ اے غفلت اگر مجاز ضایت نکیم من حیث المقصود نوم مطلوب
 کلی باشد زیراچہ در نوم ذہول است و از خود رفتن مگاہ و جلتہ مرت
 طائفہ صوفیان بسا باشد بہ قصد و ارادت خویش خواہند کہ نوم
 ایشان را بر باید و از خود بہمہ وجہ غایب شود حقیقت کما بر
 ایشان کشف و تجلی کند آنحضرت بن النوم والیقظہ باشد چندان عبرت
 ندارد زیراچہ ہر طرف بہ طرفی دیگر را مزاحمت ینماید آنرا کہ بقا
 بعد فنا مانند ذہول اصلی باشد آنرا الفنا فی الفنا خوانند اول
 حال صوفی بدان اثبات ماند کہ گفتیم و آخر حال فاستغظ فاستوی
 علی سوجہ یحب الزرع باشد مگر دانہ آنکہ شود کہ طرفین جمع شود

ن بدست

و آنکہ خیر القرون فترتی لغتہ است و آن بہ اضافت اوست
 و بہ نسبت عقاید اشخاص فقہا است روا باشد حدیث را بنید زیراچہ سلف
 قیادیز بپند صلاح ازین نشان دادہ اند در سراجی است روضۃ اللہ تعالی
 فی المناہج انما فعلی نہا حالت نوم شریف ترین حالات مردم
 باشد تھہ دیگر من ادکورے ما در ذاد و پیدم وقتے تو خواب می
 بینی گفت می بینم گفت چگونہ گفت چنانچہ شما این دم پیش من شستہ اید
 می دانم کہ شستہ اید اما نمی بینم بچنین در خواب بہ ہیہات ہر کہ
 اورا در خواب دید در بیداری ہم بیند اے مردمان اوان جنتہ و زمان
 و مکان و حدوث تراست غلط محذور و خطا مرو اعتقاد داری بریں کہ
 اد محیط اشارت بجلتہا عرش محیط بہمہ اشیاء او تعالی محیط برش
 آنحضرت مکان کجا زمان کجا فلک کجا آفتاب و ماہ تاب کجا تو خود در ایشال
 کرے دان کہ در انجیری باشد لیس عند اللہ صباح کلامسا

با صبا و مساجد اشیا کہ وراے عرش است با ہمہ اوست و او بر ہمہ

محیط الا اندہ کل شئی محیط توحید باری تعالیٰ - ^{بلیت}
 بجان خالی کہ صفاتش و کسب بریا در خاک عجز می کنند عقل انبیا
 عمر صد ہزار قرن ہمہ خلق کائنات فکر کنند در صفت و عزت خدا
 آخر بجز معترف آیند کاے آلہ دانستہ شد کہ ہیچ نہ دانستہ ایم ما

سمر و پانژدھم

قَدْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سَاجِدٌ خَالِقٌ جَلَّ كَلَامُهُ مِنَ الْبُذُرِ وَالنُّذُرِ
 نظارہ شوحں عبارت راجہ انتظام و التیام یافتہ است نخت فرود
 قَدْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فِي الْخَلْقِ مِنْ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ
 ما خلق من قولہ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ابزار الی ان فی خلقہ من
 خیر اذ شرار اذ هو فیہما التفتت فی العقل ہرچہ انسان کرد
 باز خصیت انسان و وجود او خاصیت دارا با آن صمم کنند اثر نہ بد چہ کلمہ خواند ہر زبانے
 کہ بہت عربی و فارسی و انواع اختلاف لغت ترکی و ہندوی بہ انواع
 لغات ایشان در ہر زبانے ہرے بہت اثر آن برکت حروف اوت
 کہ نسبت بنحو اص حروف است با این ہمہ شرطے است کلی او کہ نسبت
 بارویا آن قدر کہ آمدہ است نف زند در ان چیز تا ہر بارے کہ منجوا
 ہر بارے نف بزند آنکہ اثرش دہد و اگر نزند اثر نہ بد حکایت عسی شنیدہ
 فَأَنْفَعُ فِيهِ فَبُكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَ إِنْ خَلَعَ نَعْلَهُ لَمْ يَكُنْ مَرُورًا حَيَاتٍ
 نشود سرے علیے است در بن کلام و تَفَخَّتْ فِيهِ مِنْ سُوحَىٰ اِنْ جَا
 دو معنی بہت روح شخصے مخلوقے بہت اور اتقانی بہ دہانے کہ شفاء
 ندارد و اسنان ندارد و لبان و کام و تحت و فوق و حلقوم و لہات
 نہ صورتے کہ عبارت از قرح ہوا کنند اما چنین نماید در و من آدم فسخ
 فکان آدم حیا عالما عارفا قادرا الی جمع صفاتہ در
 انسان ابن خاصیت ب نفع و ہش نہاد ہر جا کہ انسان نفع میکند ابن خاصیت
 اثر میدہد کہ نہادہ اوست شنیدہ باشی کسی و نہ آیت بخواند و بردست
 و مند و بر پشت و سبہ فرود آرند اثرش ان باشد از کل آفت ہرکہ

مہت فاتحہ بخواند ہر دست و دہر بخود فردا اثرے تہائے دہ
 معنی دوم و لَفَحَتْ فَبَلَّوْا مِنْ تَرٍّ وَجِئِ اِی نَفَحَتْ فِی اَدَمَ مِنْ حَیَاتِی
 و هو عین الحیات او نفع کرد و اثر حیات او در آدم متصف بہ جمیع
 صفات او گشت اما این تفرقه ماند این را عاریت متعارفی علی مہی
 باشد و مغلوب تحت قدرت او بود علی نہ التقدر حیات انسان بہ حیات
 او بود تلقای الی ان شاء و قَدَّر و ایں کہ صوفی تعلق بہ اخلاق او می شود
 چیزے خارجی درونے آید ایں ہمہ اوصاف بالقوت در و مرکوز اند
 بہ توجہ و بہ محابہ و ریاضت انچه در حجرہ بشری مختفی بود و در صحرائے وجود
 ظاہر می گردد و آنحضہ صوفیاں گویند کہ صفات محبوب در محب بدل
 صفات آدمی آید اگر از ایشان بیان ابن سخن پرسی ایشان خبریا
 بگویند کہ سرے است در بیان نبی آید من نام آن بزرگان بگویم کہ
 ابن سخن گفته اند از انچه لائق ایشان نیست اما بیان ایست کہ ما تقسیم فہم کن
 چہ بگویم محمد حسینی بگوید کہ نہ گفته است ابن سخن و آنحضہ فرمود **اَللّٰہُ**
مُتَجَبِّدٌ بِنَبِیِّہِم از آنحضہ فیض او در و در آمد گفت منم سبہ کنید مرا
 و آنحضہ ابا آورد و متجرب فی سماع و بی مبصر و بی یملشی و بی تکلم
 ہم از بن سر نشانے میدہد چہ گمان میبری کہ باصرہ او در باصرہ **اِنَّ**
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ابن فضل با او بود اما بہ وقت ظہور یافت
 جمیع کلمات شغیبات شایخ یکے گفت **اِنَّا لَہٰی لَیْسَ فِیْ جَبَّتِ سَوٰی اللّٰہِ**
اِنَّا اَقُولُ وَاِنَّا اَسْمَعُ وَغَیْرِ ذَٰلِکَ مہد بن مرتب اند نور قدوس
 سبع متشکل مثل بہ صورت جوانی حسن ابو جہم بلع شکستہ خود را جبریل
 نام نہاد بر مریم علی کرد و او را بشارت بہ ظہیر کرد و تقدیس و تزیینہ مقدم
 کرد پس آن بہ ولد بشارت داد او استجاب نمود گفت **وَلَمْ یُکَسِّبْنِیْ**
بَشَرًا اَنْ یَّمْثَلَ نَمْلًا دَرَسَہُ اَنْ مَثَلَ عَلِیٍّ عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اَدَمَ

خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ حکایت ہم ازین نفع ہم ازین
 اتحاد درست کرده است ہم ازین جابمی را ابن اللہ گفت یعنی تعجب
 هیچ از مریم بامبی نیا میخت امانتے کہ ہناده بودند مریم روحی و
 روحانی بود آن روح و روح اللہ نسبت داشت کہ روح او در آن
 جود شہود شود بہ اجمل صفتین آلتین چہ گوئی آن کسے را کہ می گوید من
 ماء متحقق ومن ماء متوہم حاشا للقایل بیت

طاؤس باغ حضرت تم بہ صورت زانغے نگہ سیمغ قاف قد تم بہ شکل مصفوی ہیں
 آدم خواہند اثرشے از بنیہ انسان دفع کنند ف زند و بفرمید از و گرد
 آورده فرود کوہے بر زمین زند ف زند تا وجود آن خاصیت
 شود تا برین طریق بر زمین زند اثرند ہ اصابت صین ہم ازین قیل
 است حد حاسد بنزتا اورا فرود زنی پارا بر سینہ او کجی حد از سینہ
 اش زود این ہم خاصیت زدن پا است ضرب قدم در رہ ہر چند
 راہ بہت پس می اندازی می روی بوسو می فے صد و سیرا التا میں
 ہان نفعے کہ در سینہ او شد او دودے شہودے دارو اورا فعلے و
 حرکتے در توبت آن چیز با تو حکایت میکند و احادیث و دلیلا
 و ردل تومی اندازد و ہان شے چون عن حقیقت صافی کرد فعل دوم
 چہ کند الہام ہین دوسہ است کہ بہ الہام باز آمد ہان الہام دوسہ
 از حبت آن محمد ربک فعل است تفاوے نکند۔

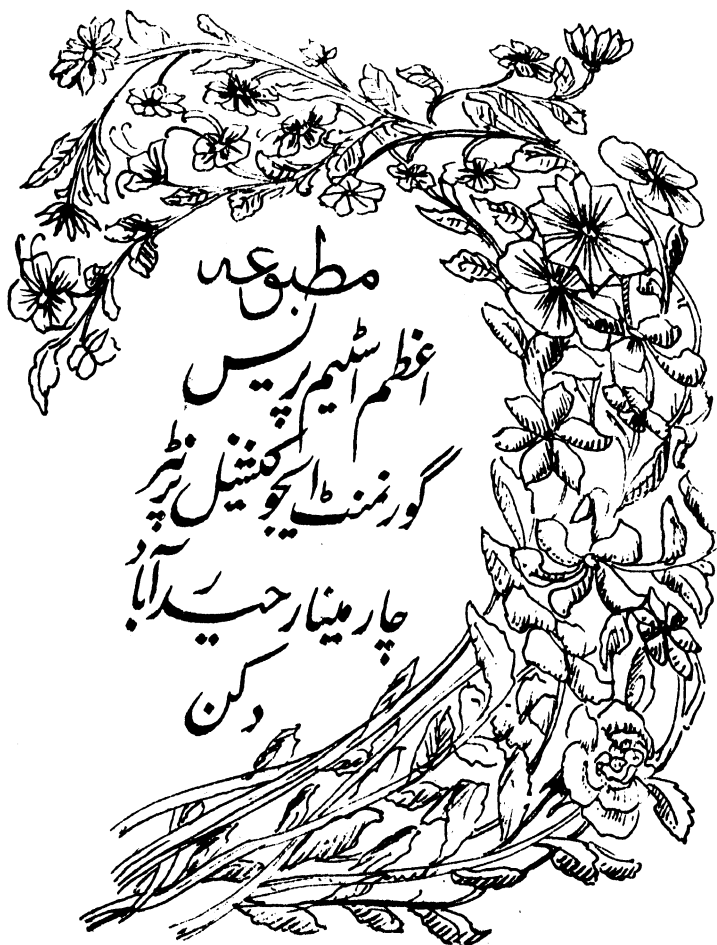
قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ رب با محمد گوئی گفت قل یا انسان از پنجہ
 لفظ محمد بصورتہ صورت انسان است محمد و دیگر چون محمد جمع محیط جمع
 انبیا و اولیا است و محیط خواص عباد اللہ با محمد گفت گوئی ہمہ را خطا
 شد اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ گوئی ہان گفت کہ رسول اللہ گفت است
 اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ ابن سخن چہ معنی دارد ورا فعال بیان کلامے بود

در صفات کذلک چو کار بذات افتاد جز او را وجودی نه گفت اعوذ
بکونک ابن گمان زود که اورا به امر به تفرقه بود یا به جمع بود بک به
جمع الجمع لا اله ففی ما استحال وجوده الا الله اثبات ما استحال
عدمه لا اله الا الله جمع محمد رسول الله تفرقه صحیحات
فهیجات لاجل ولاوة الالباء لا اله الا الله جمع محمد رسول الله جمع الجمع
الحمد الذی یجمع فیہ الصفات المحمودۃ چیزے درین بیت اشارت
به صفت او میشود

بیت
کس پر سید از محمد چو نی چگونہ بی چون چگون چید گوید چو نم چگونہ ام
محمد محمد محمد قال الجنید النہایت الرجوع الی البدایت
الرجوع النہایت والسکون فی النہایت بوصف الرجوع
الی البدایت نہایت النہایت محمد خاتم الانبیاء صلی الله
علیہ وسلم یختم به کلام معنی
مقصود او نزلے دیگر نماند بر آئینہ خاتم گشت دانستہ کہ شکر را چند مرتبہ
است نخت از کہے کہ عطاوتے دار و گرفتہ اند تصنیف کرده اند تا آنکہ نیا
گشت و راسے آن جلے تصنیف نماند محمد را بدین قیاس کن با جمع انبیا اول
محمد اوسط محمد آخر محمد و اسلام

از نقل مصطفیٰ اسم از حضرت مصطفیٰ صلی الله علیہ وسلم پرسیدہ شد
فرمود عزرائیل آمد اذن خواست گفتم جبرئیل بیا ید مشورت کنم از جبرئیل
پرسیدم جبرئیل گفت ان ربک لیشاق الیک مصطفیٰ اذن داد و فرمان
آمد فرشتگان را کہ شما از میان دو بر شوید من دانم و بندہ من بعد آن
سورتنے از قدس آمد با جماعے کہ در وصف نیاید مرا کنار گرفت و سخت
بشلیہ آچنان خکی در من پیدا آمد کہ جان در اضطراب شد به جهت بیرون
آمدن گفتم الالوت سکرات و اذان سکرات مستی و ذوق مراد است و بر

پیشانیم بوسه داد و خنکی و راحت افتاد و جان به جان شد رخساره راست
 مرا بوسه داد و بدندان سخت گزید از آن الم ذوق و خنکی در من پیدا
 آمد فریاد کردم از غایت ذوق و خنکی باز بر رخساره چپ هم بوسه داد
 بعد آن بهای خود بر بهای من نهاد از غایت خوشی و خنکی جان من
 به دل آمد گفتم با دو گردان گفت نه نصیب تو همین قدر بود.



غلظنا مکر کتاب اسماء الاسرار

صفحہ	غلظ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	غلظ	صفحہ	صفحہ
۱	۵	الآیاتیہ	لآیاتیہ	۵	۲۲	زرین	زرین
۱	۱۳	ازین	ازین -	۵	۲۳	عرشہ	عرشہ
۲	۳	والنظر	والنظر	۶	۲	بالقریت	بالقریت
۲	۵	لا احصی	لا احصی	۶	۱۶	حمد نفسه	حمد نفسه
۲	۸	أَلَمْ تَرَ	أَلَمْ تَرَ	۷	۱	قلہ	قلہ
۲	۱۷	لهم من منا	لهم من منا	۷	۲۰	سجانه	سجانه
۲	۱۸	باطق	باطق	۷	۵	الانسان	الانسان
۲	۲۱	ہ	ہ	۷	۵	والمجل	والمجل
۲	۲۲	ہ	ہ	۷	۸	قال	قال
۳	۷	تا پاک	تا پاک	۷	۸	الخزان	الخزان
۳	۱۰	وَالشُّعْرَاءُ	وَالشُّعْرَاءُ	۷	۱۲	لاحد لم	لاحد لم
۳	۱۷	ستر	ستر	۷	۱۲	جوارحه	جوارحه
۴	۲	وَالتَّضْمِينَ	وَالتَّضْمِينَ	۷	۱۲	مفاصلہ	مفاصلہ
۴	۷	وَأَنخَ	وَأَنخَ	۷	۱۹	الى الله	الى الله
۴	۱۴	بصورت	بصورت	۸	۱	ضناع	ضناع
۵	۱	قدیمہ	قدیمہ	۸	۲۱	على الحقیقت	على الحقیقت
۵	۲	لا یتغیر	لا یتغیر	۸	۲۳	عرفائی	عرفائی
۵	۷	فاعل	فاعل	۸	۸	سوقاه الله	سوقاه الله
۵	۸	لا یصیر	لا یصیر	۹	۳	اسماء	اسماء

صفحہ	طر	غلط	صحیح	صفحہ	طر	غلط	صحیح
۹	۷	بثثہ	بثثہ	۲۲	۳	شنید	شیند
۱۰	۹	نعبدورا	نعبدرا	۲۳	۷	ذاتہ حجابہ	ذاتہ حجابہ
۱۰	۱۵	برگرفتہ	برگرفت	۲۳	۷۷	آزاکہ ذاتہ حجابہ	آزاکہ ذاتہ حجابہ
۱۰	۲۱	ابواصل	الواصل	۲۳	۲	یا	با
۱۰	۲۱	سہ	سہ	۲۳	۲	الحوادث	الحوادث
۱۰	۲۱	سہ	سہ	۲۴	۱۶	وَجْهٌ	وَجْهَةٌ
۱۰	۲۱	سہ	سہ	۲۴	۱۶	وَجْهٌ	وَجْهَةٌ
۱۰	۲۵	کوئہ	کونہ	۲۵	۲	تَوَلَّوْا	تَوَلَّوْا
۱۱	۶	واو	واو	۲۶	۱۳	اند	ماند
۱۲	۱۱	الورای	الورار	۲۹	۱۸	خرانہادہ	خرانہ نہادہ
۱۲	۱۲	الوطی	الوطی	۳۰	۸	ربہ	ربہ
۱۲	۱۶	تصور	تصور	۳۱	۳	واو	درو
۱۳	۳	باشد	باشہ	۳۱	۲	واد	زاد
۱۴	۲۰	جاروز	جاوز	۳۱	۲۰	اگرخو	اگر تو
۱۶	۲	دایت	سرایت	۳۲	۵	خیر والخیر	خیر والخیر
۱۶	۱۶	عَلَوْ	علوا	۳۲	۶	العلم خیر	العلم خیر
۱۶	۱۹	ربانی	درمانی	۳۲	۱۲	بندو	نبندو
۱۶	۲۰	مزید و ذوق	مزید و ذوق	۳۲	۱۶	حسی	حسے
۱۷	۱	لس	لیس	۳۳	۱۰	روشن	روش
۲۰	۱۰	چراغی شد	چراغی باشد	۳۳	۱۳	صغیری کبیری	صغیری و کبری
۲۰	۲۰	سنتین	بسنین	۳۴	۸	محمد یا محمد	محمد یا محمد
۲۱	۴	گی	کے	۳۴	۱۷	تو آن	توان
۲۱	۱۱	القائب	الغایب	۳۵	۳	مراوات	مراواست

صغی	سطر	غلط	صحیح	صغی	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۹	اَمْرَم	اَمْرَم	۵۹	۹	گری	گرے
۳۵	۱۳	وَهُوَ	هُوَ	۵۹	۲۳	امانت	امانت
۳۵	۱۳	پنده	بسنده	۶۰	۱۵	تمام	تایم
۳۵	۱۴	نعمت و برکت	نعمت و برکت	۶۲	۷	سبب العبادت	سبب العبادت
۳۶	۳	تو کلمہ	تو کلمہ	۶۲	۱۹	غملہا	غملہا
۳۶	۱۴	منده	بنده	۶۵	۲۰	بستر	بستر
۳۷	۷	دون	درون	۶۵	۲۵	سجدہ رقبہ کی	سجدہ رقبہ کی
۳۹	۱۳	آو	او	۶۶	۹	برو کہ دند	برو کردند
۳۹	۲۲	دریائنت	دریائست	۶۶	۱۵	بکلیا	بکلیا
۴۰	۲۱	بالفتح	بالفتح	۶۷	۱۹	از میان دور کن	از میان دور کن
۴۱	۲۱	دے	دے	۶۹	۱	دو خصم	دو خصم
۴۲	۱۳	بھیل	ھیل	۶۹	۳	درویش	درویش
۴۵	۹	خود را فروزند	خود را فروزند	۷۲	۱۲	اور	او
۴۶	۵	دول	دول	۷۲	۱۴	میثبت	میثبت
۴۹	۱۲	فاذا	فاذا	۷۲	۲۰	آسود	آسود
۴۹	۲۱	شنین	شنین	۷۳	۲۰	ہوارہ	ہوارہ
۵۰	۱۶	دبجوانی	دبجوانی	۷۴	۴	شود	شو
۵۲	۹	تقدی	تقدے	۷۴	۱۷	مردان	مردان
۵۴	۱۷	استوای	استوی	۷۴	۱۹	بود و سر	بود و سر
۵۴	۱۹	تَوَلَّوْا	تَوَلَّوْا	۸۰	۲۰	و خاست	و خاست
۵۴	۲۰	مقصود	مقصود	۸۲	۵	شفیق	شفیق
۵۴	۲۰	زر	زر	۸۲	۹	بایزید	بایزید
۵۵	۳	تعین	تعیین				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱	عیت	غیبت	۹۵	۸	وازمکان	وازمکان
۸۳	۸	شرک	شرک	۹۶	۱۶	بقیض	بقیض
۸۳	۱۶	اصولہم	اصولہم	۹۶	۲۳	برآئینہ	برآئینہ
۸۴	۲	مہبتی	مہبتی	۹۹	۱۲	الہنم	الہنم
۸۶	۱۵	سانی	سانی	۱۰۱	عاشیہ	منفجر حسن	منفجر حسن
۸۷	۲۰	حیث نبود بر امور	حیث نبود بر امور	۱۰۲	۱۲	غرفہ	غرفہ
۸۸	۱۱	عشق را با عشق	عشق را با عقل	۱۰۲	۱۶	القلب	القلب
۸۸	۲۰	صنائع	صنائع	۱۰۵	۷	خویش	خوش
۸۹	۲	شنید	شنید	۱۰۵	۱۲	تخلقوا	تخلقوا
۸۹	۴	ود قول	ود قول	۱۰۵	۱۶	نواع	نوع
۸۹	۷	توبہ تو	توبہ تو	۱۰۶	۲	باخلاقی	باخلاقی
۸۹	۱۶	داشت	داشت	۱۰۸	۱	غبتہ و غبتہ نیرزد	غبتہ و غبتہ نیرزد
۹۰	۲۶	واللانا بت	واللانا بت	۱۱۱	۸	جگوندہ	جگوندہ
۹۰	۱۶	بہ بیان	بیان	۱۱۱	۱۶	ہر کس را	ہر کس را
۹۲	۱۸	فضل	فضل	۱۱۴	۴	دلانا	دلانا
۹۲	۳	ذہنی	ذہنی	۱۱۶	۲۰	تفضیل	تفضیل
۹۲	۲۱	نسبت	نسبت	۱۱۸	۲	آئین	آئین
۹۳	۱۱	وایہ حاجبہ او	وایہ او حاجبہ او	۱۲۰	۱۴	لطیفی	لطیفی
۹۳	۱۵	عن الخیر	عن الخیر	۱۲۲	۲	لاک	لاک
۹۴	۱	دلہند	دلہند	۱۲۲	۲۰	عارف	عارف
				۱۲۳	۱۷	جلودہ	جلودہ
				۱۲۴	۱۱	معلومات	معلومات
۹۵	۲۰	اجزنا	اجزنا	۱۲۴	۱۴	بازگورہ	بازگورہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۴	۲۳	حبفہ	صفہ	۱۳۷	۱۲	شکسہ	شکسہ
۱۲۵	۵	لصویریت	القصوریۃ	۱۳۸	۱۱	بنائے	مبنائے
۱۲۷	۱	قابل	قابل	۱۳۸	۱۸	الذبتی	الذبتی
۱۲۷	۵	اضطلام	اضطلام	۱۳۹	۱	خودرانا مند	خودرانا مند
۱۲۷	۲۳	تخلقوا	تخلقوا	۱۳۹	۷	ایمان	ایمان
۱۲۸	۸	و خون دغون	و خون دغون	۱۳۹	۷	حکمتے	حکمتے
۱۲۸	۸	وادروا	وادروا	۱۳۹	۲۲	ح	ع
۱۲۸	۲۰	از خوش	ز خوش	۱۴۰	۴	قبول	قول
۱۲۹	۱۶	عشق محبت	عشق و محبت	۱۴۰	۶	دوسہ	دوسوہ
۱۲۹	۱۶	ہزار و ہزار	ہزار و ہزار	۱۴۰	۱۳	ننواند	ننواند
۱۳۱	۱۰	گرم	کرم	۱۴۱	۷	بہ نظائر	بنظائر
۱۳۱	۱۳	ونختے	درختے	۱۴۲	۲۰	انصرالم	انصرام
۱۳۲	۳	آرام	آرم	۱۴۳	۲۱	الکمن	الکمین
۱۳۲	۹	خطے	خطے	۱۴۷	۵	یاد	یار
۱۳۳	۵	نشیند	شیند	۱۴۷	۵	چاکے	چالاکے
۱۳۴	۲	بالکثبت	بالتثبت	۱۴۷	۶۵	آواز اورا بندہ	آواز اورا بندہ
۱۳۴	۱۰	رولده	رولده	۱۵۱	۸	الأمائت	الأمائت
۱۳۴	۱۵	والاعتباے	والاعتباے	۱۵۲	۱۳	آواز	آواز
۱۳۴	۲۰	بلی	لیلی	۱۵۲	۱۹	شدہ	شدے
۱۳۵	۸	جر محب	جر محب	۱۵۳	۶	انہی	ابہی
۱۳۵	۲۳	مبنی	متبنی	۱۵۳	۱۰	جالہ جلالہ	جالہ جلالہ
۱۳۷	۹	برنسبت	بہ نسبت	۱۵۴	۱۲	واغ	واغ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۶	۲۱	تَوَلَّوْا	تَوَلَّوْا	۱۴۴	۱۶	شَنَوَاں	شَنَوَاں
۱۵۸	۳	اَخْلَقْتَ	اَخْلَقْتَ	۱۶۵	۳	وَلَمْ	وَلَمْ
۱۵۸	۹۹۸	وَاَقَامَ شُرُورًا	وَاَقَامَ شُرُورًا	۱۶۵	۲۰	اَنْبِیَاے	اَنْبِیَاے
۱۵۸	۲۱	نَبِیْنَه	نَبِیْنَه	۱۶۶	۱۱	خِپَانِیْدَه	خِپَانِیْدَه
۱۵۹	۹	بَانَان	بَانَان	۱۶۶	۱۱	پَرکَالَه	پَرکَالَه
۱۵۹	۲۳	بَاِشَان	بَاِشَان	۱۶۷	۱	چِہِیل	چِہِیل
۱۶۰	۱۶۱	اَلْکِیْدَہُ جَوْشَانِیْدَہُ	اَلْکِیْدَہُ جَوْشَانِیْدَہُ	۱۶۹	۱۹	گِرْفَتَارِشْدَہ	گِرْفَتَارِشْدَہ
۱۶۱	۱	وَرِجْمَہُہ نَعْدَہ	وَرِجْمَہُہ نَعْدَہ	۱۸۲	۳	یَحْذِرُ	یَحْذِرُ
۱۶۱	۵	حَمْلَہ	حَمْلَہ	۱۸۳	۴	رِشَاے	رِشَاے
۱۶۱	۱۳	نَو	نَو	۱۸۳	۲۱	سَرِشَلْدَا	سَرِشَلْدَا
۱۶۱	۱۴	سَاحَت	سَاحَت	۱۸۴	۴	فِرُود	فِرُود
۱۶۱	۲۳	وَلَاِیْت	وَلَاِیْت	۱۸۵	۸	مِنْ بُوْدَم وَاو	مِنْ بُوْدَم وَاو
۱۶۳	۶	وَلَا سَجْدَہُ	وَلَا سَجْدَہُ	۱۸۸	۳	وَاللّٰہُ هُوَ الْعَزِیْزُ	وَاللّٰہُ هُوَ الْعَزِیْزُ
۱۶۳	۱۰	وَحَرَمْنَا	وَحَرَمْنَا	۱۸۹	۵	فَقِرَہ	فَقِرَہ
۱۶۳	۹	چَنَال	چَنَال	۱۸۹	۱۸	تَنْبِہ	تَنْبِہ
۱۶۵	۲	اَبَے	اَبَے	۱۹۰	۵	دَعَاۓ	دَعَاۓ
۱۶۷	۶	مَہْجُورِ بَاشَد	مَہْجُورِ بَاشَد	۱۹۰	۱۵	نَمِخْ	نَمِخْ
۱۶۷	۲۱	مِیْرَبَاِیْد	مِیْرَبَاِیْد	۱۹۱	۱	خَطَے	خَطَے
۱۶۹	حَاشِیَہ	اِخْتِیَارِ رَا	اِخْتِیَارِ رَا	۱۹۱	۸	اَلْفَقِرَہ	اَلْفَقِرَہ
۱۷۰	۴	مَلْبَلِے	مَلْبَلِے	۱۹۱	۱۵	نَشْتِے	نَشْتِے
۱۷۰	۱۹	نَفْظَہ	نَفْظَہ	۱۹۱	۱۸	اَسْتَعْنٰی	اَسْتَعْنٰی
۱۷۱	۵	رِیْحَتَم	رِیْحَتَم	۱۹۲	۱	اَوْنَبُودَہُ	اَوْنَبُودَہُ
۱۷۱	۲۱	پَرِیْزِی	پَرِیْزِی				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۹۲	۱۶	پروردگار	بروزگار	۲۰۵	۳	آست	است
۱۹۲	۲۲	یتجلی	یتجلی	۲۰۶	۱۸	مولودے	مولودے
۱۹۲	۲۳	یتجلی	تجلی	۲۰۸	۲	خوار است	خوار است
۱۹۳	۲	اند	ماند	۲۰۹	۸	مشافہ	مشافہ
۱۹۳	۴	یود	بود	۲۱۰	۱۳	وہم بیاید	وہم بیاید
۱۹۴	۱۰	حط	حط	۲۱۲	۵	نشستہ	نشستہ
۱۹۵	۹	آورہ	آورد	۲۱۲	۱۳	بے	بے
۱۹۵	۱۸	برسرے کوے	برسرے کوے	۲۱۳	۵	شم	شم
۱۹۶	۹	بے شب	بے شب	۲۱۳	۱۱	جائے	جائے
۱۹۶	۱۰	اعالم	عالم	۲۱۶	۹	حبینی	حنے
۱۹۶	۲۰	بمع	بمع	۲۱۶	۱۰	غامص	غامض
۱۹۸	۲	دستر	دستر	۲۲۰	۴	خور و دشاے	خور و دشاے
۱۹۸	۱۳	وسہیل	وسہیل	۲۲۰	۷	کوکتفہ	کوکتفہ
۱۹۹	۲	لَا تَدْخُلُوا	لَا تَدْخُلُوا	۲۲۰	۹	تَجْعَلُنَا	تَجْعَلُنَا
۱۹۹	۳	اتمال	احتمال	۲۲۱	۵	بایکے	بایکے
۱۹۹	۹	لَا تَدْخُلُوا	لَا تَدْخُلُوا	۲۲۱	۷	رخا ش کر دہ	رخا ش کر دہ
۲۰۱	۹	مخدوہ	مخدوہ	۲۲۱	۱۳	عجب را	عجب را
۲۰۱	۱۵	تیز	تیر	۲۲۳	۱۱	تا بدیدم	تا بدیدم
۲۰۲	۲	با	با	۲۲۳	۲۰	منج از صفات	منج از صفات
۲۰۲	۱۳	ترج	سروج	۲۲۴	۲۰	ہنا	ہنا
۲۰۳	۱۶	باد گشت	باز گشت	۲۲۶	۵	تلق	تلق
۲۰۵	۲	غیب	غیب	۲۲۶	۱۳	مساح	مساح

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۲۷	۱۹	روے	روے	۲۵۰	۵	قوے	قوی
۲۲۸	۱	من تو	من و تو	۲۵۰	۱۲	بانی	باقی
۲۲۹	۳	انداں	اما این	۲۵۰	۱۴	یکے یہ ہزار	یکے بہ ہزار
۲۳۰	۲	خطاب موسیٰ	خطاب باموسیٰ	۲۵۱	۳	محبول و محبول	محبول و محبول
۲۳۱	۵	وسنگہ	دستگہ	۲۵۱	۱۶	بل الحجر	بل الحجر
۲۳۰	۱۴	قرتین	قرا تین	۲۵۲	۵	نشہ	نشہ
۲۳۱	۶	والعالم	والعالم	۲۵۳	حاشیہ	خاکسترے بہ برد	خاکسترے بہ برد
۲۳۲	۲۱	يُؤْتِي	يُؤْتِي	۲۵۵	۱	بکنند	بکنند
۲۳۳	۲	الطَّاعَ	الطَّاعَ	۲۵۵	۲	الامر واج	الامر واج
۲۳۴	۱	سمر	سمر	۲۵۶	۲۱	کہ ہر دو در	کہ ہر دو در
۲۳۵	۸	پزندہ	پزندہ	۲۵۷	۶	خودر آمدہ	خودر آمدہ
۲۳۵	۱۷	میتواند	میتوان	۲۵۷	۱۸	عقل و انبیا	عقل و انبیا
۲۳۷	۲۲	فَاتْرِكْ	فَاتْرِكْ	۲۵۹	۱	نفتے	نفتے
۲۳۸	۳	چون و	چون در	۲۵۹	۹	ہر لاشے	ہر لاشے
۲۳۹	۱۵	قرب دلہا	قرب (م) دلہا	۲۶۰	۹	مِنْ دَوْجِ	مِنْ دَوْجِ
۲۴۳	۶	شیخ	شیخ	۲۶۱	۱۴	توی آیند	توی آیند
۲۴۳	۱۱	خارجی شود	خارج می شود	۲۶۱	حاشیہ	نہ دوع	نہ دوع
۲۴۶	۸	جینش	جینش	۲۶۲	۶	وجیہ	وجیہ
۲۴۶	۱۴	و چون	وجود	۲۶۳	۸	مُکَلِّ	مُکَلِّ
۲۴۷	۱۱	مقام	مقام	۲۶۴	۴	کہ اگر	کہ اگر
۲۴۷	۱۱	ماندہم	ماندم	۲۶۴	۱۴	بِسَانِدِ	بِسَانِدِ
۲۴۸	۶	مخز	نگر	۲۶۵	۸	بازوق	بازوق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۲	۶	می شیند	می شیند	۲۸۲	حاشیہ	سبز	نبرد
۲۶۶	۷	علم النعین	علم الیقین	۲۸۵	۱	رعایتہ	رعایۃ
۲۶۹	۱۳	باشم کہ من	باشم من۔	۲۸۵	۸	گریز	گریز
۲۷۳	۱۰	نبا	انبا	۲۸۵	۸	خوفا	خوفا
۲۷۳	۲۳	درین	درین	۲۸۵	۱۲	خصول	فصول
۲۷۴	۳	شکم بک	شکم بک	۲۸۵	حاشیہ	ن خواہاں	ن خواہاں سال
۲۷۴	۹	الزکی	الزکی	۲۸۶	۹	اوربہ	اوبہ
۲۷۵	۶	گہ	کہ	۲۸۶	۱۹	ہر	ہر
۲۷۵	۱۲	ابند	بند	۲۸۶	۱۱	اہ	ذره ذرہ
۲۷۶	۱۹	اورا راستہ	اورا راستہ	۲۸۹	۳	ذره ذرہ	ذره ذرہ
۲۷۶	۱۲	چاوز	چاوز	۲۸۹	۵	تنگ	تنگ
۲۷۸	۲	اے خوان	اے خوان	۲۸۹	۹	اد ابصر تہ	اد ابصر تہ
۲۷۸	۹	ہے ورد	بیدرد	۲۸۹	۱۸	نجید	تجسد
۱۸۰	۱	تاماتکم	طاماتکم	۲۹۰	۷	خیلات	خیالات
۲۸۲	۱۵	اودا	اورا	۲۹۱	۲۰	گز نیم	گز نیم
۲۸۲	۸	تموم	تخوم	۲۹۲	۱۰	کردم	کردم
۲۸۲	۹	فیض و طوبت	فیض و طوبت	۲۹۳	۸	شاہ	شاہ
۲۸۲	۱۲	قدح	قدح	۲۹۴	۸	تکین	تکین
۲۸۳	۷	اجرے	اجرے	۲۹۴	۸	بودود	بودود وجود
۲۸۳	۹	جواللہ	صبر اللہ	۲۹۵	۳	کلمہ	کلمہ
۲۸۳	۱۲	وخیے	وغیے	۲۹۵	۱۱	مخارجے	مخارجے
۲۸۳	۱۵	ابن بار	ابن بار	۲۹۵	۱۷	جشرہ	جشرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۶	۱	دند	دہند	۲۱۴	۲۱	چون	چو
۲۹۶	۸	تکثیرات	تکثیرات	۲۱۵	۲۱	نبافتہ	نیافتہ
۲۹۷	۷	جزمین	برزین	۲۱۸	۲	صن	من
۲۹۷	۱۲	ملک	بلک	۳۱۸	۱۳	ترای	تری
۲۹۷	۱۴	درید و وجود	درید و وجود	۳۱۸	۱۴	غخم	ضمخم
۲۹۹	۲	بروخو	بروز	۳۲۰	۴	عتیارے	اعتبارے
۲۹۹	۳	سقینہ	سینہ	۳۲۱	۱۶	تسمت	تسمت
۲۹۹	۱۹	آردہ	آسودہ	۳۲۴	۷	لفعلوا	دفعلوا
۳۰۰	۲	دھینق	وضیق	۳۲۷	۲	دوزخیال	دوزخیار
۳۰۰	۹	مِنَ الْمَکْرُمِیْنَ	مِنَ الْمَکْرُمِیْنَ	۳۲۷	۱۶	نباشد	نباشد
۳۰۱	۸	یفرماید	میفرماید	۳۳۰	۸	الاولا	الاولا
۳۰۳	۲۱	حدیث	حدیث	۳۳۰	۱۹	کبار	کبار
۳۰۵	۱۲	تہہ	نہہ	۳۳۰	۲۱	ان المحبت	ان المحبت
۳۰۵	ما	دشت	مہیت	۳۳۱	۸	بھی	بھی
۳۰۶	۱۶	سمے	سمے	۳۳۱	۱۱	وترھدا	وشرھدا
۳۰۸	۹	کاکم	کاکم	۳۳۴	۱۵	پیشاے	پیشہاے
۳۰۹	۱	طعنہ	طعنہ	۳۳۴	۱۹	سگ	سگ
۳۰۹	۱۱	فاحتفوه	فاحتفوه	۳۳۴	۱۹	وبہ آش	وبہ آش
۳۱۱	۱۶	نتمایم	نتمایم	۳۳۵	۱۲	الاولا	الاولا
۳۱۲	۱۲	سرشتہ	سرشتہ	۳۳۵	۱۵	مالک	مالک
۳۱۳	۲۱	یا خودین	یا خودین	۳۳۵	۴	یقبل	یقبل
۳۱۴	۱۰	جال واحد	جال واحد	۳۳۷	۱۰	المسالک	المسالک

حضرت	حضرة	۱۲	۳۴۲
خیال	خیالی	۱۵	۳۴۳
انتبهو	انتبهوا	۱۶	۳۴۴
قیامتہ	قیامتہ	۳	۳۴۴
مقصہ	مقصہ	۲۲	۳۴۴
حنین	چنین	۲۰	۳۴۵
مادر زاد	مادر زاد	۱۶	۳۴۶
آنچه	آنکه	۲۲	۳۴۶
صبا	صبا	۲۳	۳۴۶
خدا یز را ببیند	خدا را بخواب ببیند	۳۴۶	۳۴۶
شلیحات	شلیحات	۱۸	۳۴۹
نتجیب	نتیجہ	۳	۳۵۰
جود	وجود	۵	۳۵۰
ہا	راہ	۱۳	۳۵۰
بروں	بیرون	۵	۳۵۲

ملنے کا پست

کتب خانہ تجارتی

پیشہ دالقا و صاحب

واقع چارمنار، الہ اعظم اعظم پریس

گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنسپل راجپوت آباد

دکن

ماہ امرداد ۱۳۳۵ھ

ب- ۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔
